صاف - بہت ہی بالدار - کم دانت والے - بہت دانت والے -
بار بار پلک مارنے والے - اور بہت ہی چمکدار آنکھوں والے آدمی
قربان ہوں ÷

(۱۷۸) ان چیزوں کے دیوتا کے لئے جن کا ملنا ناممکن ہے
ایک عورت جس کے حاملہ ہونے کی مدت گذر گئی ہو (۱۷۹)
ان چیزوں کے دیوتا کے لئے جن کی امید کا پورا ہونا ممکن ہے
ایک کنواری عورت ÷

تمت

ایک جو ایک بوچڑ سے لحم البقر مانگ کر اپنی گذران کرتا ہے ۔
(۱۶۲) خشکی کے دیوتے کے لئے ایک لنگڑا جو عصا کی مدد سے چلتا
ہے ۔ (۱۶۳) آتش کے دیوتے کے لئے ایک چنڈال ۔ (۱۶۴)
آسمان کے دیوتے کے لئے ایک جسکا پیشہ بانس پر ناچنا ہے ۔
(۱۶۵) آسمانی مکان کے دیوتے کے لئے ایک گنجا آدمی ۔
(۱۶۶) سورج کے موکل دیوتے کے لئے ایک سبز چشم آدمی ۔
(۱۶۷) چاند کے موکل دیوتے کے لئے ایک جو اپنی آنکھ بہت
دفعہ جھپکتا ہے ۔ یا پلک مارتا ہے ۔ (۱۶۸) ستارون کے موکل دیوتی
کے لئے ایک جسکو برص کے داغ پڑ گئے ہون ۔ (۱۶۹) دِن کے
دیوتے کے لئے ایک آدمی جسکا چمڑا اور بال نہایت سفید ہون اور
آنکھ سُنہری ۔ (۱۷۰) رات کے دیوتے کے لئے ایک سیہ فام اور
سنہری آنکھ والا آدمی ۔
(۱۷۱) بولی کی دیوی کے لئے ایک موٹا آدمی ۔ (۱۷۲) وائو کے
لئے اُس آدمی کی پانچ نتھ ۔ پرآن ۔ اپآن ۔ ویآن ۔ اودھان ۔
اور سمان ۔ (۱۷۳) سورج کے لئے اسکی آنکھین قربان ہون ۔
(۱۷۴) چندرمان کے لئے اسکا مغز ۔ (۱۷۵) جو کوٹ کے
دیوتاؤن کے لئے اسکے کان ۔ (۱۷۶) اسکی جان پرجاپتی کے لئے
(۱۷۷) پھر بدصورت دیوتون کے لئے بہت پست قد ۔ دراز
قامت ۔ بہت ہی لاغر ۔ بہت ہی سفید ۔ بہت ہی کالے ۔ بہت ہی

ایک جو ایک بوچڑ سے لحم البقر مانگ کر اپنی گذران کرتا ہے۔
(۱۶۲) خشکی کے دیوتے کے لئے ایک لنگڑا جو عصا کی مدد سے چلتا
ہے۔ (۱۶۳) آتش کے دیوتے کے لئے ایک چنڈال۔ (۱۶۴)
آسمان کے دیوتے کے لئے ایک جسکا پیشہ بانس پر ناچنا ہے۔
(۱۶۵) آسمانی مکان کے دیوتے کے لئے ایک گنجا آدمی۔
(۱۶۶) سورج کے موکل دیوتے کے لئے ایک سبز چشم آدمی
(۱۶۷) چاند کے موکل دیوتے کے لئے ایک جو اپنی آنکھ بہت
دفعہ جھپکتا ہے۔ یا پلک مارتا ہے۔ (۱۶۸) ستارون کے موکل دیوتی
کے لئے ایک جسکو برص کے داغ پڑ گئے ہون۔ (۱۶۹) دن کے
دیوتے کے لئے ایک آدمی جسکا چمڑا اور بال نہایت سفید ہون اور
آنکھ سُنہری۔ (۱۷۰) رات کے دیوتے کے لئے ایک سیہ فام اور
سنہری آنکھ والا آدمی۔
(۱۷۱) بولی کی دیوی کے لئے ایک موٹا آدمی۔ (۱۷۲) وائو کے
لئے اُس آدمی کی پانچ نتھ۔ پر آن۔ اپآن۔ ویآن۔ اودھان۔
اور سمان۔ (۱۷۳) سورج کے لئے اسکی آنکھین قربان ہون۔
(۱۷۴) چندرمان کے لئے اسکا مغز۔ (۱۷۵) جو کوٹ کے
دیوتاؤن کے لئے اسکے کان۔ (۱۷۶) اسکی جان پرجاپتی کے لئے۔
(۱۷۷) پھر بد صورت دیوتون کے لئے بہت پست قد۔ دراز
قامت۔ بہت ہی لاغر۔ بہت ہی سفید۔ بہت ہی کالے۔ بہت ہی

بنسری بجانے والا اور ایک میر قوالان (یعنے گویون کے طایفہ
کا سروار)+
(۱۴۸) ظاہری خوشی کے دیوتے کے لئے ایک جو لوگون کو رقص
مین بلاتا ہے - یا - جو رقص کی موقوفی ظاہر کرنے کے لئے آواز
کرتا ہے - (۱۴۹) باطنی خوشی کے دیوتے کے لیئے ایک جو طبلہ
بجاتا ہے - یا ایک جو اپنے موںھ سے راگ نکالتا ہے - (۱۵۰)
کا بتین کے جوے کے دیوتے کے لئے ایک کامل جواریا - (۱۵۱)
کرتایگ کے دیوتے کے لئے قمار خانہ کا مالک - (۱۵۲) ترتایگ
کے دیوتے کے لئے حلقۂ قماربازان مین گننے والا - (۱۵۳)
دواپریگ کے دیوتے کے لئے ایک جو جوا دیکھتا ہے - (۱۵۴)
کلجگ کے دیوتے کے لئے ایک جو قمار خانہ کو کھیل بند ہونے
کے بعد بھی نہین چھوڑتا - (۱۵۵) مشکل مہمات کے دیوتے کے
لئے بانس پر قلابازی لگانے کا اُستاد - (۱۵۶) سڑکون کے
دیوتے کے لئے ایک برہم چاری - (۱۵۷) پس اجاؤن کے
لئے ایک جو شاہراہ پر راہزنی کرتا ہے اور پھر اپنے آپ کو پہاڑ
مین چھپا لیتا ہے - (۱۵۸) پیاس کی دیوی کے لئے ایک جو
چارپاؤن کی کھال اوتارتا ہے - (۱۵۹) گناہ کی دیوی کے لئے ایک
مویشیون کو زہر دینے والا - (۱۶۰) بھوک کی دیوی کے لئے ایک
گائے قتل کرنے والا - (۱۶۱) بھوک اور پیاس کی دیویون کے لئے

بنسری بجانے والا اور ایک میر قوالان (یعنے گوئیون کے طائفہ کا سردار)+

(۱۴۸) ظاہری خوشی کے دیوتے کے لئے ایک جو لوگون کو رقص مین بلاتا ہے - یا - جو رقص کی موقوفی ظاہر کرنے کے لئے آواز کرتا ہے - (۱۴۹) باطنی خوشی کے دیوتے کے لیے ایک جو طبلہ بجاتا ہے - یا ایک جو اپنے موںھ سے راگ نکالتا ہے - (۱۵۰) کا بتین کے جوے کے دیوتے کے لئے ایک کامل جواریا - (۱۵۱) کرتایگ کے دیوتے کے لئے قمار خانہ کا مالک - (۱۵۲) ترتایگ کے دیوتے کے لئے حلقۂ قمار باز ان مین گننے والا - (۱۵۳) دواپریگ کے دیوتے کے لئے ایک جو جوا دیکھتا ہے - (۱۵۴) کلجگ کے دیوتے کے لئے ایک جو قمار خانہ کو کھیل بند ہونے کے بعد بھی نہین چھوڑتا - (۱۵۵) مشکل مہمات کے دیوتے کے لئے بانس پر قلابازی لگانے کا اُستاد - (۱۵۶) سڑکون کے دیوتے کے لئے ایک برہم چاری - (۱۵۷) پس اچاؤن کے لئے ایک جو شاہراہ پر راہزنی کرتا ہے اور پھر اپنے آپ کو پہاڑ مین چھپا لیتا ہے - (۱۵۸) پیاس کی دیوی کے لئے ایک جو چارپاؤن کی کھال اوتارتا ہے - (۱۵۹) گناہ کی دیوی کے لئے ایک مویشیون کو زہر دینے والا - (۱۶۰) بھوک کی دیوی کے لئے ایک گائے قتل کرنے والا - (۱۶۱) بھوک اور پیاس کی دیویون کے لئے

اور صلح کے معاملات کے موقعات) کے دیوتا کے لئے - ایک چمڑے
کے باجے طیار کرنے والا۔
(۱۳۳) گجواٹ (نفرت) کی موکل دیوی کے لئے - ایک (آدمی)
پولکس (ذات کا) - (۱۳۴) لچھمی (دیوی دھن) کے لئے -
ایک حلقۂ قماربازان سے (۱۳۵) دھن کی دیوی کے لئے - ایک
جو ہمیشہ ہشیار یا بیدار رہتا ہے (۱۳۵) نِردھنی کی دیوی کے لئے -
ایک بے پرواہ یا نندراسا آدمی - (۱۳۶) ترازو (یا تولنے
کی اوزار) کی دیوی کے لئے - ایک گاہک (خریدار) (۱۳۷)
اس دیوتا کے لئے جو زیورات کے تجمل کا موکل ہے - ایک سنار
(۱۳۸) وِشِویدنس کے لئے - ایک کوڑہی (۱۳۹) کوڑھ کے
علاوہ دوسری بیماریوں کے دیوتاؤں کے لئے - ایک قدرتی
دُبلا آدمی - (۱۴۰) حرکت کی دیوی کے لئے - ایک نندیا کرنے
والا - (۱۴۱) اقبالمندی کے دیوتا کے لئے - ایک جو کہ گستاخ ہے
(۱۴۲) زوال کے دیوتا کے لئے - ایک جو لکڑی پھاڑتا ہے -
(۱۴۳) خوشی کے دیوتا کے لئے ایک فحشہ عورت قربان ہونی چاہئے
(۱۴۴) گیت کے دیوتے کے لئے بین بجانے والا اور ایک
راگی - (۱۴۵) جلچار یعنی آبی حیوانات کے دیوتے کے لئے ایک سبلیا
(ایک ابلق عورت) (۱۴۶) الفاظ تہنیت کے دیوتے کے لئے
ایک سخبل عورت - (۱۴۷) ناچ کے دیوتے کے لئے ایک

اور صلح کے معاملات کے موقعات) کے دیوتار کے لئے - ایک چمڑے
کے باجے طیار کرنے والا -
(۱۳۳) کیواٹ (نفرت) کی موکل دیوی کے لئے - ایک (آدمی)
پولکس (ذات کا) - (۱۳۴) لچھمی (دیوئی دھن) کے لئے -
ایک حلقۂ قمار بازان سے (۱۳۵) دھن کی دیوی کے لئے - ایک
جو ہمیشہ ہشیار یا بیدار رہتا ہے (۱۳۵) نِردھنی کی دیوی کے لئے -
ایک بے پرواہ یا نندراسا آدمی - (۱۳۶) ترازو (یا تولنے
کی اوزار) کی دیوی کے لئے - ایک گاہک (خریدار) (۱۳۷)
اس دیوتا کے لئے جو زیورات کے تجمل کا موکل ہے - ایک سنار
(۱۳۸) وشِونیدنس کے لئے - ایک کوڑہی (۱۳۹) کوڑھ کے
علاوہ دوسری بیماریون کے دیوتاؤن کے لئے - ایک قدرتی
دبلا آدمی - (۱۴۰) حرکت کی دیوی کے لئے - ایک نندیا کرنے
والا - (۱۴۱) اقبالمندی کے دیوتا کے لئے - ایک جو گستاخ ہے
(۱۴۲) زوال کے دیوتار کے لئے - ایک جو لکڑی پھاڑتا ہے -
(۱۴۳) خوشی کے دیوتا کے لئے ایک فحشہ عورت قربان ہونی چاہئے
(۱۴۴) گیت کے دیوتے کے لئے بین بجانے والا اور ایک
راگی - (۱۴۵) جلچار یعنی آبی حیوانات کے دیوتے کے لئے ایک سلبیا
(ایک ابلق عورت) (۱۴۶) الفاظ تہنیت کے دیوتے کے لئے
ایک سنگبل عورت - (۱۴۷) ناچ کے دیوتے کے لئے ایک

مرگرا (یا ایک جو صرف ہاتھ ہی سے مچھلی پکڑتا ہے - (۱۱۷) گھاٹون
(معابرون) کے دیوتاؤن کے لئے - ایک جو پانی مین کھنبے گاڑ
کے مچھلیان پکڑتا ہے -

(۱۱۸) ان کے لئے جو گھاٹون کے ماسوا باقی دریا کے دیوتا ہین
ایک جو اپنی روزی جالون کے ساتھ مچھلی پکڑنے سے حاصل کرتا ہی -
(۱۱۹) ان کے لئے جو گاجن پانیون کے دیوتا ہین - ایک جو مچھلیونکو
پانی مین زہردار پتے ڈال انہین زہر دے کر پکڑتا ہے - (۱۲۰)
پہاڑون کی غارون کے دیوتاؤن کے لئے - ایک کُرتیا (شکاری)
(۱۲۱) پہاڑون کی چوٹیون کے دیوتاؤن کے لئے ایک یَمبکا -
(۱۲۲) پہاڑون کے دیوتاؤن کے لئے ایک کُمپُرش *
(۱۲۳) گونجون کے دیوتا کے لئے - ایک شہر بہرا - (۱۲۴) آوازون کے
دیوتا کے لئے - ایک بے معنی بولنے والا - (۱۲۵) کم ہوتی ہوئی
آوازون کے دیوتا کے لئے ایک گونگا آدمی (۱۲۶) بلند
آواز کے دیوتا کے لئے ایک بین بجانے والا (۱۲۸) شرکو دیوتا کے
لئے - ایک بانسری بجانے والا (۱۲۹) تمام قسم کی آوازون
کے دیوتا کے لئے - ایک نفیری بجانے والا - (۱۳۰) شیرین آواز کے
ماسوا آوازون کے دیوتا کے لئے - ایک سنکھ بجانے والا (۱۳۱)
ان کے لئے جو موسمون کے موکل ہین - ایک جبکا کہ پیشہ چمڑون کے
پارے جمع کرنا ہے - (۱۳۲) علم سیاست دانی (یا وقت - جگہہ

مرگرا (یا ایک جو صرف ہاتھ ہی سے مچھلی پکڑتا ہے - (۱۱۷) گھاٹون (معابرون) کے دیوتاؤن کے لئے - ایک جو پانی مین کھمبے گاڑ کے مچھلیان پکڑتا ہے -

(۱۱۸) ان کے لئے جو گھاٹون کے ماسوا باقی دریا کے دیوتا ہین ایک جو اپنی روزی جالون کے ساتھ مچھلی پکڑنے سے حاصل کرتا ہی۔ (۱۱۹) ان کے لئے جو گاجن پانیون کے دیوتا ہین - ایک جو مچھلیونکو پانی مین زہردار سپتے ڈال انہین زہر دے کر پکڑتا ہے - (۱۲۰) پہاڑون کی غارون کے دیوتاؤن کے لئے - ایک کِرَتا (شکاری) (۱۲۱) پہاڑون کی چوٹیون کے دیوتاؤن کے لئے ایک یَمبَکا - (۱۲۲) پہاڑون کے دیوتاؤن کے لئے ایک کِمپرُش +

(۱۲۳) گونجون کے دیوتا کے لئے - ایک شہر بہرا - (۱۲۴) آوازونکے دیوتا کے لئے - ایک بے معنی بولنے والا - (۱۲۵) کم ہوتی ہوئی آوازون کے دیوتار کے لئے ایک گونگا آدمی (۱۲۷) بلند آواز کے دیوتا کے لئے ایک بین بجانے والا (۱۲۸) سُر کے دیوتار کے لئے ایک بانسری بجانے والا (۱۲۹) تمام قسم کی آوازون کے دیوتار کے لئے - ایک نفیری بجانے والا - (۱۳۰) شیرین آواز کے ماسوا آوازون کے دیوتار کے لئے - ایک سنکھ بجانے والا (۱۳۱) ان کے لئے جو موسمون کے موکل ہین - ایک جس کا کہ پیشہ جھمڑون کے پار سے جمع کرنا ہے - (۱۳۲) علم سیاست دانی (یا وقت - جگہہ

(۱۰۴) اسی کے دوسرے سال کے دیوتے کے لئے ۔ ایک جو بارِ دوم حاملہ نہ ہوئی ہو ۔ (۱۰۵) اسی کے تیسرے سال کے دیوتے کے لئے ۔ ایک جو ٹھیک وقت سے پیشتر حمل کو خارج کرسکتی ہے ۔ (۱۰۶) اسی کے لئے چوتھے سال کے دیوتے کے لئے ایک جو ولادت مین تاخیر ڈال سکتی ہے ۔ (۱۰۷) اسی کے پانچوین سال کے دیوتے کے لئے ۔ ایک جو بغیر جنے دُبلی ہو جاتی ہے (۱۰۸) اسکے لئے جو دنیا کا ایک گمراہ خیال پیدا کرتا ہے ۔ ایک عورت جو اپنی جوانی مین بوڑھی معلوم ہوتی ہے ۔ (۱۰۹) دیوتار جنگلات کے لئے ایک داروغہ یا ملازم جنگلات (۱۱۰) الگ جنگل کے دیوتے کے لئے ایک جو جنگلات کو آتش زدگی سے محفوظ رکھتا ہے ؁

(۱۱۱) جھیلون کے دیوتے کے لئے ۔ ایک ماہی گیر جو دلدل پانی مین اور کنارہ سے بھی مچھلی پکڑتا ہے ۔ (۱۱۲) تالابون کے دیوتاؤن کے لئے ۔ ایک جو کانٹون سے مچھلی پکڑتا ہے ۔ (۱۱۳) خلیجون (یا جنگل کے قریب کھڑے پانیون) کے دیوتاؤن کے لئے ایک جو اپنی روزی بذریعہ جال کماتا ہے ۔ (۱۱۴) ان دیوتاؤن کے لئے جو لمبی گھاس والے میدانون کے موکل ہین ۔ ایک جو اپنی روزی ماہی گیری کے کانٹون سے کماتا ہے ۔ (۱۱۵) پار کے کنارے کے دیوتے کے لئے ایک کیوٹ (یا ایک جو کنارے پر سے مچھلیون کا شکار کرتا ہے) (۱۱۶) آر کے کنارے کے دیوتے کے لئے ایک

(۹۱) ولی حفگی رکھنے والے کے لئے - ایک لوہار یا ایک جو لوہار خانے
مین کام کرتا ہے -
(۹۲) ایک ظاہرہ کوپی (غصّہ ور) کے لئے ایک جو ایک ملزم کو قتل
کے لئے لے جاتا ہے (۹۳) اس کے لئے جو عمنون کا موکل ہے -
ایک نقیب (چوبدار) جو ایک رتھ کے آگے آگے دوڑتا ہے - (۹۴) ان
دونو کے لئے جو آدمیون کی امید سے بڑھ کر یا کم لابھ کے موکل ہین -
(انگل اور وِکل) ایک لنگڑا - جو بیساکھی یعنے عصار کی مدد سے بھی
نہین چل سکتا - (۹۵) اس کے لئے جو متوقع فواید کا موکل ہے -
ایک جو گاڑی جوتتا ہے (۹۶) اُس کے لئے جو لابھ کی نگہبانی کرتا ہے -
ایک جو ایک گھوڑے سے ساز اوتارتا ہے (۹۷) فربہ جسم کے لئے
اسکا بیٹا جو کہ اپنی آرایش مین مبتلا رہتی ہو - (۹۸) اس کے لئے جو
شائستگی کا موکل ہے - ایک جو اپنی آنکھون مین کاجل لگاتا ہے - (۹۹)
دیوتاؤرو کے لئے ایک جو تلوارون کے لئے چمڑے کی میانین بناتا ہی
(۱۰۰) جم دوت (ملک الموت) کے لئے ایک بانجھ عورت ؀
(۱۰۱) یامی کے لئے - توام لڑکون کی ما - (۱۰۲) اس دیوی کے
لئے جو اتھروید کے منترون کی موکل ہے - ایک عورت جسکا
اسقاطِ حمل ہوگیا ہو (۱۰۳) برہسپت کے جگ کے پہلے سال
کے دیوتے کے لئے - ایک عورت جو مناسب وقت کے بہت
عرصہ بعد جنتی ہو ؀

اس کے لئے جو آسمان کی چوٹی پر رہتا ہے - ایک جو بوقت جلوس کام کرتا ہے - (۷۴) سورج کی ولایت کے دیوتا کے لئے - ایک دھات کے برتن صیقل کرنے والا - (۷۵) اس کے لئے جو کہ دیو و نیچ مذہب کا ہونیکے لئے اپنے آپ پر اتراتا ہے - ایک جو دشمنی کا بانی ہے - (۷۶) اس کے لئے جو کہ فانیون کے ملک مین رہتا ہے - ایک جو ان کے درمیان جو صلح سے ہین - جھگڑے کو آنے نہین دیتا - (۷۷) ان کے لئے جن کا تمام ولایتون سے علاقہ ہے - ایک صلح کرنے والا *

(۷۸) اسکے لئے جو تپیا سے موت کا موکل ہے - ایک جو جھگڑو ن مین دخل دیتا ہے - (۷۹) اسکے لئے جو اپنے سرگ باشی ہونے پر نازان ہے ایک جو راجا کا خراج اسکی پرجا سے جمع کرتا ہے - (۸۰) سورگ کے سب سے زیادہ عمر رسیدہ کے لئے ایک طعام بردار *

(۸۱) ایک لہر کی سی چال والے کے لئے ایک ہاتھی یا ایک مہاوت - (۸۲) چالاک کے لئے ایک سائیس (۸۳) شاہزور کے لئے ایک اہیر (۸۴) سخت کے لئے ایک بکروان (۸۵) چست کے لئے ایک گڑریا (۸۶) دیوتا رخوراک کے لئے ایک ہالی یا جوتار (۸۷) پانی کے دیوتا کے لئے ایک آبکار (۸۸) دیوتا بہبودی کے لئے ایک گرہستی (۸۹) دیوتا اقبالمندی کے لئے ایک صاحب دولت (۹۰) اسکے لئے جو تمام چیزونکا سبب اول ہے - ایک کوچبان کا نوکر یا ایک معاون کوچبان *

کے لئے ایک جو اپنی پتی کو جادو یا منترون سے موہ لیتی ہے۔ (۵۷) دیوتا یکو اس کے لئے ایک جان ہار (دق کرنے والا) (۵۸) اس دیوی کے لئے جو ویدون سے واقف نہین ایک کافر (۵۹) اس (دیوی) کے لئے جو اِن سے واقف ہے۔ ایک جو استفسار کرنے مین کامل ہے (۶۰) اس (دیوی) کے لئے جو شاسترون کے مطلب پر حاوی ہے۔ ایک جو دلایل کا جواب دینے کے قابل ہے*

(۶۱) چورون کے دیوتا کے لئے۔ ایک جو چوری مین کامل ہو۔ (۶۲) اس کے لئے جو بہادرون کے قتل کرنے مین فخر کرتا ہے۔ ایک لابر (بولنے والا) (۶۳) اسکے لئے جو لابھ (منافع) کا موکل ہے۔ ایک گاڑی بان۔ (۶۴) اس دیوتا کے لئے جو کہ شاہی خزائن کی حفاظت کرتا ہے۔ ایک خزانچی یا خراج جمع کرنے والا۔ (۶۵) شکتی مان کے لئے ایک چاکر۔ (۶۶) ایک عالی شان کے لئے ایک افسر یا ایک سہائی (مددگار) (۶۷) ایک ہیتی (پیارے) کے لئے ایک شیرین کلام۔ (۶۸) ایک بے ضرر کے لئے ایک سوار (۶۹) گیانی کے لئے یا اس کے لئے جو مذہبی رسومات کے علم مین کامل ہے۔ ایک دھوبن۔ (۷۰) نہایت ہی پیار کرنیوالے کے لئے ایک لیلارن (۷۱) منوّر کے لئے۔ ایک ایندھن جمع کرنے والی۔ (۷۲) علی وجہ کی نورانی کے لئے۔ ایک آگ روشن کرنے والا۔ (۷۳)

بچڑ کر روٹی کپڑے پر سرتن بنائے گئی ہو۔ لیکن اُسکی تنخواہ نہ ہو (۴۰)
ورن (دیوتا ورن = رنگ) کے لئے ایک جوکہ دوسرون کی خاطر
کام کرتا ہے۔ اپنے لئے نہین ؞

(۴۱) دریاؤن کے دیوتاؤن کے لئے ایک ماہی گیر (پونجشٹ) (۴۲)
تھاجگہون کے دیوتا کے لئے ایک نشاد ؛ (۴۳) اس دیوتا کے لئے جوکہ
نرون مین سب سے اعلی ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ ایک نہایت ہی
خود پسند آدمی۔ (۴۴) پہاڑون کے دیوتاؤن کے لئے ایک
دیوانہ آدمی (۴۵) گندہروؤن اور انکی عورتون کے لئے۔ ایک جوکہ
پہلی دینی رسومات سے پوتر نہین کیا گیا۔ (ایک ورتیا) (۴۶) ناگ
دیوتا اور سانپ پکڑنے والون کے دیوتاؤن کے لئے ایک جو پہلی
رسومات کے ناقابل ہو (۴۷) محافظ دیوتاؤن کے لئے۔ ایک قماربار
(۴۸) اریتا (دیوی خوراک) کے لئے ایک جو جوا کھیلنے سے باز
رہے (۴۹) پس اچن کے لئے ایک ٹوکری بنانے والا (۵۰) یتود
ہانون (ایک قوم جنات) کے لئے ایک مالی یا وہ کانٹے دار
جھاڑی لگاتا ہے ؞

(۵۱) ان دیوتا کے لئے جوکہ مہات کو پست کرتے ہین۔ ایک کبڑا۔
(۵۲) پرمدا (دیوتا کمال خوشی) کے لئے ایک بونا یعنے پست قد (۵۳)
ان دیوتون کے لئے جو دروازون کے محافظ ہین۔ ایک روگی مش
(۵۴) دیوتا خواب کے لئے ایک اندھا آدمی (۵۵) بدہی کے دیوتا

ایک گاڑی بنانے والا (۲۰) دھیرج (دیوتا رصبر یا آرام) کے لئے ایک بڑھئی (کندہ کار)۔

(۲۱) سریا (دیوتا جنت) کے لئے ایک کمہار کا بیٹا (۲۲) مایا (دیوتا رجو صنعت مین خوش ہوتا ہے) کے لئے ایک لوہار (۲۳) روپ (دیوتا رحسن کے لئے ایک سنار (۲۴) دیوتا اقبال مندی کے لئے ایک کسان (وا یا بیج بونی والا) (۲۵) سراویا (دیوتا تیر) کے لئے ایک تیر بنانیوالا - (۲۶) ہیتی (دیوی سلحہ) کے لئے ایک کمگر، کمان بنانیوالا - (۲۷) کرما (دیوتا رصنعت) کے لئے ایک کمان کی تندی بنانیوالا۔ (۲۸) وشتا کے لئے ایک رسی وٹ (۲۹) موتو (دیوتا ر موت یا ملک الموت) کے لئے ایک شکاری - (۳۰) انتکا (دیوتا رخون) کے لئے ایک آدمی جو کتوں کے ساتھ شکار کرنے کا مشتاق ہے - (۳۱) سندا (زنا کاری کے ملنے کے لئے اقرار کرنے کا دیوتا) کے لئے ایک زانی (۳۲) گیھا دگھر ونکا دیوتا) کے لئے ایک سرتن (۳۳) نرتا (دیوتا بتا - مصیبت) کے لئے ایک جسنے اپنے بڑے بھائی سے پہلے شادی کرلی ہے (۳۴) ارتی (دیوتا ر بپتا - درد) کے لئے ایک جو اپنے بڑے بھائی سے پہلے شادی کرنا چاہتا ہے (۳۵) اردھی (دیوتا مانع کار عظیم) کے لئے ایک جسنے دو دوا یعنے بیوہ سے بیاہ کرلیا ہے (۳۶) پوتر - (دیوتا - پوترتا = پاکیزگی) کے لئے ایک بید یعنے حکیم (۳۷) پراجنن (دیوتا وقت) کے لئے ایک جوتشی (۳۸) نسکرتی (دیوی کامیابی) کے لئے ایک سنارن (۳۹) بل (دیوتا ربل - طاقت) کے لئے ایک لڑکی جو جبراً

تیئترابرہمن ادھائی اول

(۱) ایک برہمن (ذات) کے (دیوتے کے) لیئے ایک برہمن قربانی ہو (لفظ الابھیت مستعمل ہوا) (۲) چھتری (ذات) کے ایک دیوتے کے لئے ایک چھتری - (۳) ماروتون کے لیئے ایک ویش (۴) تپس (تپ یعنے تپسیا کا دیوتا) کے لئے ایک شوودر - (۵) تمس (دیوتا اندھ کاری) کے لئے ایک چور (۶) نرکا (دیوتا، دوزخ) کے لئے ایک دراھنا (وہ جو آتش مذبحہ بجھاتا ہے) (۷) پاپمان (پاپ کا دیوتا) کے لیئے ایک نپنسک (مخنث) (۸) اکرائی (دیوتا بیوپار) کیلئے ایک رلوگو (وہ جو شاستر آگیا کے ور دچلتا ہے) (۹) کام (دیوتا، محبت) کے لئے ایک بیسوا (۱۰) اٹی کرشٹ - (ایک کریہ النظر یا مکروہ دیوتا) کے لئے ایک مگھدہ (ویش کا بیٹا کھتراتی کے شکم سے) (۱۱) گیتا (دیوتا راگ) کے لئے ایک سوتا یا راگی (برہمنی کا بیٹا چھتری کے تخم سے) (۱۲) نرتا (ناچ کے دیوتا) کے لئے - ایک جو اپنی زوجہ دوسرے کو استعارہ دے (۱۳) دھرما (دیوتا، فرض = ڈیوٹی) کے لئے ایک جو مجلسون مین پھر کر اخلاق کی تعلیم دیتا ہے (۱۴) نرما (دیوتا، مسخری) کے لئے ایک مسخرا (۱۵) نرشٹ (ایک پراوہین دیوی) کے لئے ایک بُزدل (۱۶) ہاسا (دیوتا، ہنسی) کے لئے ایک کبک رفتار آدمی - (۱۷) انند (دیوتا، عشرت) کے لئے ایک عورتون کا محبوب (۱۸) پرامدا (دیوتا، خوشی) کے لئے ایک بے بیاہی عورت کا بیٹا (۱۹) میدھا (عقلمندی کی دیوی) کے لئے

ضمیمہ

تئیترا برھمن کی وہ عبارت (جس مین کہ قربانی انسان کا مفصل بیان ہے) جسکا حوالہ صفحہ (۴۱) مین آچکا ہے - گو اسقدر طویل ہے کہ اس لکچر مین اسکی گنجایش معلوم نہین ہوتی - لیکن ساتھ ہی اس کے ایسا ضروری اور متعلق مضمون ہے کہ یہہ یہی بہتر معلوم ہوتا ہے کہ مفصل بطور ضمیمہ ملحق کیا جاوے ٭

یہ ایک عجیب وغریب عبارت ہے - اور اس سے اظہر من الشمس ہے کہ قدیم آریا مذہب مین پرش میدا کا کیا رتبہ تھا - ہم دیکھتے ہین کہ یہ ایک خوب پختہ رسم تھی جسکی بابت کہ مفصل ہدایات مربوط ہین یہی عبارت یجروید کے وجاسنیا سوتر مین بھی لفظ بلفظ مسطور ہے - کئی ایک حصے ستا پتھا برھمن او دھائے (۱) مین بھی مذکور ہین ٭

ہم یہان وہ عبارت اقتباس کرتے ہین جو یجروید کے تئیترا برھمن مین مذکور ہے اس کا اردو ترجمہ ڈاکٹر متر صاحب کی کتاب انڈو ایرینس (قربانیٔ انسان در قدیم ہندوستان - انڈو ایرینس جلد ۲ صفحہ ۸۱ - صفحہ ۸۷) سے منقول ہے - وہ عبارت مندرجۂ ذیل ہے ٭

خیال اور امید ہے مذہب عیسوی مین حقیقت ہوئی ہے - دیکھو پرجاپتی - (رب العالمین) جسکی پیدایش ازل سے ہے - اپنے آپ کو اپنی مخلوقات کے لئے دیتا ہے اور ان کے لئے قربانی ہوتا ہے - اسکو **گول گوتھا** کی صلیب پر دیکھو - زمین اور آسمان کے مابین معلق ہے - اس کے ہاتھ تمام کو اپنی طرف کھینچ لینے کے لئے پھیلے ہوئے ہین - خدا کا برہ جو کہ جہان کا گناہ اوٹھا لے جاتا ہے ؎

تعجب نکرو کہ وہ یعنے آتم دہ (اپنے آپ کا دیدینے والا) ان کا جو اسے قبول کرتے ہین **بلدا** (بل یعنی طاقت دینے والا) بھی ہے - کچھ اسچرج کی بات نہین کہ وہ اس قربانی کو "دنیا کی نابھ" یعنے لواریخ عالم کا درمیانی کام - خیال کرتے ہین - حیران مت ہو کہ وہ اس یگ (قربانی) کی نا دیدنی ہاتھ سے موت کے کروڑہا بندھن توڑ ڈالتے ہین - کیونکہ - اس کا سایہ اسکی موت حیات ابدی ہے ؎

میرے عزیز دوستو - فقط ایک بات اور بس - سچ مچ آریا بنو - نہ کہ بدھ مت والے بدھ مت کے جگر بندون سے جو دو ہزار یا کچھ زیادہ عرصہ سے تتر بتر ہوے ہین - اپنے اپ کو نکالو - اور اپنے آریا بزرگون کی امیدون اور مقصودون کو پورا کرو ؎ فقط

ان باتون سے اپنے ملک کے جسم مین جان ڈالنے کی کوشش کرنا گویا
اسبات کا نمونہ ہے کہ ایک لاش مین بذریعہ قوت کہربائی تشنج پیدا
کرکے اور اسے متحرک کرکے خیال کرنا کہ بس اسکو زندہ کرلیا ہے ہندستان
ایک لوتھ سمان ہے - بیشک باہر سے توتم قبر کو سفیدی کرسکتے اور اسے
آراستہ وپیراستہ کرسکتے ہو - لیکن جانتے ہو کہ اس خوبصورت بیرونی تودہ
کے نیچے لاش کی آلودہ ہڈیون اور کرم خوردہ گوشت کا ڈھیر ہے - جس
بات کی ہندوستان کو احتیاج ہے وہ علم قوت کہربائی یا سفیدی
نہین - بلکہ وہ زندگی اور (بفضل خدا) تبدیلی قلوب ہے -
اور تمہین وہ طاقت کہان مل سکتی ہے جو مردہ کو زندہ کرسکتی ہے
اور قومی زندگی کو پاک وصاف بناسکتی ہے - فقط خداوند مسیح
ہی ہندوستان کو وہ زندگی بخش سکتا ہے جسکا کہ یہہ (ملک)
محتاج ہے - اور اس ملک کو تمام آلودگیون سے پاک وصاف کرکے
آفتاب صداقت بناسکتا ہے *

پس آخر مین - مین تمکو اسبات کی دعوت کرتا ہون کہ ذرا قریب
آکر اپنے بزرگون کے اصلی خیالات اور عجیب امیدون کی حقیقت
مذہب عیسوی مین دیکھ لو - مجھے اس موقع پر استفسار کی کچھ ضرورت
نہین کہ انہون نے یہ خیال کہان سے حاصل کئے اور بالغرض
جیسا کہ تم کہتے ہو کہ "الہام سے" یون ہی سہی - لیکن مین
تمہین یہہ کہتا ہون کہ اس بات پر غور کرو کہ وہ جو کہ ویدمین صرف

تمہارے ملک اور تمہاری قوم کی بہبودی ہو سکے - اس قربانی ربانی کی خوبی سے ہر ایک قوم اور ہر ایک فرد بشر کا جسنے اس کو قبول کر لیا ہے بیڑا پار ہو گیا ہے - یہ تمکو اور تمام اہل ہند کو حیات ابدی کی بہار دکھلا سکتی ہے ✤

وہ خطا جنکا کفارہ نہین ہوا - وہ گناہ جنکا آمرزش بہرہ نہین - تم کو ہمیشہ خدا سے جدا رکھین گے - تمہاری کوشش - تکلیف یا قربانی سے گناہ کا کفارہ نہین ہو سکتا اس مہلک مرض کا درمان بیرون از طاقت انسان ہے ✤

اس حکیم ازلی نے خود اس مرض کا علاج کیا - یعنے وہ خود تمہاری قربانی ہوا اور اب اسکی بامحبت آواز تمکو پکار رہی ہے - "تم تمام جو تھکے ماندے اور بھاری بوجھ سے دبے ہو میرے پاس آؤ - میرا جوا اپنے اوپر لو اور تم اپنی جانون کے لئے آرام پاؤ گے" - کاش کہ تم اس چشمۂ آب حیات کیطرف آتے - جس مین سے کہ اگر ایک آدمی ایک دفعہ پی لے تو وہ پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا - اور اپنی اس خشک جھیل کے کنارے سے کنارہ کش ہو جس مین کہ اب پانی کا فور معلوم ہوتا ہے اور جہان بجائے پیاس بجھانے کے خود بخود العطش العطش کا نعرہ بزبان ہے ✤

صرف خداوند مسیح مین اس ملک کی امید ہے - تعلیم - تہذیب - آجکل کے چیدہ خیالات و فیشن گو ان باتون کی عمدگی - اور بیش قیمتی مین کسی کو کلام نہین ہرگز تمہاری قوم کے قالب مین زندگی نہین ڈال سکتے -

اور تمام دنیا ان کو ورثہ مین دلائی - جبکہ اونہون نے یسوع مسیح کو جو
خدا مجسم تھا اور جو ان کے کفارۂ گناہان کے لئے صلیب پر قربان ہوا -
ایمان سے قبول کیا اور اسے اپنے دلون کا مالک ٹھرایا تو اسنے
اُن کو وہ اطمینان و شانتی بخشی جو یہہ بے بساط دنیا نہ تو دے سکتی ہے
اور نہ لے سکتی ہے - مسیح ان کے لئے خدا کی محبت کا ظہور ہے - اور انکے
عوض اسکا قربان ہونا انکے گناہون کے عفو کی کامل دلیل ہے - مسیح
مین ہوکر ان کے گناہ بخشے جاتے ہین - خدا کی قربت ان کو حاصل ہوتی
ہے - اسی کے وسیلے سے وہ جسم و دنیا - شیطان و موت پر فتح پاکر حیاتِ
ابدی کے وارث ہونگے - اور خداوند اپنے باپ کے پاس تا بابد
رہینگے - جسکی حضوری مین خوشی کی معموری ہے اور جس کے دائین
ہاتھ ہمیشہ خورمی کا ساتھ ہے ❊

ان کو خدا نے یہ موقع دیا ہے کہ وہ اس بشارت کو تمہارے پاس
جو ان کے بہائی اُن کے گوشت کا گوشت اور ان کی ہڈی کی ہڈیان ہ
ہو اور جن سے ان کی اسقدر عرصہٗ دراز سے جدائی ہے - لاوین -
کاش کہ تم اسے ان کی طرح قبول کرلیتے - کیونکہ یہ سچائی ہے - یہ صداقت
تمکو آزاد کردیتی اور تمہاری روحون کو پنجۂ موت سے مخلصی دیتی -
کاش کہ یہ حقیقت تمہاری سمجھہ مین آجاتی کہ فقط مسیح ہی مین تمام ہندوستان
اور نیز تمہاری اپنی روحون کی بہلائی ہو سکتی ہے - تمہین اس قربانی
کے سوا کوئی اور وسیلہ نہین مل سکتا جس سے تمہارے دلونکی تبدیلی

نشانی ہے۔ اسی اثنا مین کفارہ ہوکے جہان کا گناہ اٹھا لیگیا۔

نجات کا بھاری کام بانجام ہو گیا ھے۔ خدا نے بنی آدم کے لئے اپنے آپ کو قربانی کرکے زندگی اور بخشش کا دروازہ کھول دیا ھے۔

دنیا مین آکے اسنے فروتنی سے موت اختیار کی۔ بلکہ موت بھی تو صلیب کی موت۔ وہ راستباز ناراستون کے لئے موا اس نے اپنے خون قربانی سے ان تمام کے جو اُس پاس آتے ہین گناہ ہمیشہ کے لئے مٹا دے۔ "تو اُس کا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہ اپنے لوگون کو اُن کے گناھون سے بچائے گا"۔ اسکی موت سے اب بنی آدم کے لئے حیاتِ ابدی کی دعوت مفت ہے۔ کیونکہ (جیسا ویدمین ایک عرصہ دراز سے مذکور ہے) "اُسکا سایہ۔ اسکی موت حیاتِ ابدی ہے"۔

ہم اپنے ہمعصر ہندو بھائیون سے کہتے ہین کہ تمہارے مغربی بھائیون نے تو اس روشنی کو پا لیا ہے جسکی ان کے اور تمہارے آباو اجداد کو ایک مدت مدید سے انتظاری تھی۔ اس قربانی پر جو ایک دفعہ گناہ کے لئے ہو چکی ہے۔ تکیہ کرنے سے۔ ان کی قوم۔ سوسائٹی۔ اور ذات مین ایک ایسی طاقت آگئی ہے جسکی تمہارے فلک کو بھی خبر نہین۔ اسی طاقت نے اُنہین گلزار آزادی کی بہار دکھائی اور گلشن اقبال کی سیر کرائی

رگ وید - ۱۰ - ۱۲۱ -

आत्मदा बलदा यस्य छायाऽमृतं यस्य मृत्यु:

آتم دا (اپنے آپکا دینے والا) بلدا (طاقت دینے والا)
جس کی چھایۂ جس کی مرتو امرتا (حیات ابدی)
ہے"۔

قدیم آریا کی امید یہی تہی اور اسی امید مین زمانہ حال کی مشرقی اور مغربی آریا اقوام کے آباؤ اجداد جو کہ ساتھ رہتے تھے اور ایک ہی بولی بولتے تھے - ایک عام عبادت مین قربانی کیا کرتے تھے - تواریخ ہمکو بتلاتی ہے - کہ رفتہ رفتہ جیساکہ آبادی بڑہتی گئی اور ان کے متوطن مین اور زیادہ کی بود و باش کے لئے گنجایش نہ رہی تو کئی ایک آریا نسلون نے نقل مکان اختیار کیا - بعض نے مغرب کی طرف کوچ کرکے یورپ مین قدم جمائے اور بعض نے جنوب مشرق کی جانب رخ کرکے ہند اور علاقجات متصلہ مین ڈیرے لگائے - اب بعد انقضائے صدہا سال بفضل ایزد متعال پھر مشرق و مغرب کا وصال ہوا - اثنائے جدائی مین صدہا فتوحات کا جمال ہوا - یعنے روشنی - زندگی اور ترقی سے زمانہ خوشحال - اور علم - اختراعات - ایجاد سے وہ مالامال ہوا - اور سب سے بڑھ کر اس نور حیات نے جسکا پرتو صدہا سال پیشتر وید مین پڑ رہا تھا اپنے عین وقت پر ظہور ہوکر تمام عالم کو منور کر دیا - یعنی وہ برہ قربانی (خداوند یسوع مسیح) جسکی ہزارہا سال پیشتر ویدون مین

پاپون کا ناش کرنا - اور موت سے بچ جانا تھی -

قدیم آریا کا یہ خیال حیرت انگیز ہے - لیکن ابھی ہمین ایک اور بات دیکھنی باقی ہے جو کہ تمام سے بڑھ کر عجیب ہے - ایسی عجیب و غریب (کہ کسی نے حسب حال کیا خوب کہا ہے) گو یہ اور بھی بڑے تعجب کی بات ہے کہ آریون نے ایک دفعہ اسکو حاصل کر کے کیون ہاتھ سے کھو دیا یعنے یہہ اعتقاد کہ قربانی کی سب سے بڑی مثال یہہ ہے کہ اپنی مخلوقات کے لئے خداوند نے اپنے آپ کو قربانی دے دیا *

عبارت مرقومہ ذیل بیان مذکورۃ الصدر پر صاد ہے -

ستاپتھا برہمن صفحہ ۸۳۶

तेभ्यः प्रजापति रात्मानं प्रददौ यज्ञो ह्येषामास ।

"مخلوقات کے خداوند (پرجاپتی) نے اپنے آپ کو اُن کے لئے دے دیا - کیونکہ وہ اُن کی قربانی بنا" *

تیئی ترا ارنیا کا صفحہ ۳۳۱ - ۳۳۲

अवध्नन् पुरुषं पशुं । पुरुषं जातमग्रतः ।

"اُنہون نے پرش پشو (قربانی) کو قربانی کیا - پرش جو ابتداء سے پیدا ہوا تھا" *

جو منشون نے کیا تو پاپ کا مٹانے والا ھے جو ہمنے کیا۔ جو پاپ ہمنے دن کے وقت اور رات کے کیا ہے اسکا تو مٹانے والا ھے۔ جو پاپ ہمنے جانکر اور بھول کر کیا ہے اسکا تو مٹانے والا ھے۔ پاپکا۔ پاپ کا تو مٹانے والا ھے"

یہان ہم نہایت ہی صاف طور سے دیکھ سکتے ہین کہ گناہ کو قربانی کے وسیلے سے دور کرنے کے بارے مین قدیم آریون کا کیا عقیدہ تھا*

اسی طرح وید بھی نہایت ہی صاف طور سے تبلاتا ہے کہ یگ موت سے رہائی دینے والا ہے*

تئی تراادنیا کا صفحہ ۹۱۸

ये ते सहस्त्रम यत्त पाशा मृत्यो मर्त्याय हन्तवे

तान्द यज्ञस्य मायया सर्वान वय जा महे।

"اے موت تیرے لاکھون کروڑون جال جو فانی آدمی کے لئے ہین ہم اُن سب کا یگ کی بعید الفہم طاقت سے ناش کرتے ہین"

آجکل جب آریون سے کفارہ مسیح کی بابت گفتگو ہوتی ہے۔ تو وہ کہتے ہین کہ یہہ مسئلہ (کفارہ) ہماری سمجھ مین نہین آتا۔ مقام غور ہے کہ کیونکر آے جبکہ خود وید ہی جنہران کا کلی دارومدار ہے۔ قربانی کی راز کو بعید الفہم تبلاتے ہین۔

پس ہم دیکھتے ہین کہ قدیم آریا کی امید یگ کی بعید الفہم طاقت سے

علاوہ ازین ہم ذکر کر آئے ہین کہ وید مین یگ گناہ سے رہائی پانیکا وسیلہ خیال کیا گیا ہے اور موت کا ناش کرنے والا متصور ہے۔ ذیل کے فقرے سے اسکی حقیقت منکشف ہوتی ہے

رگ وید - ۱۰ - ۱۳۳ - ۶

ऋतस्य नः यथा नयाति विश्वानि दुरिता।

"تُو یگ کے وسیلے سے ہمارے تمام پاپون کو دور کو"

تانڈیا مہا برہمن صفحہ ۵۵ -

हिरण्यो ज्वलिप्यमारा शकल।

देव कृतु सैनसो ऽवयजन मसि।

पितृ कृत सैनसो ऽवयजनमसि।

मनुष्य कृत सैनसो ऽवयजनमसि।

अस्मत् कृत सैनसो ऽवयजनमसि। यद्दिवाच नक्तम्

चैनश्चकृम तस्याव यजनमसि। यत्स्वपन्तश्च जाग्रतश्चै

नश्चकृम तस्यावयजन मसि। यद्विद्वांसश्चा विद्वांसश्चैनश्च

कृम तस्यावयजन मसि। एनस एनसो ऽव यजन मासि।

("اے قربانی کئے ہوئے جانور کے عضو جو کہ اب آگ مین ڈالا جاتا ہے)

تو پاپ کا مٹانیوالا ھے جو دیوتا نے کیا - تو پاپ کا مٹانی والا ھے جو پترون نے کیا - تو پاپ کا مٹانے والا ھے

اسکے نتایج سے بچ گیا ہون - چنانچہ یہی عیسائیون کا خیال بھی ہے - اور اِسمین فقط ایک بات زیادہ مانی جاتی ہے جو کہ یہ ہے کہ وہ مہربان ہستی گناہ کے لئے خود وہ قربانی بنا جسکا اُس نے حکم دیا تھا - قربانی کی نسبت یہ صرف عیسائیون کا خیال ہے لیکن جیسا کہ ہمین ابھی معلوم ہو جائے گا کہ قدیم مقلدین ویدنے بھی ایک طرح سے مان لیا ہوا تھا کہ سانڈھہ اور بکریون کا خون گناہ ہٹا نہین سکتا اور اس خیال کی مدہم کرنین بھی ان کے دلون مین چمکتی تھین کہ پرمیشور نے ان کے گناہون کو مٹا دینے کے لئے اپنے آپ کو قربانی کرنے سے ان کا بوجھہ اپنے اوپر اٹھا لیا *

اب ہم یہان ویدون کا کچھ اقتباس ہدیۂ ناظرین کرین گے - تاکہ اون پر روشن ہو جائے کہ جو کچھ ہمنے قربانی کے بارے مین کہا ہے فی الحقیقت وہ قدیم آریا اور ویدون کا مسئلہ ہے

یہ بات کہ قربانی کنندہ قربانی سمجھا جاتا - اور حیوان قربانی کنندہ کے عوض ہوتا تھا - تاکہ اوس کی موت سے یہہ مخلصی پاوے * ذیل کی عبارت سے ظاہر ہے - تیترا برہمن صفحہ ۲۰۲

यजमानः पशुर्यजमानमेव सुवर्गं लोकं गमयति।

"قربان کرنے والا قربانی ہے - یہہ قربانی کرنے والے کو مبارک جگہ مین لیجاتی ہے" *

ان دونون لفظون کے ذاتی معنون مین بہت بڑا فرق ہے - بلی صرف آج کل کے دیوتا کی ہیبت ہے جو کہ بے رحم تشنہ خون اور ہمیشہ بنی انسان کو ضرر پہنچانے کے خواہان خیال کئے جاتے ہین - بلی کے وزیعے سے انکی بیرحمی اور کینہ توزی فرو کی جاتی ہے - اسلئے یہہ قربانی ہے - جو بسبب خوف خاص خاص بے رحم اور کینہ ور وجودون کو راضی کرنے کے لئے نذر گزرانی جاتی ہے - تاکہ وہ اپنے پرستار کو تکلیف نہ پہنچائین ؞

برخلاف اسکے یگ بالکل ایک مختلف چیز ہے وہ ایک قربانی ہے جو ایک مہربان وجود کے آگے چڑہائی جاتی ہے جو حالانکہ گناہ سے نفرت کرتا ہے - توبھی گنہ گار سے نفرت نہین رکھتا - لیکن چاہتا ہے کہ گنہ گار بچ جائین - وہ قربانی چاہتا ہے - اور اسنے خود اسکا حکم دیا ہے تاکہ پاپ کا ناش ہو یہان تک کہ اسنے خود اپنے آپ کو قربانی مین دے دیا - تاکہ پورا کفارہ ہوجائے اور آدم زاد جنسے کہ وہ محبت کرتا ہے اسکی رضامندی شامل حال کرکے اور گناہ سے پاک ہوکر اسکی قربت اور خوشی مین شامل ہون اور یہی مذہب عیسوی کے مطابق نجات ہے ؞

قربانی کے بارے مین قدیم آریون کا ٹھیک ایسا ہی خیال تھا جیسا کہ یہودیون کا یعنے وہ ایک قربانی تھی - جو ایک مہربان ہستی کے لئے اُسی کے حکم کے مطابق کیجاتی تھی - جسمین کہ گنہ گار سمجھتا تھا - کہ مین ہی حیوان مذبوحہ قربانی ہون اور گویا اسمین ہوکر موت برداشت کررہا ہون - جو کہ میرے گناہون کی سزا ہے - اور اس طرح اپنے گناہ کو اپنے اوپر لیکر اس سے اور

گناہ سے رہائی نہین ہوسکتی گو اس حقیقت کی تہ تک ان کی رسائی نہ تہی
لیکن پھر بھی اس نور کی ایک شعاع انپر تابان تہی کہ گناہ کا کفارہ لازم ولابد
ہے - یہہ بھی وہ جانتے تھے کہ خطا کا ورثہ سزا ہے - اور ان کی ضمیر بھی
انہین بتلاتی تھی کہ جبتک عفو کا ہاتھ یاری نکرے یہہ سزا کا پہاڑ سر سے
نہین ٹلیگا - پس اونہون نے قربانی کی طرف رُخ کیا کہ اس سے بیڑا پار
ہو - ان کے گناہ کے کفارے کے لئے ایک بے گناہ کی جان ماری جاتی
تھی - اور ایک بے گناہ کا خون بہایا جاتا تھا تاکہ ان کے گناہ کی آمرزش ہو
ان کا اعتقاد تھا کہ قربانی کنندہ کی بجائے قربانی منظور ہوسکتی ہے اور
اس کے پاپون کی سزا اسکے عوض پر آسکتی ہے +

اسلئے قربانی کنندہ کی بجائے قربانی تھی - گویا کہ قربانی کے وسیلے قربانی
کنندہ نے اپنے آپ کو موت کے حوالہ کیا - تاکہ اسکے گناہون کا کفارہ
ہو - اور اس موت کے وسیلے سے اور اپنے گناہ کی دوسرے پر لون ڈالنے سے
قدیم آریا قربانی کنندہ تصور کرتا تھا کہ مینے اپنے آپ کو موت کے چنگل
اور گناہ کے سنگل سے رہائی دے دی ہے یہ قدیم آریا کے اعتقاد کا
نہایت ہی عجیب وغریب افشا ہے - اور چونکہ یگ (یعنے قربانی) ان کے
نزدیک گناہ کا کفارہ اور موت سے نجات دینے والا تھا اسلئے وہ اوس کو
افضل چیز یعنے "دُنیا کی نابھہ" کہتے تہے +

یہ ایک بڑی عجیب اور قابل غور بات ہے - کہ وید کی تمام عبارت مین قربانی
کیلئے ہمیشہ لفظ یگ آیا ہے - نہ کہ بلی +

صرف اسیوقت ان کے تابع فرمان ہین جبکہ ان کا کوئی مطلب سدھ ہوتا ہو۔ گائے کے قتل کرنے کو ہندو لوگ نہایت ہی پاپ جانتے ہین۔ چنانچہ ہمارے دیانندی صاحب بھی اسکو گاؤ ماتا کے نام سے پکارتے ہین اور ایسے زبون اور مکروہ طور پر اسکی عزت کرتے ہین۔ جیساکہ دوسرے ہندو حالانکہ وہ کہتے ہین کہ ہم تعلیم یافتہ۔ زمانہ ساز۔ مردم شناس اور نیو فیشن کے لوگ ہین۔ اور ہندؤن کی واہیات پلید رسومات کے بجاے ہم وید کی پاک رسمون کے جاری کرنے والے ہین۔ تو بھی دیکھا جاتا ہے کہ اگر ان مین سے کسی کو شدہ کرنا ہوتا ہے تو ہندؤن کی طرح وہی۔ گوبر وپیشاب اسے کھلاتے پلاتے ہین۔ اتنا ہی کہنا بس ہے۔ اسی سے اہل انصاف نتیجہ نکال سکتے ہین؞

قوانین واقتضاے طبع انسانی پرش میدا کے خلاف ہین۔ چنانچہ آریا بھی اسبارے مین ویدون کے فرمان کو بالاے طاق رکھ کر اس کی تردید کرتے ہین؞

مسئلہ قربانی کی تردید مین ہمارے آریا دوست اس تمام بات کا خاکہ اڑاتے ہین جو کہ فی الحقیقت ویدون مین ایک اعلیٰ وافضل چیز ہے۔ اور ایک بڑی بھاری صداقت کی طرف پیٹھ کرتے ہین جسکی کمائینبغی۔ تقلید انہین عالم آزادی کی سیر کراتی۔ اور ان کے ارواح کو شربت نجات کا جام پلاتی؞

قدیم آریا کے لوح دل پر یہ حقیقت نقش برسنگ تھی۔ کہ خون بہالنے کے بغیر

करोति तस्माव् पुरुष एव पशूनां यजत्त यद्वे

वै नवभि र्जुहोति शीर्षं दत्तीय्यं दधाति ।

سُو غتتی قربانی ایک آدمی کے سر کی چڑہائی جاوے - یہہ قربانی حزو رسم (یجنا) ہے - اسلئے یہ پرش کو حیوانات قربانی کی ایک جز بناتی ہے - اوراسکا یہی سبب ہے کہ حیوانات لایق قربانی مین انسان بھی شامل ہے +

یہان ہم خونریز قربانیون اور مکروہ رسومات کا ذکر نہین کرین گے - جنکا پرانون مین فرمان ہے - یہہ تو آجکل کی باتین ہین اور علاوہ ازین آریا بھی پرانون کو مذہبی طور پر نہین مانتے - لیکن ہمنے اپنے آپکو صرف زمانہ وید مین محدود کر رکھا ہے - اور ہمنے طشت ازبام کر دکھایا ہے - کہ قدیم آریا مقلدین وید - بمطابق وید آگیا - قربانیان کیا کرتے تھے - اوران قربانیون مین گومیدا اور پرش میدا بھی شامل تھین -

آریا (دیانندی) گائے کو مقدس جانتے ہین - اور ایک گائے کا ذبح کرنا ایک گناہ کبیرہ مانتے ہین - وہ انسان کی زندگی کی بھی قدر کرتے ہین اور ایک انسان کو مذہب کے نام مین قتل کرنا ایک ہولناک جہالت جانتے ہین لیکن ان کے ویدون مین انسان اور گاوان دونون کی تذبیح کا فرمان ہے تو پھر ہمارے آریہ احباب اپنے کتب مقدسہ کی تعلیم سے کیون گریز کرتے ہین +

یہ ایک تیکش بات ہے کہ یون تو ہمارے آریا دوست اپنی کتب مقدسہ پر موہنہ سے تو وہ لن ترانیان مارتے ہین کہ بس عقل حیران ہے - لیکن وہ

بناتا ہے - انسان ذبح نہین ہوتا تھا بلکہ یہہ تھا کہ وہ ایک جنگل مین گوشہ گزین ہوکر اپنی بقیہ عمر بنی انسان سے الگ بسر کرے ٭

لیکن پرش میدا کی جگہ جو کہ نقلی مذکور ہے - ستاپتھا برہمن مین دوسری قربانیون کا حکم ہے - جن مین کہ انسان ذبح کئے جاتے تھے - پس کہ گو اس برہمن مین پرش میدا کا حکم نہین - لیکن تاہم بہیچ نوع یہہ نتیجہ نہین نکل سکتا - کہ اس مین قتل انسان کی ممانعت ہے - چنانچہ ستاپتھا برہمن کی عبارت مرقومہ ذیل ہمارے بیان کا اظہار صداقت ہے ٭

पुरष मालभते

वराजो वै पुरष: विराज मेवालमैंते

अथो मन्नं विराट् मन्नमेवा वरुम्भे

وہ (یگ کرنے والا) پرش کی ہنسا کرتا ہے - پرش (کی شکل مثل وراٹ (کی صورت کی مانند) ہے - جو کہ جاندار مخلوق کا نمونہ ہے - پرش کو آلبہن کرنے سے وارات کا آلبہن ہوجاتا ہے - پہر وراٹ بہوجن (خوراک) ہے - اسلئے وراٹ کے وسیلے بہوجن پراپت ہوتا ہے

پھر اسی برہمن مین عموماً قربانی حیوانات کی طرف عود کرتے ہوئے ذیل کا ایک عجیب شلوک مسطور ہے - جس مین کہ قربانی انسان بھی مذکور ہے ٭

अथ पुरुष शोषम भि जुहोति

आहति वै यत्त: परुषं त्नत्पष्नं‌ा यद्दिपं

پوش میدا اس غرض سے کیا جاتا تھا کہ تمام مخلوقات پر شرف حاصل ہو اور صرف برہمن اور چھتری ذات کے آدمیون کے لئے اس کی اجازت تھی -

اس قربانی کا ایک خاص وقت پر ارشاد تھا یعنے چیت چودس (ماہ اپریل) کے چار روز پیشتر شروع ہوتی تھی - اسکی تکمیل کے لئے ایک چلہ درکار تھا لیکن چالیس مین سے فقط پانچ ہی روز خاصکر پرش میدا کہلاتے تھے جس باعث سے اس یگ کا نام بھی پنچاہا پڑ گیا تھا - اور گیارہ یوپ (چوبہ قربانی) درکار ہوتی تھین - ہر ایک کے ساتھ ایک ایک بانجھ گائے مشدود کیجاتی تھی - قربان ہونے والے انسان چوبون کے درمیان رکھے جاتے تھے - جیساکہ پہلے ذکر کر آئے ہین کہ اس رسم کے کرنے کے لئے تلوا برہمن - اودھائے اول اور یجروید کی وجاسانیا سنہتا مین پوری پوری ہدایات مسطور ہین -

قربانی کی تذبیح کے لئے ہر ایک موقعہ پر فعل مین لفظ الابھیت مستعمل ہوا ہے - یہہ لفظ لابھہ (مارنا) دھاتو سے بنا ہے اور ای پری فکس ہے (یعنے پہلے لگایا جاتا ہے) جہان کہین کہ دوسرے حیوانات مثل گھوڑا - گائے - وغیرذالک کے قتل کا ذکر ہے وہان بھی یہی لفظ استعمال کیا گیا ہے ؛

ستاپتھا برہمن مین کئی ایک جگہہ پرش میدا کا اشارہ ہے اور اودھائے اول مین اس قربانی کی ریتی کا مشرح بیان ہے - یہہ قربانی کو تمثیلی یا نقلی

پرش میدا (قربانی انسان) کا یجر وید کے واجسینا سنہتا مین فرمان و بیان ہے - ایک سو اناسی مختلف دیوتا کے نام مسطور ہین - اور ہر ایک دیوتا کے لئے خاص قسم کا انسان بمعہ نام دیوتا مذکور - یہہ تمام نام تیترا برہمن مین منقول ہین عبارت نامبردہ اسقدر طویل ہے کہ اس کی اس اختصار مین گنجایش نہین *

ڈاکٹر متر صاحب نے اپنی کتاب انڈو ایرینس جلد ۲ صفحہ ۸۱ مین بزبان انگریزی اسے مفصل قلمبند کیا ہے - یہان اتنا ہی کہنا بس ہوگا کہ ہر ایک حالت - حرفہ قوم کے آدمی اور عورتین قربانی کے لایق اشیا ہین - ایک ہی بہرا نہین - تمام کسی نہ کسی دیوتا کی قربانی کے لایق ہین - مثلاً ایک کمھیار بھی پنڈت (واعظ نکوئی) دھرما کی بلی یوگ ہے - ایک کسبی ہرام کی - ایک مسخرا نوہا کی - ایک کبک رفتار آدمی ہاسا کی - ایک سنار روپا کی - باولرا کی ایک طبیب - راگ کے دیوتے کی ایک راگی - گونج کے دیوتے کی ایک شہر جنرا - کم ہوتی ہوئی آواز کے دیوتے کی ایک بجواسی - نر ومنی کے دیوتے کی - ایک نند اسلپرش - بد صورت دیوتاؤن کی - بہت پست قامت - بہت دراز قد - بہت فربہ جسم - بہت لاغر اندام - بہت سفید - بہت سیاہ - بہت صاف - بہت بالدار - کم دانت والے - زیادہ دانت والے - ایک نرن آنکھ والے - بڑی آنکھ والے آدمی بلی لوگ مین زوال کے دیوتا کی لکڑہارا دیوتا ترازو کی ایک خریدار وغیرہ *

جسم وجان بالکل صحیح وسالم چھڑا سکتا تھا*

لڑکے کا اپنے باپ سے بھاگ جانا بھی بے مطلب ہوتا - ایک عوضی کا خریدنا محض جہالت ہوتی - ایک سو مویشی کا اسکے عوض دیا جانا - کٹھ پتلی کی کہیل اور اجی گرتا کا چھری تیز کرنا بجان متی کا تماشا ہوتا - اس برہمن مین لکھا ہے کہ سناشیف اپنے باپ اجی گرتا کو اپنے قتل کے لئے چھری تیز کرتے ہوئے دیکھ کر کلمات نفرت آمیز زبان پر لایا - یہہ دیکھ کر اُسنے کہا "جو چیز کہ ایک شودر کے ہاتھ مین نہین پائی جاتی - ایک نے تیرے ہاتھ مین دیکھی ہے - یعنے چھری اپنے بیٹے کے قتل کرنے کے لئے" لیکن اسمین خود اس رسم کی تحقیر مین ایک لفظ تک نہین -

اِس نوٹ کے لکھنے والے کا دعویٰ ہے کہ مین خود اس دیوادات کی نسل سے ہون اور ہر ایک مذہبی رسم کے وقت یا دیگر مواقع پر جیسا کہ کل ھندوستان مین دستور ہے - مجھکو بھی شاسترون اور اپنے آبا و اجداد کے دستور کے موجب اقرار کرنا پڑتا ہی کہ مین وشوامتر کے خاندان اور دیوادات کے پردے سے ہون - اسلئے مین نہین کہہ سکتا - کہ سناشیف ایک ٹھیک فرضی شخص تھا - ایک ہندو ہوکر اپنے بزرگون کے کامون پر گو وہ بہت گذشتہ ہین قلم اوٹھاتے وقت یہ میرے لئے ایک بڑی تسلی کی بات ہوتی اگر مین اس نتیجہ (پرش میدا ویدون کے فرمان کے موجب نہین ہکو تجاہان ہکتا - لیکن افسوس کہ مین ایسا نہین کر سکتا کیونکہ مین تواریخ کا ماننے والا ہون*

ڈاکٹر متر صاحب اس قصہ پر ذیل کا حاشیہ چڑھاتے ہین *

یہ فرض کرنا کہ قربانی مشار الیہ ایک نقلی تھی جس مین کہ کسی قسم کی حقیقی قربانی اور خونریزی سے منشا نہ تھی - اس قصہ کی دلیل و جوہ کو سراپا بے بود - اور خود اسے بے لطف - عام اور بے سود بنا دیتا ہے - اس افسانے کا خاص مدعا یہہ تھا کہ ویدا کے ان منترون کی فضیلت سب پر روشن ہو یعنے یہہ کہ ان مین یہان تک طاقت ہے کہ وہ ایک شخص کو جویہ قربانی سے مخلصی دے سکتے ہین - لیکن اگر یوپ سے اسکی ہیئت خارج سمجھی جائے - تو وہ مدعا بالکل برباد ہو جائے گا -

نیز اگر ھوس چندر کی اپنے بیٹے کو ورنو کے لئے حقیقی قربانی کرنیکی منشا نہ تھی تو اسکا اقرار کرنا اپنے بیٹے کو جبکہ وہ پیدا ہوا کابلی چڑہاونگا یعنے ہوتا اور پھر اُسکے اکثر ٹال مٹول کہ (ایک حیوان تب بلی لوگ ہے جبکہ اُس کی عمر دس دن سے زیادہ ہو" - "وہ بلی یوگ نہین جبتک کہ اس کے دانت نہ نکلے ہون" وہ یوگ نہین جبتک کہ اس کے مدامی دانت نہ نکل آئے ہون ایک سپاہی (چھتری) ذات کا آدمی صرف اُسوقت لایق قربانی ہے - جبکہ اُسنے پورے ہتھیار اختیار کرلئے ہون)" جو اُسنے اپنی سپر بنائے تھے - بالکل فضول تھے - اور ایک ہیبت ناک دیوتے کو . . . . . جسکا کہ وہ ایک سنجیدہ اقرار سے مقید ہو چکا تھا - اسکے فریب دینے کی کوششین بے حصول - کیونکہ جسوقت وہ چاہتا اپنے بیٹے کو بالیقائے وعدہ یوپ سے باندھ سکتا تھا - اور اسپر چند منتر پڑھنے کے بعد اوسکو بجز نقصان

داستان مندرجہ آیتریا برہمن کا سنکھشیپ برنن (مختصر بیان) ہدیہ ناظرین ہے ۔

ایک آدمی ھرس چند نامی نے ۔ بہ سبب لاولد ہونے ورنو کی نذر مانی کہ اگر دیوتا جی مجھے اولاد بخشین تو اپنا پہلا پھل ان کی نذر (بلی) کرون گا ۔

وقت معین پر ایک لڑکا پیدا ہوا ۔ اور روھتا اسکا نام ہوا ۔ ورنو اب ایفاے وعدہ کا دعی ہوا ۔ لیکن ھرس چند نے بہت سے بہانے کر کے قربانی سے ٹال مٹول کیا روھتا جو کہ بالغ ہو گیا تھا گھر سے کافور ہو گیا ورنو نے باپ پر بیماری بھیجی ۔ آخر کار روھتا نے اپنے باپ کی جان بچانے کے واسطے اجی گوتا نامی ایک آدمی کے بیٹے کو ۔ ایک سو گاے کے عوض اسکے باپ سے خریدا ۔ اس غرض سے کہ اسکو اپنی بجاے ورنو کی قربانی کرے ۔ اس لڑکے کا نام سناشیف تھا ۔ اسنے اپنے آپ کو جبکہ قربانی کے لئے بندھا ہوا تھا ۔ منتر جاپ سے جو وشوامتر نے اسکے سکھائے ہوئے تھے ۔ رہا کیا ۔ یہہ منتر رگ وید کی ان سوکتون مین ثبت کئے ہوئے ہین جنکا ہمنے ابھی حوالہ دیا ہے ۔ سناشیف کو اپنے باپ اجی گوتا سے اس ناواجبی حرکت کے سبب اسقدر نفرت پیدا ہوگئی ۔ کہ وہ اسکو چھوڑ کر وشوامتر کا متبنٰے بن گیا جس نے اسکا نام دیوادات رکھا ۔ اور وشوامتر کے خاندان کی ایک شاخ اس سے نکلی ہے ۔ اور اب تک موجود ہے ۔

اس مین ضرور تھا کہ صاحب رسم بے کھٹکے سمندر مین چلا جائے اور یون اپنی کشتی عمر کو ورطہ فنا مین غریق کرے - ایک اور شدہ کرنے والی رسم مین جو باسم تشانالا موسوم تھی - یہ حکم تھا کہ انسان اپنے آپ کو جلا کر ہلاک کرے - یہ اس اخلاقی قربانی سے جسکے ہمارے آریہ عزیزون کو شب و روز خواب آتے ہین بالکل مختلف قسم کی قربانی ہے +

فقط ویدون مین ہی اس قربانی انسان کا ارشاد نہین بلکہ تواریخی بیانات کی ان وقوعات پر قلم صاد ہے -

رگ وید - منڈل ۱ - اوو ھائے ۲ - سوکت اول و مابعد مین ایسی قربانی کا بیان ہے ان سوکتون مین سناشیف نامی ایک آدمی کا ذکر ہے جو کر یوپ سے بندہا ہوا اور مقتول ہونے کے قریب تھا - وہ ورومندی سے اجازت چاہتا ہے کہ "پھر اپنے باپ اور اپنی ما کو دیکھے" کہ "ورن متنفر ہو کر اسپر خیال فرماوے اور اسکی جان نہ لیوے" کہ "وہ پیار رہنا کرنے والے کو تیر قضا کا ہدف نہ بناوے" - لیکن کہ "وہ بیچی کو اوپر کے بندہنون سے آزاد کر کر درمیانی اور نیچے کی کہولدے - تاکہ وہ زندہ ہے" . . . . . سناشیف نے گرفتار ہو کر اور یوپ سے بندہکر ادیتی کے بیٹے کو پکارا ہے - "پرمیشور کرے کر شاہی ورنو - بدھی ہان - اور اٹل اُسے چھوڑ اوے - اسکی بندہون کو رہائی بخشے"+

اس حکایت کا رگ وید کے آیتریا برھمن مین - بہادریچہ برہمن مین - راماین کے بال کانڈ مین مفصل بیان ہے - منوجی کی سنتہا مین بھی اسکا حال لکھا ہے

ستی ہونے سے روکنے کا حوصلہ نہ پائین - جو کام کہ اب بذریعہ ایک پولیس مین کے بخوبی سرانجام پا سکتا ہے ﴿

ہو سکتا ہے کہ ہمارے آئینہ دار صاف دل آریا احباب رسومات متذکرہ بالا کے خواہان نہون اور ممکن ہے کہ ان مین حتی الوسع شریک بھی نہوتے اسبارے مین وہ اپنے آباو اجداو دونون سے متفق نہین - ان کے اجداو یعنے قدیم آریا فی الحقیقت ویدون کے مقلد تھے - فقط موبنہ کی باتین ہی نتھین - ویدون کا فرمان انہین منظور بدل وجان بلکہ جان تصدق ایمان تھا ویدون نے کہا کہ آدمی پرجاپتی کی قربانی کئے جائین،، اور قدیم آریانے اس حکم کو بسر وچشم مان کر انسان کی قربانی چڑہائی عرصہ قلیل کی بات ہے کہ ابھی ویانندلیون کے آبانے جو کہ آج کل کہتے ہین کہ ستی وغیرہ ہمارے ملک کے لوگون سے ہو نہین سکتا ـ ـ ـ اپنی اولاد کے خلاف - ستی وغیرہ کو نیچ مان کر ان کو سرانجام دیا اور عین بے رحمی وخونریزی مین بدل وجان مشغول ہوئے ﴿

ہمارے آریا دوست قربانی انسان وخون ریزی کے دفعیہ کے لئے تو بہت خوب کرتے ہین - لیکن اپنے آپ کو ہنسی وتمسخر مین اڑاتے ہین جبکہ اپنی اس بیان کی تائید مین وید اور اپنے ملک کی تاریخ کا پربان دیتے ہین - کہ تذبیح الانسان اور کشت وخون کا فرمان ویدون مین نہین اور یہہ عادات ہنود سے بعید ہین ﴿

زمانہ وید کی قدیم رسومات مین سے ایک کا نام مہاپرستھان تھا -

ویدون کی آگیا سے ظہور مین آئین - لیکن ہماری منشا صرف یہی ہے - کہ تواریخی واقعات کے رو سے ثابت کر دکھائین کہ اس سرزمین کے باشندگان بہیچ وجہ - ظلم و خون ریزی کے کامون مین محتاج نہین ہین - اور یہہ کہ گو (حلیم) ہندو بباطن ایسا گو نہین جیسا کہ وہ بظاہر معلوم ہوتا ہے دیکھ کچھ نہ بھی ہاتھ پاؤن مار سکتا ہے چنانچہ جنہون نے اپنے بچون سے پرہیز نہین کیا اور دوسرون کے بچون کو کب چھوڑتے ہین) لہذا اس ملک کے لوگون مین قربانی انسان کا خیال کوئی نامعقول یا اجنبا بات نہین ؛

علاوہ ازین - ستی - دختر کشی - نربلی - جگنناتھ کی رتھ کی خون ریزیان ٹھگی اور دوسری مکروہ رسومات (جنکا اموات - قتال و جدال - وہ ظلم کہ جنکے استماع نام سے تمام بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین ظہور ہین) کو سرکار انگریزی نے دفعہ کیا - تو بروقت انسداد انہین ہندوؤن نے جنکو ہمارے آریا گو کہتے ہین بسبب خیال مذہبی مخالفت مین از حد زور مارا - اور آمادہ پرخاش ہوئے - گو اُن کی سرکار کے سامنے ایک بہی نہ چلی -

اگر خدانخواستہ کل ہی ہملک سوراج انگریزی جاتا رہے - تو کچھ شک نہین کہ تمام تشددات جو اسوقت لفضل خدا سرفرو بردہ ہین - اپنے گنج پنہانی سے نکلکر وہ سکھا شاہی مچائین کہ زمانہ نادری و افغان گردی کا نقشہ لوگون کی نظرون مین لوح بنائین اور بار دگر ہندوستان کو بے گناہ وبے بازوؤن کے خون مین نہلائین ؛

اور ہندوستان کی تمام آریہ سماجین یہان تک دم دبائین - کہ ایک بیوہ کو

سرا مقبول شان نہین - اس عقیدہ کا نتیجہ یہ تھا کہ وہ متنفر ہولناک قربانی
ان جسکو نربلی کہتے ہین جاری ہوئی - جسکا پر انون مین فرمان ہے -
ن اب بحکم سرکار دولتمدار مسدود ہے -
وہ ازین یہ بات بھی لاریب فیہ ہے کہ زمانہ سلف مین اس سرزمین کے اندر
کشی کہ ایک عمل شیطانی اور مخالف طبع انسانی ہے - کا وہ گرم بازار رہا کہ صدہا
صوم مقتول بچون کا خون اس مقتل خاکی سے اس خداوند منتقم کے آگے انتقام
فریاد کر رہا ہے - ابھی اُس بچاری قسمت کے مارے نووارد عالم ہستی نے - دنیا کی
ہین کھائی کہ اُسکے بے رحم والدین نے اسکی اس بے سر اپائی سے بے خبر اور
پدری و مادری سے بے بصر ہوکر اسکو ملک عدم کی سیر کرائے - اسلئے کہ
ست زینہ اسمین نہین پائی *
یہ خیال بھی بجز دلیل نہین کہ باوجود سرکار انگریزی کی کوششون کے
س مین سرگروہ اراکین نیٹو سوسائیٹی (مجالس دیسی) کی حمایت
ی ہوی ہی ہمیشہ ہر سال بہت سے بچگان مادینہ کے والدین - اپنے ھی لخت
ون پر ہاتھ صاف کرتے ہین - گو ظاہر مین نہین - لیکن عمداً غفلت یا
سرے ناواجب المواز سے *
ام کچھ وغیرہ ذالک مذہب کے نام سے کیا جاتا تھا - نہ فقط سنگ دل
ی ہی اس امر قبیح کے مرتکب ہوتے تھے بلکہ موم دل - بھولی بھالی عورتین بھی
ون نے مذہب یا آسایش کی خاطر اپنی نہایت اعلی اور پوتر عقول ذاتی
ر مادری) کو ہاتھ سے دیدیا - ہمارا یہہ دعوی نہین کہ یہ تمام خرابیان

قانون کے مطابق تھا - یجروید مین انسان کی قربانی کا صاف صاف حکم ہے -

یجروید اودھاے ۲۴ منتر ۳،۴ *

"پرجاپتی کے لئے آدمی قربان کئے جائین"

آریا صاف کانون پر ہاتھ رکھتے ہین اور کہتے ہین کہ ممکن ہی نہین کہ ہمارے بزرگون مین کبھی انسان کی قربانی ہوئی ہو - لیکن اگر بہ نظر عمیق اس معاملہ کو دیکہین - تو ہم پر کھل جائے گا کہ یہہ کام اہل ہنود کی طبع کے بالکل ناآشنا نہین *

کچھ بہت عرصے کی بات نہین کہ عورتین اپنے پتی کی چتا پرستی ہوتی تھین - آدمی جگن ناتھ کی رتھ کے پہیّون کے تلے پھاڑی پھاڑی ہوتے تھے - ہندو عورتین اپنے پہلوٹون کو دریاے گنگ کے نہنگ کی نذر کرتی تھین - آدمی کالی کی پرستا کے لئے مختلف مہیب طریقون مین اپنے آپ پر کھیل جاتے تھے یا دوسرون کے ہاتھ سے شربت فناہ کا مزا چکھتے تھے یا اپنا کوئی نہ کوئی عضو کاٹ ڈالتے تھے - تاہم پھر بھی کسی کو کلام نہین - کہ وہ طوفان جو ٹھگون نے اسقدر عرصہ دراز تک اپنے شکار کی بے دریغ جان لینے سے مچا رکھا تھا - مذہبی خیال کا نتیجہ تھا غنیمت و تاراج صرف دوسرا مدعا تھا - لیکن حقیقی منشا یہہ تھی - کہ خون انسانی کی کثیر قربانی سے درگا دیوی کی خوشنودی و خوشنودی حاصل ہو - کیونکہ تمام قسم کا خون اسے مطلوب و مرغوب ہے - لیکن وم الانسان جیسا کوئی

یا حیوان مقتولہ کی قیمت پیش کرے۔ تو وہ شدھ ہوجائے۔ پس گوکشی نہ تو بذاتہ اور نہ نتایج اتنا بڑا پاپ ہے جتنا کہ مےکشی اور ایک برہمن کی چوری ۔

قدیم آریا مردہ کے تدفین کے وقت ایک گائے ذبح کیا کرتے تھے۔ آجکل بہی کبھی کبھی سنتے ہین کہ بعض (دیانندی) آریا کی لاشہ کی تدفین ویدریتی سے ہوئی ہے۔ اس بات کے استماع سے ہمین خیال آتا ہے کہ آیا اس موقع پر جیسا کہ قدیم آریا گائے ذبح کرتے تھے (جو کہ اس رسم کا نہایت ضروری حصہ ہے) ہمارے دیانندی احباب بھی تذبیح البقر کرتے ہین یا نہین کیونکہ ویدریتی کے مطابق یہ ایک ضروری بات ہے اور نہین ہم جانتے ہین کہ ہمارے دیانندی دوست ویدون کے بڑے بہاری مقلد ہین۔ چونکہ ایسے طالبان حق کی مدد کرنا ہر ایک فرد بشر پر لازم و لابد ہے۔ اسلئے خلوص نیت و صدق طینت سے چاہکر کہ اپنے احباب آریا کو چند ایسے معلومات سے مستفید کرین جو انہین ان کے اشتیاق حصول برکت ویدمین دستیاری دین۔ ہم انہین ڈاکٹر متر صاحب کی تصنیف بموسوم انڈو ایرینس جلد ۲ صفحہ ۱۳۳ کے مطالعہ کا شوق دلاتے ہین۔ یہان انکو اس رسم کا بال بال نظر آجائے گا اور رگ وید اور دوسرے ویدون کے خاص خاص منترون سے جو بر محل ادائے رسم مستعمل بزبان تھے آگاہی ہوجائے گی ۔

کچھ شک نہین کہ قدیم آریہ مین قربانی انسان بھی مروج تھی اور اسکا رواج ویدونکی

خوب کہا۔" یہہ نہین مانا جاسکتا کہ ان کے مصنف ایک ایسی بات کا حوالہ دیکر اپنے ناظرین کے دل دکھاتے۔ اگر ان کے پاس اس امر کی (کہ ان کے ناظرین ان سے متفق الرائے[1] ہون گے) تشفی پانے کی بہاری سند نہ ہوتی۔ ذرا غور کا مقام ہے کہ کیا آج کل کوئی ہندو یا مسلمان ایسا کر سکتا ہے کہ اپنی کسی کتاب مین بار بار ایسے حوالجات ثبت کرے جن سے اُس کی قوم کا دل کباب اور اُس کے دین کی توہین ہو *

نیز قدیم آریا کی نظرون مین گائے کا قتل کرنا مہان پاپون مین داخل نہ تھا یجناولکا اپنے دہرم شاستر مین اسے مہاپٹکا (گناہ کبیرہ) مین مندرج نہین کرتے۔ بلکہ اسے محض اپاپٹکا (گناہ صغیرہ) مین متصور کرتے ہین۔ جسکا کفارہ سہلتر تھا۔ چنانچہ اگر ایک برہمن جرم بادہ نوشی کا مرتکب ہوتا تو اُس کے گناہ کا کفارہ صرف یہی تھا کہ وہ ڈھلا ہوا سیسہ پی کر اپنی جان پر کھیل جائے۔ لیکن ایک گائے کا قاتل بہت خفیف سزا سے مخلصی پاتا تھا۔ سمبرتاجی کا یہ فرمان ہے کہ اُسپر بھی تاوان ہے کہ وہ دو ہفتہ تک صرف جو کا کھانا۔ دودہ۔ دہی اور مکھن کہائے۔ اور برہمنون کو بہوجن دے۔ اور ایک گائے کا دان کرے۔ یجناولکاجی فرماتے ہین کہ اگر وہ پنچاگویا (یعنے گوبر۔ پیشاب۔ دودہ۔ دہی۔ گھی) نوش کرے ایک گائے کے پیچھے پیچھے جہان وہ جاتی ہے پہرے اور ایک مہینہ گوسالہ مین سوئے اور ایک گائے

[1] انڈ دا یونس۔ جلد اوّل صفحہ ۳۵۸

حکم دیتا اور چنانچہ ویسا ہی ہوتا تھا۔

تاہم خاص حکم ہے کہ یہہ رسم بجز گوشت پوری نہین ہو سکتی۔ یہہ دو طریقون سے میسر کیا جاتا تھا۔ جبکہ حیوان قربان کیا جاتا ہے۔ اسکا گوشت ضیافت کی شئے مطلوبہ ہوتی ہے۔ اگر اسکو آزاد کیا چاہین تو مانس اور طریقے سے بہم پہونچایا جائے۔ لیکن ہرگز وہ ضیافت اس چیز کے بغیر نہ ہو۔ (اسلولیانا صفحہ ۴۴ سے ۲۶)"

منوجی کا فرمان ہے کہ اگر ایک آدمی مدھوپر کا یا کوئی دوسری رسم واجبی طور پر کرے اور مانس کھانے سے چوک جائے تو وہ اکیس جنم حیوان کی جون بھوگے گا (منو ۵۔ صفحہ ۳۵) علاوہ ازین ان کا ایک واکیہ یہہ بھی ہے۔ "کہ چونکہ برہماجی نے حیوانات کو قربانی کے لئے پیدا کیا ہے اس لئے انہین ویدرتی کے مطابق قتل کرنا دوش نہین ہو سکتا اور یہ کہ حیوانات۔ چوپائے۔ درخت۔ کچھو۔ پرندے۔ جو کہ قربانی مین مارے جاتے ہین اپنی مرتو کے بعد بہتر جون مین جاتے ہین (منو ۵۔ صفحہ ۳۹۴)"

عام دستور تھا کہ میزبان مہمان کی خاطر ایک گائے ذبح کیا کرتا تھا۔ اسی وجہ سے سنسکرت زبان مین مہمان کو گوگھنا (یعنے گائے ذبح کرنیوالا) کہتے تھے کیونکہ جہان کہین وہ جا نکلتا تھا۔ ایک آدھ بیچاری گائے کا خون ہو جاتا تھا۔ سنسکرت کتب منظومہ اور ناٹکون مین اس امر کے حوالجات عام ملتے ہین۔ گویہ کتابین افسانے ہین۔ لیکن ڈاکٹر متر صاحب نے کیا

ذات کے مطابق ایک خاص طریقے سے اُس کے پاؤن دھلانے جاتے تھے ؛

چرن دھوپ تین دفعہ ہوتا تھا تب ارگھیا (یعنی آب معطر از سہرا گل) لایا جاتا تھا - پھر پاہن (مہمان) اپنا مونہہ دھوتا اور پانی پیتا تھا - بعد ازان مدھوپرکا حاضر کیا جاتا تھا - وہ دہی اور شہد کا بنا ہوا ہوتا تھا - جو ایک پیالی مین رکھا ہوا ہوتا تھا - اور عدم موجودگی شہد مین مکھن اسکا بدل ہوتا تھا مختلف رسومات اور منتر جاپ کے بعد پاہن اِس مین سے کچھ تناول کرتا اور جو کچھ باقی ناخوردہ رہجاتا تھا - وہ ایک برہمن کو دیا جاتا جو اُسے اُسی وقت اور اُسی جگہ چٹ کر جاتا تھا -

تب ایک گائے لائی جاتی اور مہمان کی نذر کی جاتی تھی - جبیر وہ کہتا تھا - "میرے پاپ کھما ہو گئے - کھما ہو گئے میرے پاپ" تب وہ اُس حیوان کے ذبح کرنے کا حکم دیتا اور یہہ الفاظ مونہہ سے نکالتا تھا - "اوم کرو" (پوراکر - آمین) تب پر صاحب خانہ گائے کو کسی خاص دیوتا کے نام پر ذبح کرتا تھا ؛

اگر یہ منشا ہوتا تھا کہ گائے مقدس ٹھہرائی جائے اور چھوڑی جائے تب پاہن یہہ منتر پڑھتا تھا - "یہہ گائے رودرون کی ما - اسوسون کی بیٹی - ادیتون کی بہن اور ہماری خوشی کا مدار ہے - اِسلئے مین تمام بدھی والون کو تاکیداً کہتا ہون کہ اس مقدس بے ضرر گائے کو ذبح مت کرین - اسے پانی پینے اور گھاس کہانے دین - تب وہ اسکی رہائی کا

منو - ۳ - ۳ - "اپنے فرض کی اس کما حقہ تکمیل کے لئے واجبی تعریف پاکر اور اپنے پتا یا گروہ سے ویدون کی پاک برکت حاصل کر کے - وہ ایک خوشنما تخت پر بیٹھے - اور وہ پھولون کے هارون سے مزین هو - پھر اس کا باپ مدھوپر کا رسم کے مطابق - اسکی عزت کے لئے ایک گائے اُسے تحفہ دی،، ایک اور جگہ وہ فرماتے ہین کہ مدھوپر کا (گائے کی گوشت اور شہد کا بھوجن) یہی کہا ہے جوکہ بادشاہون اور بزرگون کی شان کے شایان طعام ضیافت ہے (منو - ۳ - از صفحہ ۱۱۹ تا صفحہ ۱۲۰"

اس مدھوپر کا رسم مین کوئی خاص مذہبی دستور نہ تھا - مہمان رگ وید کے ایک منتر مین بہ تقلید ثانی گوہنسیا کا حکم دیتا تھا - اور یہی بس تھا ڈاکٹر متر صاحب اسکی بابت یون قلمطراز ہین *

"اُس رسم کا اسم مدھوپر کا ہے - وہ اشخاص جنکی خاطر اس رسم کو ضرور عمل مین لانا پڑتا تھا - رتوگس - بادشاہ - دُلہا - وید وویارتھی جبکہ وہ اپنی تحصیل وتکمیل علم کے بعد گھر آوین - اچارج یا اتالیق جب کہ وہ ایک سال باہر رہنے کے بعد گھر آوین - سسر - ما یا باپ کے بھائی - اور علے العموم تمام عالی مراتب لوگ ہوتے تھے ،، (منو ۳ - صفحہ ۱۲۰)

صاحب خانہ مہمان کو سلام کرنے کے بعد - اُسی - کُشا گھاس - بتری - چوکی - مونڈھے - یا چارپائی پر بٹھلاتا - تب پانی منگوایا جاتا اور مہمان کی

دلیری کرین طرح طرح کی لعنتون کا نزول طوفان ہے -

ہم پس دیکھتے ہین کہ گائین قربانی ہوتی تھین اور کھائی جاتی تھین لیکن اِس بات کے ثبوت مین بکثرت شہادتین موجود ہین کہ قربانی کے موقعہ کے علاوہ بھی یہہ حیوان بطور خوراک مستعمل تھا -

منوجی سال مین ہر ایک وقت گوشت کے استعمال کی اجازت دیتے ہین قانون متعلقہ مرقومہ ذیل ہے -

منو - ادھائی ٥ - منتر ٣٢ - گوشت خرید کر - یا اسی دوسرے کی مدد سے حاصل کر کے - وہ جو اُسی دیوتا یا پِتریونکی پرستش کی بعد کھاتا ہی کوئی گناہ نہین کرتا * حیوانات لایق خوراک انسانی کی فہرست مین وہ یون قلمطراز ہین

منو ٥ - ١٨ "جھاڑ چوھا (ہندی کنڈیارا) اور سیہہ - گوہ - گینڈا - کچھو - چوگھرا - (خرگوش) - دانا مقنن پانچ اونگلی والے حیوانون مین جائز کھانا فرماتے ہین - اور تمام چوتھپاد (چوپائے) اونٹ کی سوائے جوکہ صرف ایک ھی قطار دانت رکھتی ھین" *

ان مین گائین بھی شامل ہین - کیونکہ منوجی کو اچھی طرح سے معلوم تھا کہ ان کی صرف ایک ہی قطار دانت ہے - اگر وہ انہین خارج کیا چاہتے تو وہ اونٹون کی طرح انہین بھی مستثنے کر دیتی - ایک اور جگہ وہ ایک برہمچاری کو اپنے گھر واپس آئے پر گائے کے گوشت کے استعمال کی صاف صاف اجازت دیتے ہین *

نوجبڑے بمعہ زبان پرشستا تاکو ملین ۔ پڑاتی ھوتا کو گردن اور کوہان
لھا کو عقاب کے سے بازو یا سینہ اد ودیا کو وائین ریڑھ کی ہڈی
شانہ ۔ اُپگاتا کو بائین ریڑھ کی ہڈی کا ٹکڑا ۔ پراتی پوشتاھا کو
یان شانہ ۔ براہما اور رتھیا کی زوجہ کو ۔ دایان پٹھہ (چوتڑ) برہمنچھنسی کو
ئیان چوتڑ ۔ ران کے نیچے تک ۔ پوٹا کو ۔ ران ۔ ہوتا کو پایان چوتر ۔
تراورتوتا کو ۔ بائین ران ۔ اچہاو کا کو ۔ بائین ٹانگ ۔ نشٹا کو دایان
ور سدسیا کو بایان بازو ۔ صاحب خانہ کو ۔ گؤکی پشت کی پچھلی طرف
حصہ ۔ اور کچھ حصہ شکم ۔ (اسدا ۔ انوکا) اسکی عورت کو ۔ پشت یا پیڑو
وکھ) کی جگہ جو اسی ایک برہمن کو دیتا ہے ۔ اگندھ ورا کو معدہ
ونشتوکا) ۔ دل ۔ گردے ۔ وائین اگلی ٹانگ (والو) ایتریا کو ۔
ین ٹانگ ۔ صاحب خانہ کو جو قربانی مقرر کرتا ہے ۔ دو وائین پاؤن
احب خانہ کی زوجہ کو جو قربانی مقرر کرتا ہے ۔ دو بائین پاؤن ۔ اور
ن دولو کو ملکر ۔ لب بالا ۔ گراوستت کو ۔ گردن کی تین ہڈیان اور
یر جلا ۔ اس آدمی کو جو کہ گائے کو لے آتا ہے ۔ تین دوسرے منکے
ریڑھ کے جوڑ) آدھہ سیون کا حصہ ۔ جماسادھہ ویدیو کو مثانہ
براھمینا کو سر ۔ اور اس آدمی کو جو کہ لوگون کو سوم یامین بلاتا ہے

ھال ؁"

ایات مذکورہ الصدر کا ایترا برھمن مین بھی بیان ہے اور انکی
سیل کا تاکیدی فرمان ہے ان پر جو ان سے پہلو تہی کرنے کے

یہہ ان آدمیون کے نام ہین جو قربانیکی رسمی کے وقت خاص خاص کام کرتے تھے

اسکی کھال کو ایسے طور سے اوتارو کہ وہ بغیر کسی شگاف کے سالم رہے ناف
کہولنے کے پیشتر۔ چکنائی کو الگ کرو۔ اسکی سانس کو بند کرو تاکہ وہ اندر
ہی رہے (یعنی موںہہ بند کرنے سے) لیکن اسکا سینہ کہولدو ایسا کہ وہ ایک
عقاب کی طرح دکھائی دے (کھلے بازؤن سے) اگلے بازؤن کو جدا کر کے
انہین حصون مین تقسیم کرو۔ شانون کو (یعنی لونڈون کو) سنگ پشت
کی شکل مین کاٹو کلھون (پٹھون) کو ایسے طور سے نکالو کہ اون کو ضرر نہ
پہونچے۔ رانون کو بمعہ ہڈی پورا پورا ایک دروازی یا اولی اینڈر (کنیرا
کے برگ کی شکل مین الگ کرو۔ پے در پے علی الترتیب چہبیس پسلیون کو
جدا جدا کرو۔ مختلف جوڑون کو ایسا الگ الگ کرو کہ کوی بھی واجبی
انداز سے کم نہووے۔ گوبر و آلایش دبانے کے لئے ایک
گڑھا کھودو۔ خون راکشون کو پھینکدو۔ اور انتریون کے اس حصہ کو
جو الوکی سے شکل کا ہے (معدہ۔ ونشٹو) سالم نکالو (اور درمیان
مین مت چھیدو) تمہاری نسل اور ان کی اولاد امن سے رہے گی۔
اور انکو کبہی رونا ہوگا۔ او قاتل حیوانات۔ اے اَدھرگو اپنا کام پورا
کر۔ اسکو قاعدون کے مطابق کر۔ اے ادھرگو اسی سینوان کر۔
لاش چھتیس ٹکڑون مین تقسیم کی جاتی تہی۔ گو تیترا برہمنا سے اس بارہ
مین کچھ معلوم نہین ہوتا کہ انہین کیا کیا جاتا تھا لیکن اتہرو وید کے
گوپت برہمن مین ہر ایک کا مفصل بیان ہے اور اس مین تقسیم
حصص کا حسب ذیل فرمان ہے۔

بیٹھکر وہ اوس گوشت کو پکاتے تھے اور اوسکو بھونتے وقت اوپر مکھن ڈالتے تھے دل کی خاص خبرداری کی جاتی تھی - یہہ ایک سیخ پر چڑھایا جاتا تھا اور اسکو نرم کرنے کے لئے اُسکے کباب بناتے تھے اور پھر کچھ گھی اُسمین ڈالا جاتا تھا جب یہ گوشت طیار ہوجاتا تھا تو اُسکو منتر پڑھکر قربانی کی آگ مین ڈالتے تھے اور کباب سب سے پیچھے بغیر منتر جاپ ڈالے جاتے تھے - یہہ تمام منتر رگ وید کے ہین - ذیل کے اقتباس تیتریا برہمنا سے ہدیہ ناظرین ہین جن سے بخو روز روشن ظاہر و باہر ہوجاویگا کہ حیوان قربانی بسمل اور بطور خوراک مستعمل ہوتے تھے عبارت اقتباس مرقومہ ذیل ہے *

اُسے آسمانی اور انسانی جلادو (سمترا) اپنے کام کو ہاتھ لگاؤ اس قربانیکو اسی ذبح کرنے کے لئے لیجاؤ - صاحبان رسومات کے لئے قربانی کو تقسیم کرنیکے آرزومند ہوکر اوس حیوان کے لئے جو یہان (مسلخ مین) لایا گیا ہے قربانی کی آگ جلاؤ - کشا گھاس بچھاوٗ - حیوان قربانی کی ماں کی - باپ کی ہم مادر بہای کی اور گلہ مین دوست و ساتھیون کی اجازت حاصل کرو - اوسکو ایسا رکھو کہ اوسکے پاؤن بسمت شمال ہون اور اوس کی آنکھین سورج کو پہنچین اور اُس کے تنفس بدھی کے موکل کو پہونچین اُس کے کان چار کونٹ کے موکل کو پہنچ جائین - اِسکی زندگی اوپر کے اکاش مین چلی جائے - اُس کا جسم زمین پر رہے *

تھا اور حیوان کو اُسکا سر مشرق یا مغرب کیطرف اور اس کے پانون شمال کی طرف کر کے اسپر رکھدیتے تھے - قتل کے دو طریقے تھے یا تو اُسے چھری سے اور یا مضبوط گھمبھاری کی لکڑی کے کھمبے سے (گیمیی لینا آربوریا) جس کی لنبائی ججمان کے چہرہ کے برابر ہوتی تھی قتل کرتے تھے یہہ کھمبا جسے سپیھا کہتے تھے اس حیوان کے دل مین کھبو دیتے تھے فوراً اوس حیوان کی موت کے بعد قربان کرنے والا اوسکے پیٹ مین ایک ٹیڑھی تراش کرتا تھا اور ایک خاص عضو نکال لیتا تھا -

وہ عضو جو کہ نکالا جاتا تھا واپا کہلاتا تھا اور سنسکرت کی کتب لغات مین یہہ چربی یا مغز کا مرادف لکھا ہے بعض اسکو پردہ شکم کے معنون مین لیتے ہین لیکن امسّو لانا کا مفصر اسکی جگہ ناف کے اوپر اور اُسکی داہنی طرف کا جوف بیان کرتا ہے جسّے ٹھیک ہم کو جگر کی جگہ کا نشان ملتا ہے .... ڈاکٹر مٹرا صاحب فرماتی ہین کہ مجھے زیادہ تر احتمال یہہ ہے کہ اس لفظ کے معنے جگر کے ہین ٭

قربانی کے آغاز مین دو آگ جلائی جاتی تھین ایک قربانی کی آگ اور دوسری پکانے کی - جگر دھویا اور دو گھمباری کی سیکھون پر چڑھایا - اور پکانے کی آگ پر گرم کیا جاتا تھا پھر اوس کا ایک پارہ آتش قربانی کی نذر کیا جاتا تھا - تب آتش مطبخ کی جانب دکھن

پیچیدہ رسومات کے بعد جنکا بیان یہان طول فضول معلوم ہوتا ہے - لیکن ڈاکٹر متر صاحب کی تالیف مین مفصل و مشرح مذکور ہے - معمولی طریقے سے ذبح کی جاتی تھی -

کئی ایک اَور رسومات ہین جنکو ہم بخوف طوالت یہان مفصل بیان نہین کرسکتے ہین مثلاً گوا - مینا یا نایا اِکتکا (گائے کی قربانی) پسو بندہ - ایتی رتترا - بزودا - پسن بندھا وغیرہ جن تمام مین گائیون کا ذبح کرنا ایک جزو لازمی تھا -

آریون کا دعویٰ ہے کہ اِن قربانیون سے اصلی قربانیان مراد نہین بلکہ نقلی یا تمثیلی - حیوان مقتول نہین ہوتا تھا بلکہ رسم قربانی کے پورا ہونے کے بعد وہ رہا کیا جاتا تھا -

ہر ایک آدمی پر جو اِس بارے مین ذرا سی بھی توجہ کو کام مین لاویگا اظہر من الشمس ہوجاوے گا کہ یہہ بیان بالکل من گھڑت ڈھکوسلا ہے اور راستی اور حقیقت کو چٹکیون مین اُڑانے کی مثالون مین سے یہہ ایک اَور مثال ہے جن سے مقلدین دیانند کی تعلیم مالامال ہے -

اس بارے مین اس شہادت سے بڑھکر کہ حقیقتاً حیوان ذبح کیا جاتا تھا اور بعد ازان کھایا بھی جاتا تھا اور کوئی قطعی شہادت نہین ہے اولاً خاص خاص منتر جاپ اور کئی ایک رسومات کے بعد وہ پوپا (چوبہ قربانی) سے باندھا جاتا تھا - اور کچھ گھاس گشتار بچھایا جاتا

اتنے ہی بونی کلور بچھیان (پنجابی ویڑھ) کم از سہ سالہ انتخاب کی جاتی تھین سانڈ پوتر کئے جاتے تھے اور تب چھوڑے جاتے تھے اور وہ کلور بچھیان خاص خاص منتر جاپ اور رسومات کے بعد قربان کی جاتی تھین - ہر ایک دن تین اور باقی دو آخری دن قربانی مین شامل کی جاتی تھین - اسی قربانی کا شام وید کے ٹانڈ مہابوھم مین بھی بیان ہے - لیکن اس مین ہر ایک آیندہ سال کے لئے مختلف الالوان مولشیون کا حکم و فرمان ہے (ٹانڈ مہابرہم صفحہ ۶۳۴)

وید کا فرمان ہے - جو کوئی کہ بڑا ہونا چاہتا ہے - اسکو پنچس دویا سے عبادت کرنی چاہئے اس سے یقیناً بڑا ہو جائیگا (تیترا برہمنام صفحہ ۱۸۷)

اسولا ناسوتر مین کئی ایک رسومات کا ذکر آیا ہے جن مین مویشی ذبح ہوتے تھے ایک کا خاصکر اسی سوتر مین بڑا طویل مفصل بیان ہے اسکا نام سلا گاوا یا گاؤ بر سیخ زدہ (یعنے کباب شدہ گائے) عیان ہے *

غزال کی رنگت کے سوا اور کسی رنگ کی گائے جو گلے مین سب سے چیدہ ہوتی تھی منتخب کیجاتی تھی - اور رودرا کی نذر ہوتی تھی - اسکو نہلانے اور اسپر وید منترون کا جاپ کرنے کے بعد اس کو کھلی پلنے دیتے تھے جبتک کہ اسکے تمام دائمی دانت نہ نکل آتے تھے تب ایک خاص جگہ پسند کی جاتی تھی - اور وہ گائے بہت سے

بھوراببل - ہماری لیاقتون کے بڑھانی والے اندر کے لئے - ایک چتکبرا ببل - سُوتا کے لئے - ایک گائے جسکے کہ دو رنگ ہون متر اور ورن کے لئے - ایک سُرخ گائے ردّر کے لئے - ایک سفید بانجھ گائے سوریا کے لئے ایک سفید ببل متر کے لئے - ایک گائے جسکا کہ گربھہ بباعث بے موقع سانڈ ملنے (گھبن ہونے) کے جھنگیا ہو - وایو کے لئے - ایک گائے جو گھبن ہونے یوگ ہو - بھاگ کے لئے وغیرہ وغیرہ "

اُس سے اعلی رسومات مثلا راج سویا - وجاپیا - اشومید امین ہمیشہ - حیوان ذبح کئے جاتے تھے - بلکہ پہلی دو مین گوساوا (گائے کا مارنا) رسم کا جزو سالم ہوتا تھا -

اس گھوڑے کے ساتھ جو اشومید امین قربان ہوتا تھا - ایک سو اسی پالو حیوان ذبح ہوتے تھے جن مین گھوڑے - سانڈ - گائے - بکری وغیرہ ہوتے تھے (تیترا برہمنا ۲ صفحہ ۶۵۱)

اسی براہمنا مین ایک اور رسم کا ذکر ہے جس مین ہرتون کے خوش کرنے اور ان کے پرستارون کے جشن اڑانے کے لئے ایک بڑی تعداد گائیون اور دوسرے مولشیون کی قربان ہوتی تھی - اس کا نام پنچاس آرادیا سوا تھا - یہہ رسم متواتر پانچ سال تک کی جاتی تھی اور ہر دفعہ ادائے رسم کا زمانہ ستمبر یا اکتوبر کے مہینے مین پانچ یوم تک محدود ہوتا تھا - سترہ - پانچ سالہ بے کوہان - بونے سانڈ

کے لئے ایک گائے قتل کی جاتی تھی۔ تاکہ اسکو سفر مین گوشت کی کمی نہو۔ ویدون مین بے شمار جگہہ اس رسم کا حوالہ ہے جسے گومیدا کہتے ہین اور جس مین گائے خاص خاص دیوتا کی رضامندی کے لئے ذبح کی جاتی تھی۔ فقط یہی نہین بلکہ خاص اور غور اور اسی ہدایات مسطور ہین کہ کس قسم کا حیوان قربانی کے لئے ضرور ہے۔ مثلاً دیکھئے یجر وید کی تیتترا برہمن مین اس مضمون کا مفصل مذکور ہے

تیترا برہمن ۳ صفحہ ۸ ۵ ۱ کمیا استس (ادنیٰ قربانیان) کے عنوان مین ہمکو قربانی کرنے کی یہہ ہدایت ہوئی ہے۔

ایک بونا (پست قد) بیل وشنو کے لئے۔ ایک کنڈلا سانڈ جسکے ماتھے پر ایک سفید نشان ہو۔ اندر کے لئے۔ اسلئے کہ وہ قربانی کا بانی یا اسلئے کہ وہ وترا کا نیست کرنے والا ہے۔ ایک موٹی ٹانگون والی گائے (پرشنی سکھا) اسی کے لئے اسلئے کہ وہ دشمنون کی ستیا ناس کرنے والا یا بجر (بجلی) کا حاکم ہے۔ ایک بانجھ گائے وشنو اور ورن کے لئے۔ ایک گائے جسکا گربھ (حمل) تازہ چھن گیا ہو۔ ادشادھیاھ کے لئے۔ ایک سانڈھ جو پہلے سے ایک شادی یا کسی دوسرے موقع پر پوتر کیا گیا ہے اندر اور اگنی کے لئے۔ ایک سینگ کٹا بیل برھنستی کے لئے۔ ایک سیاہ گائے پشن کیلئے ایک گائے جسنے صرف ایک ہی دفعہ بچہ جنا ہے۔ وایو کے لئے ایک

ملہ انڈہ ایرینس - جلد اول ۳۵۴ - ۳۵۵ صفحہ

یقتی تعلیم کیا ہے - کیونکہ شاید ہی کوئی ایسی چیز اور ہوگی جس
ی بابت انہین - ویدون سے بڑھکر لاعلمی ہو - گو وہ اپنے
سو نہہ میان مٹھو اپنےکو ویدون کے پنڈت بے نظیر الزمان
یون نہ بتلائین ؛

ڈاکٹر متر صاحب بیان کرتے ہین - بلاشبہہ اس
پرچہ کا عنوان[۱] میرے بہت سے ہموطنون کو نہایت ہی جگر
خراش وسمع خراش معلوم ہوگا - کہ گائے (یعنے دیوی بھگوتی کے
دنیوی اوتار) کے گوشت کو اشیائے خوردنی تصور کرنے کا خیال ہندوٴن
کے دلون پر ایسا صدمہ رسان ہے - کہ ان مین سے لکھو کہا زیادہ
پرہیزگار آدمی اس لفظ کے جواب یعنے مرادف کو اپنے بہاشا مین
ہرگز زبان پر نہین لائین گے - بہت سے اور ہولناک خون ریز
ر کے اس ملک مین گاؤکشی کے باعث ظہور مین آچکے ہین لیکن
تاہم معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسا زمانہ تھا کہ جب نہ فقط مویشیون
کے قتل کرنے مین کسی قسم کا بچپتاؤ ہی نہوتا تھا - نہ صرف اس حیوان کا
گوشت ایک اعلی درجہ کی خوراک ہی خیال کیا جاتا تھا - نہ فقط یہہ کشادہ
دل مہمان نوازی کا نشان تھا جیسا کہ قدیم یہود کے درمیان کہ اپنے معزز
مہمانون کی خاطر موٹا بچھیڑا ذبح کرین بلکہ پرہیزگار ہندو اس جہان سے
دوسرے جہان کے سفر مین اپنی ہمراہ گائے کا گوشت لیجانا نہایت
ضروری سمجھتے تھے - اور یہانتک کہ ہمیشہ مردہ کے ساتھ جلانے

[۱] بیف انشینٹ انڈیا - انڈوایرینس جلد اول - ۳۵۴ - ۳۸۸ صفحہ

محن جو اونہون نے سنسکرت زبان - علم - اور تواریخ اور نیز دیگر علوم کی خاطر برداشت کین - روے زمین پر علم کتائی سرافراز کیا اور ایسے شہرہ آفاق ہوئے کہ محفلِ علمار مین علامۃالعصر کے نام سے مشہور ہین اور ہر مجلس فضلا مین ان کا اسم مبارک بعزت مذکور - ڈاکٹر متر صاحب نے اپنی نو تصنیف کتاب مین جو باسم انڈو آیرینس[1] موسوم ہے ایک باب کو خاص نام بیف ان انیشنٹ انڈیا (گوشت گاے در ہند قدیم) نامزد کیا ہے - اس باب مین صاحب موصوف اس سوال پر اسکے تمام امور متعلقہ کو پیش نظر رکھکر کمال خوبی و خبرداری کے ساتھ مباحثہ کرتے ہین - ڈاکٹر متر صاحب کی کتاب ہیچ نوع مذہبی کتاب نہین ان کی تحریر ایک عالم کی طرح صرف ایک علمی بات پر مبنی ہے - فی الحقیقت ان کے بہت سے مضمون ان کاغذات کی نقل سے مطبوع ہین جو بروقت اجلاس ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال - جس کے وہ چند عرصہ تک پریزیڈنٹ رہے - پڑہکر سُنائے تھے۔

مضمون مذکورۃ الصدر[2] کا اقتباس کرنے سے ہمارا مدعا یہ ہے کہ ہمارے عزیز آریون کی آنکھین کھل جائین اور انہین معلوم ہو جائے - کہ معاملات کی اصلی حالت کیا ہے اور اس مضمون (دیگ) پر ویدون کی

[1] انڈو ایرینس - مصنفہ راجندر لال متر - ایل - ڈی - سی - آی - ای - در دو جلد مطبوعہ ڈبلیو ..

[2] بیف ان انشنٹ انڈیا - انڈو ایرنیسن - جلد اول، ۳۰۸-۳۵۴

قربان ہوا کرتے تھے ۔ ایک جگہ (رگ وید اشٹکا ۸ ۔ اودھاے ۱ سوکت ۱۵) مین لکھا ہے کہ تین سو نر گاؤ میش قربانی کئے گئے تھے اور پھر دوسرے مقام مین (رگ وید ۔ بھاگ ۲ صفحہ ۱۰۸) پرستار پرارتھنا کرتا ہے کہ ایک سو بھینسے اسیطرح نذر کیجاوین ٭

وید اس معاملہ کی نسبت خامش زبان نہین بلکہ ایسا صاف اور صریح بیان کہ شک کا امکان نہین ۔ اس بات سے بڑھکر اور کوئی بات زیادہ صحیح نہین ہو سکتی گو آج کل کے ہندؤن کے خیالات کیسے ہی ہون ۔ لیکن قدیم آریا نہ فقط گاے کی قربانی کیا کرتے تھے بلکہ حسب دستور اُسکا گوشت بھی کھایا کرتے تھے ۔ چنانچہ فی الحقیقت ایک جگہ گائے کا گوشت سب سے افضل خوراک لکھا ہے (رگ وید ۔ منڈل ۶ ۔ سوکت ۱۶) بہت سے مقامات پر ویدون کا صاف صاف فرمان ہے اور گائے کی قربانی کا اعلان ہے کہ گائین قربان ہون ۔ عبارت ذیل مشتے نمونہ از خروارے کی مثال ہے ۔ اور صریح و آشکار اس فرمان پر دال ہے یجروید ۔ اودھاے ۲۴ ۔ منتر ۲۷ ۔ گائین برہسپتی کے لئے قربان کیجائین

اس مقام پر انسب معلوم ہوتا ہے کہ ایک بے تعلق شاہد کلکتہ کے ڈاکٹر راجندر لال متر صاحب بالقابہ ۔ ال ۔ ال ۔ ڈی ۔ سی ۔ آئی ای ۔ کی بے سالوث شہادت کا اقتباس نذر ناظرین کیا جائے ۔ یہ صاحب بذاتہ ایک ہندو ۔ اور کلکتہ کی ہندو سوسائیٹی کے ایک نامی گرامی ممبر ہین ۔ انہون نے بباعث اپنے اعلے علم ولیاقت اور بوجہ ان بے تکلف

بھیٹ دیا گیا ہے اور **وشنات** کے جیکارے (یعنے بلند آواز) سے پوتر کیا گیا ہے" *

منتر ہژدھم - "کلہاڑا - اس تیز گھوڑے کی چونتیس پسلیون مین گذرتا ہے دیوتا کے پیارے (ذبح کرنے والے) گھوڑے کو ہنر سے کاٹتے ہین تا کہ اعضاء کو ضرر نہ پہونچے اور جوڑ بجوڑ گنتے جاتے ہین" *

منتر نوزدھم - "تیرے ایسے عضو جو کہ مین مناسب وقت پر کاٹتا ہون مین انہین آگ پر (گوشت کے) وڑے بنا کر نذر گذرانتا ہون *

منتر بست - "اپنے بیش قیمت جسم کے حق مین تو جو کہ فی الحقیقت دیوتا کے پاس جا رہا ہے غم نہ کھا - کلہاڑا تیرے جسم مین دیر تک نہ رہے - لالچی اور بے ہنر قاتل اعضاء کو بھولکر بے ضرورت تیرے جوڑ ونکو اپنے کٹار سے خراب نہ کرے" *

منتر بست و دوم - "یہہ اشو ہم تمام کے لئے بے زوال دولت لاوے بمعہ کثرت گاوان - اسپان عالی نژاد - اور اولاد نرینہ کے - یہہ تیز گھوڑا ہمارے لئے بدیون (پاپون) سے مخلصی لائے - یہہ گھوڑا جو کہ قربانی مین نذر کیا گیا ہے - ہمارے لئے جسمانی طاقت حاصل کرے" *

واضح ہے کہ گھوڑے کی قربانی فقط گاہے گاہے اور خاص مواقع پر ہوتی تھی لیکن عموماً گائے - بیل اور بکری وغیرہ مویشی کثرت سے

منتر وہم ۔ "جو نیم ہضم شدہ گہاس اُسکے پیٹ مین سے گرے ۔ اور جو کچہ گوشت کا ذرہ باقی رہے ۔ ذبح کرنے والونکو چاہیے کہ تمام کو عیب سے پاک کرین اور اس پوتر بہیٹ کو ایسا پکا وین کہ وہ بالکل طیّار ہو جاوے" ‡

منتر یازدہم ۔ "مقتول (جسم) کا جو حصہ کہ تیرے لاشہ سے آگ پر بھونتے وقت سیخ سے (چہوٹ کر) گرے ۔ وہ زمین پر نہ رہنے پاوے اور نہ (پوتر) گھاس پر ۔ بلکہ وہ (تمام) نہایت ہی آرزومند دیوتا کو دیا جاوے" ‡

منتر دوازدہم ۔ "اُن کی کوششین ہماری بہتری کے لئے ہووین ۔ جو کہ گھوڑے کے پکانے کی نگرانی کرتے ہین ۔ جو کہ کہتے ہین یہہ خوشبودار ہے اسلئے کچھ ہمین دو ۔ جو کہ گھوڑے کا گوشت بطور خیرات مانگتے ہین" ‡

منتر سیزدہم ۔ "کفچہ جو کہ اِس دیگ مین ڈالا جاتا ہے جس مین کہ گوشت اوبالا جاتا ہے ۔ وہ برتن جن مین شوربا تقسیم ہوتا ہے ۔ رقابون کے ڈھکنے ۔ سیخین ۔ چاقو ۔ تمام (گھوڑے کی) عظمت بجا لاتے ہین" ‡

منتر چہاردہم ۔ "سُرخ گرم دیگچہ جو (اپنے بیچ کی چیز سے) معطر ہے اُلٹ نہ جائے ۔ دیوتا اس گہوڑے کو قبول کر لیتے ہین جو کہ یگ کے لئے منتخب کیا گیا ہے جو کہ (آگ کے گرد) پہیرا گیا ہے ۔ جو کہ کمال شوق سے

شدہ اولین نذر کے طیار کرے "

منتر چہارم ۔ "جبکہ پروہت اس (رسم کے) وقت اشو کو جو کہ دیوتا کی نذر ہو چکا ہے ۔ تین دفعہ مذبح کی آگ کے گرد پھیرتے ہین۔ تب وہ بکرا جو کہ پش کا بھاگ ہے ۔ پہلے جاتا ہے (ذبح کیا جاتا ہے) اور قربانی کو (دیوتا کے لئے) مشتہر کرتا ہے "

منتر ششم ۔ "خواہ وہ وہ ہون جو کہ اس چوبہ (قربانی) کو کاٹتے ہین خواہ وہ جو اس چوبہ کو لیجاتے ہین ۔ یا وہ جو کہ اس چوبہ کی چوٹی پر حلقے لگاتے ہین جس کے ساتھ وہ گھوڑا (باندھا جاتا ہی) .... ان کی کوششین ہماری امیدون کو برلائین "

منتر ہفتم ۔ "ایسا ہو کہ میرے من کی مراد خود بخود پوری ہو جائے .... کہ مخمل جیسی پشت والا گھوڑا دیوتا کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے آجائے ۔ ہمنے اسی دیوتا کی خوراک کے لئے خوب حفاظت سے رکھا ہے ۔ اب بدھی مان رشی خوشی منا دین "

منتر نہم ۔ "جو کچھ مکھیان گھوڑے کے کچے گوشت سے کھا جائین ۔ جو کچھ (چربی) کونجی یا کلہاڑی کے اوپر لگ جاتا ہے ۔ ذبح کرنیوالے کے ہاتھ یا ناخنون پر (جو کچھ کہ لگ گیا ہی) ھی اشو ایسا ہو کہ دیوتا کے استھان یہہ تمام تیرے ساتھ ہو "

تسلیم کر لیا ہوتا *

کچھ شک نہین کہ اشومیدا یگ (قربانی اسپ) مین گھوڑا ذبح کیا جاتا تھا - نہ فقط ذبح ہی بلکہ اسکا گوشت کاٹا - کباب کیا اوبالا اور ناشتہ کیا جاتا تھا - بھلا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا - فقرات رگ ویجر سے پر تحش وعیان ہے - تو پھر بحث وساختہ تقریر عبث بیان ہے بلکہ عین ہٹ دہرمی کا نشان ہے *

ہم رگ ویدکی اس سوکت سے جو باسم اشو (اسپ) موسوم ہے چند منتخب منتر ہدیہ ناظرین کرتے ہین - یہ تمام مذکور یجروید مین بھی مسطور ہے (یجروید - اودھاے ۲۴ - ۲۵

رگ وید - اشٹکام - اودھاے ۳ - سوکت ۶

منتر اول - "ہم یگ مین اس تیز رفتار گھوڑے کے جو دیوتا کی نسل سے ہے نیک اوصاف مشتہر کرتے ہین"-

منتر دوم - "جب وہ (پوجاری) طیار شدہ نذر (اس گھوڑے کے) سامنے لاتے ہین جو کہ نہلایا اور خوبصورت ساز وسامان سے آراستہ ہوتا ہے مختلف الوان بکرا اسکے سامنے جاکر اندرا اور پشن کی منظور شدہ نذر ہوتا ہے"-

منتر سیوم - یہہ بکرا جو کہ پش کا بھاگ - اور تمام دیوتا کی لائق ہے - سب سے پہلے اس اشو تیز رفتار کے ساتھ لایا جاتا ہے - تا کہ توشتری اسے اشو کے ساتھ ہی طعام (قربانی) کے لئے بطور ایک منظور

لادکہنا کیسی بیہودہ اور معیوب بات ہے - علاوہ ازین اور وقت پیش آتی ہے کہ خیر مان لیا کہ پنڈت دیانندجی کے معنون کے مطابق انسان اپنے آپ کو پرمیشور کے لئے **قربان** کرسکتا ہے - لیکن یہ بات حیز قیاس سے باہر ہے کہ ایک گائے یا ایک بکری ایسا کیونکر کرسکتی ہے مگر قدیم کتابون مین کوئی مقام شک وشبہت باقی نہین رہا - فی الحقیقت قربانی کے وقت حیوان ذبح کئے جاتے تھے »

جیمنی جیو جو کہ یگ (قربانی) کے بارے مین سب سے بھاری سند ہین فرماتے ہین **مہان بہادرشن** صفحہ ۳۷۳ — "لفظ قربانی مین پراشتھا (تقدیس) - حیوان کو مذبح پر لانا اسکے اعضار باندہنا - اور اسکو لوپ سے نیکت کرنا - اسکو ذبح کرنا - اُسکی لاش کو الگ الگ کرکے پروہتون کے درمیان اسے تقسیم کرنا - یہہ سب باتین درج ہین *

منوجی اودھائے ۵ شلوک ۲۳ مین فرماتے ہین - "قربانیون مین حیوان ضرور ذبح ہونے چاہین - شلوک ۳۹ و ۴۴ ونیز اسکی کتاب کے دیگر فقرات سے اسی امر کی تائید ہے *

افسوس ہمارے آریا بھائیون کے حق مین کیا ہی بڑا ہوا کہ ان پستکونکا صفحۂ ہستی سے نشان کیون نہ مٹا - کیون نہ یہہ دریا کی نذر یا اگنی کے بھینٹ ہوگئے تاکہ ہمنے سوامی دیانند کے قربانی کے نواختراع بیان کو

یا اہل ہند کا کب بیڑا پار کر سکتا ہے - تمام عاشقان حق کو جنہین اپنی روح کی فکر اور اپنے ملک کی بہبودی مد نظر ہے - اس حقیقت کی تہ تک پہونچنا چاہیے

وہ حیوان جو قربانی مین چڑہائے جاتے تہے مختلف الانواع ہوتے تھے - اور ان مین گھوڑے گائے - بکریان - ہرن - نیل گائے وغیرہ وغیرہ حیوانات مشتمل ہوتے تھے اور اس مین کچھ شک و شبہ نہین ہو سکتا جیسا کہ آگے منکشف ہوجائے گا کہ پرش میدا (قربانی انسان) بھی قدیم آریا مین جایز و رائج تھا -
اسبات کے ثبوت مین بکثرت شہادتین موجود ہین کہ قربانی اصلی ہوتی تھی نہ کہ نقلی اور حیوان مذبوحہ ان بعد تناول بھی کیا جاتا تھا -
آریون کا یہہ خیال کہ قربانی سے اخلاقی قربانی کا اشارہ ہے نہ کہ اصلی بھینٹ کا کنایہ ہے - محض خیالی پلاؤ اور من کا لاؤ ہے - اپنی آپکی اخلاقی قربانی کا خیال زمانہ سلف کی حقیقت پرست قومون کے دلون مین ہرگز نہین گذرا - اگر ایسا ہوتا تو قرینہ سے اسکے اخلاقی معنونکا بکثرت ذکر ملتا - حالانکہ اب ہر ایک بات اس امر کی ظاہری حقیقت کا دم بہر رہی ہے کہ جانور ذبح کئے جاتے تھے اور پھر مختلف اعضا کے تقسیم کرنے - قربانی کے پکانے اور اس کے کہانے کے طریقون پر جیسا کہ ابھی اظہر من الشمس ہوجائے گا ذرا ذرا سی ہدایات مذکور ہین - ان وجوہات کے سامنے ایک اصلی بات کو اخلاقی قربانی کے خیالی نقشہ مین

جیسے کہ اکثر اہل ہندو - جنکے ناچیز مذہب کو وہ حقیر بنایا اور جنہین پھر
برکت وید کے راستہ پر لایا چاہتے ہین - اور طرفہ یہہ کہ جب اونہون نے
دیکھا کہ خلاف رواج وید ون کا کلام ہے - تو ہمارا ذم ان کا بھی الخ
سلام ہے -

آریہ سماج مین یہی بات زیادہ قابلِ افسوس ہے - کہ
وہ اپنی قوم کے ہادی اور اپنے مذہب کے منجی ہوا چاہتے ہین اور اعلیٰ
خیال کے لوگون اور ریفارمرون کی طرح لوگون کو ننگ کرنے کی ولیں
اہنگ ہے لیکن حیف کہ ان مصائب اور مشکلات کا جو اس منزل کی راہ
مین درپیش ہین - موہنہ دیکھنے سے ننگ ہے - طالبانِ حق و عاشقانِ
صدق - اس دشتِ پرخار سے جو منزلِ مقصود کی راہ ہے کب ڈرتے
ہین بلکہ بے دھڑک قدم آگے رکھتے ہین - جہان تک لفظی بحث
میدان کی طولانی ہے - وہان تک تو ان کے اسپ کلام کی وہ جولا
ہے کہ بس پھر کون ثانی ہے - لیکن جب ان کی تعلیم کا محک عمل
امتحان ہے - تو یہہ بیت خود بخود بزبان ہے ؎

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی کین رہ کہ تو میروی بترکستانست

(یعنے چھوٹا موہنہ بڑی بات)

جب کبھی وہ دیکھتے ہین کہ یہہ ہمارے خیالات (وید وکت یا دوسرے
ہمین گرداب رنج و الم مین ڈالا چاہتے ہین - تو بس بے در
انہین الوداع سُناتے ہین بھلا ایسا بے ٹھکانا ایمان خود اس شخص

بدھ مت کے عروج کے زمانے مین اہل ہنود کا دل پہلے ہی سے بدھ مت کے علما و وعاظ کی تعلیم سے تبدیلی کے لئے طیار ہوا ہوا تھا۔ تو اسلئے برہمنون کو کچھ وقت مدپیش نہ آئی کہ ہمہ سوختنی قربانیون اور بے شمار مانس کی بھینٹون (جنکا ویدون مین حکم ہے) کے عوض ایمان لانے جان نثاری کرنے اور محبت دکھلانے کو قائم کرین۔ بلاشک پہلے پہل یہہ احتراز اختیاری تھا۔ لیکن آہستہ آہستہ عالمگیر ہوگیا۔ جسکا کچھ باعث یہ تھا کہ تقاضاے طبیعت انسانی دیا کی خواہان ہے۔ اور کچھ موجب یہہ تھا کہ بدھ ہمسائگان کی دل شکنی نہو۔ جیسا کہ آجکل بنگال کے بہت سے صوبجات مین مسلمان لوگ اپنی ہم رعایا اہل ہنود کی پاسخاطر لحم البقر سے محترز ہین آخر کار پنڈتون کو لوگون کے دستور اور عام خیال کا بطور ثبوت (ثبوت بھی ایسی قوی جیسے کہ وید) حوالہ دینا اور سنداً فتوے دینا کہ زمانہ حال مین قربانیان ممنوع ہین۔ ایک امر سہل معلوم ہوا جب یہان تک نوبت پہونچ گئی تو تبدیلی کامل ہوگئے یہی بس تھا الحاصل بدھ مت والون کی اپیل انسانیت ایسی بالادست پڑی کہ سمرتی کی اسکے مقابل ایک پیش رفت نہ گئی اور اب رواج نے جیوہنسیا (جاندار کی قربانی) کے خوف کو اس غایت تک پہونچا دیا ہے کہ وید بھی اوسپر غالب نہین آسکتے"[1]

اجکل کے خود نامبردہ آریہ رواج کے ٹہیک ویسے پابند نظر آتے ہین۔

[1] انڈ واوا یرینس جلد اول صفحہ ۲۸۷-۲۸۸-

کہین انکا ثانی بہی ہوگا *

خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر وید اس مضمون سے معمور ہین اور اسقدر انکا اسپر مدار ہے - تو پہر کیا وجہ ہے کہ خیالات عوام ان قوانین کے برعکس ہین - کیا بھاری تبدل سرزد ہوا کہ جسنے تمام فرش سابقہ کو بالکل پلٹ دیا اور ایک ایسا نیا بساط لا بچھایا کہ یک لخت نقشہ دگرگون نظر آیا یعنے جو بات کہ قدیم آریہ کی نظرون مین نہایت ہی اعلی اور نہایت ہی پوتر مذہبی فرض معلوم ہوتی تہی وہی بات اُن کے جانشینون کی آنکھون مین اسکے برخلاف بلکہ ہتیا کا کرم دکھائی دیتی ہے -

ڈاکٹر متر صاحب کا قول ہے کہ اس سوال کا کما ینبغی جواب اس حقیقت سے بڑھکر کہین اور نہین ملسکتا کہ جب برہمنون کا بدھ مذہب والون سے معاملہ آن پڑا - اور انہون نے دیکھا کہ یہہ مت تمام قربانیون کے ورود (خلاف) تعلیم دیتا ہے - اور جیو رکھشیا کی تعلیم عوام کے دلون مین ایسی گھر کر گئی ہے کہ اوسکا اٹھانا ایک امر ناممکن ہے - تو اسلئے اونہون نے بھی آہستہ آہستہ اوسے بے معلوم اسکو اختیار کرلیا - اور ایسی روش پر چلے کہ دکھلا دیا گویا یہہ اُن کے شاسترون کی جزو ہے اور ایسے ایسے فقرات کو ترجیح دی جن سے یہہ تعلیم حاصل ہوتی تھی کہ مخلوق ذی حیات پر مراحم اور مراعات واجب و لازم ہین - اور مسایل متعلقہ قربانی کو وہ پیچھے کسی ایسے کونے مین جا پہینکا کہ بہولے بہٹکے بھی اُنپر نظر نہ پڑے - اور اب بھی مذہب عیسوی کے سامہنے مذہب ہنود مین ایک اسی قسم کی تبدیلی ہو رہی ہے - اور چونکہ

ویدون کی سنسکرت کا کامل علم انہین کے جہیز مین آچکا ہے - وہ تو
اس فلک کے صدر نشین بنے بیٹھے ہین جہان کہ باقی تمام دنیا کو امید رسائی
نہین ہوسکتی - اور ہمین بڑا شکر گذار ہونا چاہئے کہ ان پچھلے دنون مین
سوامی دیانند نے سنسکرت علم کو پھر اس خطہ مین جہان سے کہ یہہ ایک
عرصہ دراز سے کافور ہوگیا تھا - لا موجود کیا - آریا لوگ چھوٹے چھوٹے
پرچے تقسیم کرتے ہین جنپر آریا دہرم کے دس اصول چھپے ہوئے ہین - لیکن
افسوس وہ اس گیارہوین بھاری اصول کو بھول ہی گئے کہ ہر ایک جو سوامی
دیانند کی تعلیم کو نہین مانتا - خواہ وہ کسقدر بڑا عالم - دانا کیون نہو فی الحقیقت
ویدون کی سنسکرت کے سامنے وہ ابھی طفل ابجد خوان ہے اور فی الحقیقت
وہ اس بارے مین اُن بچون سے بھی کم ہے جو ابھی مڈل سکول اور
انٹرنس امتحانات پاس کرنے کی فکر مین ہین اور جو اسوقت آریہ سماج
کی جزو اعظم ہین - یہہ اور اس قسم کی اور بہت باتین وہ ہمین قبول
کرایا چاہتے ہین - کیا ہم ایسے ہی جاہل مطلق ہین کہ ان کے من گھڑت و
ڈھکوسلون کو یون ہی مان لین - جبتک کہ ہمارے آریا عزیز محض باتون
ہی کے لڈو باندھتے جائینگے اور کوئی دلیل اور عمل کا ثبوت پیش کرنے
کیطرف متوجہ نہون گے - تو ہم سے یہہ امید ہرگز ہرگز نہ رکھین - قربانی
کے بارے مین آریہ لوگون کے بیانات سے بڑھ کر کوئی اور چیز عجیب تر
ہو تو شاذ و نادر ہی ہو - سبحان اللہ ایسے عجیب و غریب کہ عقل
اور خود ان کی کتب مقدسہ کی تعلیم کے برخلاف - اللہ رے اللہ -

کی ایک بالکل لاثانی قدر و منزلت تھی +

موجودہ ہندو مذہب - بدہ مذہب کی طرح - اور بہ سبب اسکی تاثیر کے - بخلاف سناتن دہرم بالکل یگ کی، تردید کرتا ہے - یہہ حالت دیکھ کر ہمین بہت افسوس آتا ہے - اور زیادہ تر افسوس کی یہہ بات ہے کو آریا سماج - جسکی بنیاد آجکل خاص اس غرض پر مبنی ہوئی ہے کہ وہ مذہب وید کے اصلی عقیدے اور طریق کو بحال کرے - وید کے اس بڑے مسئلہ کی تردید کرتی ہے - اور سب سے بڑھکر افسوس اس بات کا ہے کہ اِسے (آریہ سماج کو) اس انکار کو صحیح و ثابت کرنے کے لئے نہایت ہی زبون جھوٹھ کے سامنے سر بسجود ہونے سے ذرا بھی پرہیز تو نہین آتا +

آریا ہمین اس بات کا یقین دلایا چاہتے ہین کہ قربانیان کبھی نہین چڑھائی گئین اور نہ کہین ویدون مین ان کا حکم ہے - بلکہ یہہ ویدون کی تعلیم کے عین برخلاف ہین اور یہہ کہ ہزارہا مقامات پر جو قربانی کا حوالہ ہے وہ مجازی ہے اور یہہ کہ جہان کہین قربانی کا ذکر ہے - جیسا کہ ہمین کہا گیا ہے وہ فی الحقیقت استعارہ ہے - علاوہ ازین یہہ کہ صدہا بڑے بڑے پنڈت جنہون نے نہ صرف زمانۂ حال ہی مین بلکہ زمانہ سلف مین بھی ان فقرات کو لفظی معنون مین لیا بیچارے جاہل مطلق سنسکرت سے بے بہرہ - اور ویدون کی بحر عمیق کی تہ تک پہونچنے کے نا قابل ہین اور تھے - پھر وہ ہمین تسلیم کرایا چاہتے ہین کہ حقیقی دانائی - اور ویدون کی تہ تک رسائی - صرف دیانندیون ہی کا حصہ ہے - اور

وہ کھیل تھی جسپر کہ تمام آریہ مذہب کی کھیل تھی زندگی کی ہرایک صورت مین اور ہستی کی ہرایک حالت مین وہ ان سے دوچار ہوتی تھی اور وہی ان کا دارومدار ہوتی تھی ٭

یگ کی قدر و منزلت اور ضرورت اور وہ رتبہ جو اسکو قدیم آریا کے مذہب اعتقاد اور اور زندگی مین حاصل تھا - وید کے مندرجہ ذیل اعلی فقرات سے بخوبی منکشف مین ٭

رگ وید ۱ - ۱۶۴ - ۳۵ مین مرقوم ہے ٭

यज्ञो भुवनस्य नाभिः

یگ دنیا کی نابھہ (ناف) ہے

پھر ہم تیتر ابرھمنا صفحہ ۵۹۱ مین دیکھتے ہین -

यज्ञेन हि देवा दिवंगता

यज्ञेवा सुरान पनुदन्त यज्ञेन द्विषन्तो मित्रा

भवन्ति यज्ञे सर्वं प्रतिष्ठितं तस्माद्यज्ञं परमं वदन्ति

کیونکہ یگ سے دیوتا کی بہشت تک رسائی ہوئی - یگ سے اونھون نے راکھشون کو نکالا - یگ سے ویری متر بن جاتے ہین - تمام چیزین یگ مین شامل ہین - اسلئے (دانا) یگ کو افضل چیز کہتے ہین ٭

پس ہم دیکھتے ہین کہ ویدون کے قدیم مقلدون کے دلون مین یگ

ویدکی تعلیم دربارۂ یگ (قربانی)

قربانی کا خیال دنیا مین یہانتک براجمان ہے جہانتک کہ بنی انسان کا نشان ہے۔ اور فی الحقیقت یہہ قریبا ایسا عام ہے جیسا کہ پرمیشور نام ہے۔ تمام اقوام مین اور تمام زمانون مین ضرورت یگ (قربانی) کے اس بہاری مسئلہ کا اقرار کیا گیا ہے۔ اور اس پیاس کے بجہانے کے لئے کوئی نہ کوئی شربت بھی طیار کیا گیا ہے۔ قدیم آریا کی موجودہ ذریات یعنے حال کے مقلدین دیانندی خیالات کو اس مسئلہ کی کچھ بھی پرواہ نہین۔ بلکہ نہایت ہی صاف روشنی۔ اور واضح حقائق کے سامنے اسبات کا انکار کرتے ہوئے کچھ ہی حیا نہین۔ کہ ان کی کتب مقدسہ مین کہین بھی قربانی کی آگیا نہین کہان اصل حقیقت اور کہان یہہ بیان۔ تفاوت زمین وآسمان۔ یگ اور مسئلہ متعلقہ این۔ قدیم از قدیم آریا علم کے ہمزبان ہین۔ وید اس سے پر بلکہ کہہ سکتے ہین کہ ان مین ان کے علاوہ شاید ہی کسی اور چیز کا نشان ہے۔ صدہا مقامات پر ہر ایک طرح سے یہہ مسئلہ مذکور ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے نہایت مکمل دستور العمل مسطور ہے زندگی اور موت مین قربانی (یگ)

کہ خدا نے ہمیں حیات ابدی بخشی ہے اور یہ زندگی اسکے بیٹے میں ہے - دیکھو خدا کا برہ جو تمام جہان کا گناہ اٹھا لیجاتا ہے
اسکے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے
اسنے اسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اس مین شامل ہو کے الہی راستبازی ہو جاویں

اصول و تعلیم آریا سماج

لکچر نمبر ۶

تعلیم وید دربارہ یگ (قربانی)

مؤلفہ

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک صاحب ہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرت سر

باہتمام ماسٹر جھنڈی خان

۱۸۸۷ ء

مطبوعہ مصطفائی پریس لاہور پنجاب

نہ تھا جس سے کچھ بناتا۔ اِسلئے وہ خود تمام چیزیں بنگیا۔
ایسے جھوٹھے اور بے حرمت کرنیوالے مسئلوں کے مقلّد سچے راستے سے صدہا کوس دور بھٹکتے پھرتے ہیں۔ وہ بیچو۔ اپنے دل اور ضمیر کے گنہگار ہیں۔ ریفارمر اور دوسرونکے ہادی ہونا تو کجا۔ ابھی اُنہیں علم اخلاق اور مذہب کے اصولوں کی الف بے سیکھنی ہے وہ غیرفانی خدا کے جلال کو جھوٹ سے بدل ڈالتے ہیں اِسلئے کہ وہ اُسکی ذاتِ پاک میں۔ تمام گناہ۔ تجاہلات بدکاریاں (جن ہر دُنیا آلودہ ہے) مخلوط کرنے سے اُسے از حد بے حرمت کرتے ہیں۔
ویدوں کے مطابق وہ اور کچھ نہیں کر سکتے۔ اِسلئے اُن کتابوں کو بمعہ اُس طریقۂ مذہب کے جو اُن سے حاصل ہوتا ہے ہمارا اسلام ہے ہم اُنہیں قبول نہیں کر سکتے۔ کیونکہ نہ یہ نہ وہ خدا کیطرف سے ہو سکتے ہیں

فقط

تو دور - ویدوں میں اِس کھلبلی کا جواب خوب زور و شور سے مچ رہی ہے - سببِ مقدم موجود تہا - ہمہ اوست اور شرک کے درمیان خطِ مفاصل بہت دہندلا ہے - یعنے شرک اور ہمہ اوست میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا - اور یہہ بات عمدہ طور پر ثابت ہو سکتی ہے کہ وہ بُت پرستی اور تاریکی جن سے ھند کا بیڑا ورطۂ ہلاکت میں جا پڑا - وید کے مسئلہ ہمہ اوست کا ظہور ہیں - چونکہ اُسنے خدا کی ذاتِ پاک کی تحقیر کی اِسلیئے زمانۂ وید کا پیمانہ لبریز ہو گیا اور وہ اِس قابل نہ رہا کہ سلامت رہتا - اور چونکہ اُسنے ہمہ اوست کے مکروہ مسئلہ کی تعلیم کا کڑوا دانہ بویا ہوا تہا اِسلیئے اُسکے بعد تمام بدیوں کا فصل ہرا بہرا رہا جو ابہی تک بے درو ہے قدیم رشیونکا عالم اجل اور دانا اکمل اور قوم کا رہنما ہونا (جیسا کہ دیانندی خیال کرتے ہیں) تو درکنار - یہہ نوع وہ حقیقی مذہب کے مکتب میں طفلِ ابجد خواں بہی نہ تہے -

بے شک آریا مانتے ہیں کہ خدا ایک ہے لیکن جب وہ دنیا کی پیدایش پر غور کرتے ہیں تو اپنے آپ کی طرف دیکھکر خدا کو بھی اپنے ہی جیسا بنا دیتے ہیں - چونکہ ہم مصالح کے بغیر کوئی چیز نہیں بنا سکتے - اِسلیئے وہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ خدا بھی ایسا نہیں کر سکتا - اور چونکہ اُسکے پاس کوئی مصالح

کرتے ہیں اور اُنکے بموجب روئے زمیں کا تمام میلا بھی وہی ہے نیکی اور بدی اخلاق اور خدا کے روبرو جوابدہی کے درخت کو جڑھ سے اُکھیڑ ڈالا ہے اِس بھاری سوال پر صاف روشنی اور ٹھیک رہنمائی پانے کے عوض ہمکو ایسی تعلیم دیجاتی ہے جو کہ خدا کو توبیحرمت اور بے قدر کرتی ہے - اور اِن باتوں کو جن سے انسان کو تعلق ہی (یعنے اخلاقی اور روحانی باتوں کو) عالم ہیولا میں ڈالتی ہے -

زمانۂ وید کے برقرار نہ رہنے کی وجہ یہی کمبخت کمزوری تھی - ہمارے دیانندی دوست صاف صاف کہتے ہیں کہ اُس کمینہ بُت پرستی اور عام بے ایمانی کو دیکھ کر جو اِس سرزمین پر چھائی ہوئی ہے ہمارے دلوں پر سانپ لوٹ رہے ہیں - یہہ ایک معقول اور ایسا سوال ہے جبکا جواب باصواب دینا اُنپر لازم و واجب ہے کہ یہہ کڑوی بیل جسنے ہندوستان کی زمین کو اِس غائت تک ڈھانپا ہوا ہے کہ جدہر نگاہ اٹھا کر دیکھو اِسی کمبخت کے کھیت کے کھیت نظر آئینگے - کہاں سے آگئی - وہ بیج کہاں سے آیا - جس سے کہ زوال اور تباہی کا یہہ فصل پک کر طیار ہوا - اِسکے جواب کی بڑی جُزو ہم بتلاتے ہیں کہ اِسکا آغاز اُس تعلیم سے ہوا جو وید وں میں خدا کی ذات کے بارے میں مندرج ہے - حیاتِ ابدی کی باتیں

اور پس ہماری تمام گناہ اور بدکاریاں منجانب پرمیشور ہیں۔ لیکن یہہ بات ہماری عقل اور ضمیر کی تعلیم کے برخلاف ہے۔

جو شخص خوب غور سے اِس معاملہ میں خوض کریگا وہ اِسی نتیجہ پر آئیگا جو بدھ جی نے نکالا۔ ”بیشک ایک خدا تو ہے۔ لیکن وہ ویدوں کا خدا نہیں ہو سکتا“

انسان کا اپنا دل شہادت دے رہا ہے۔ کہ خدا رحیم۔ عادل پاک۔ اور قادر مطلق اور خالق ہے۔ اور خود غیر مخلوق ہے۔ ویدوں کے مطابق دنیا خدا کی ایک جزو ہے یعنے دونو ایک ہی ہیں۔ اِس لئے اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہے کہ چونکہ دونو ایک ہی ہیں اس لئے ضرور ہے کہ وہ ہر ایک بات میں آپس میں ملتے ہوں۔ مگر ہم اِس دنیا میں خدا کی صفات کا عین برعکس دیکھتے ہیں اِسلئے اِسمیں کچھ شبہ نہیں کہ یہہ دونو ایک اور وہی نہیں ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ خدا کی ذات کے بارہ میں کیسے کیسے غلط مسئلے ویدوں میں بیان کئے گئے ہیں۔ اور آریامت والوں نے اُنکو درست تسلیم کر لیا ہے۔ مخلوقات خالق کیطرف دلالت کرتی ہے۔ لیکن وہ خود خالق نہیں۔

آریامت خدا کی نہایت ہی تحقیر کرتا ہے۔ آریا خدا کی بے حرمتی

بدی کی کان تبلاتے ہیں - اگر حقیقتاً دیانندی ویدوں کے پیرو ہوتے تو یہہ بات کہ مایا کی تعلیم ویدوں میں کہیں نہیں ملتی اِسکے تیاگ دینے کے لئے کافی ہوتی (لیکن ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں کہ وہ ویدوں کی کب پروا کرتے ہیں) اُسوقت ہمکو اِسکا (مایا کا) بتوضیح حوالہ دینے کے لئے موقع ملجائیگا - جب ہم مسئلۂ تناسخ پر بحث کرینگے -

اگر مان لیا جائے کہ مایا سے پرمیشور کی شکتی مراد ہے تو یہہ بھی غلط ہے -

آدمی کی نیکی اور بدی اُسکے کاموں سے پہچانی جاتی ہے اور اُنہیں کے مطابق ہم اُسکو نیک یا بد کہتے ہیں - ہماری شناخت کا کوئی اور طریقہ نہیں - خدا پاک ہے - اِس لئے یہہ ناپاک مایا اُسکا کوئی حصہ نہیں ہوسکتی - پرمیشور شکتی کا رگ وید کے ایک منتر میں یوں بیان ہے -

"پرمیشور میں دو قسم کی شکتی ہے - وہ تمام چیزیں جانتا (یعنے وہ ہر گیانی) ہے - اور وہ تمام چیزیں پیدا کرسکتا ہے" - یہہ عین ویدمت کا خیال ہے - اور یہہ مایا سے مختلف ہے -

اِسلئے اگر مایا نہیں تو موجودات اور برہم میں کوئی فرق نہیں دونو کا ایک دوسرے سے وہ تعلق ہے جو ظروف گلی کا مٹی سے -

بدھ مت والوں نے مایا ایجاد کی ہے - اور دیانندیوں نے اُسے مخصوص (یعنے اپنا) کرلیا ہے - اِسلئے مایا وہ کان ہے جس میں نیکی و بدی دونو موجود ہیں - برہم نہ تو وہ ہے نہ وہ - تمام ظاہری اور دیدنی اشیاء مایا ہیں - جن میں برہم رہتا ہے -

ایسے عقیدے کے نتایج نہایت ہی قابلِ افسوس ہیں - نیکی اور بدی گناہ - خدا کے روبرو جوابدہی - آنیوالی جزا و سزا کی تمام خیالات اندہے کنوئے میں ڈبوئے ہوئے ہیں - انسان خواہ کیسی ہی بدی کرے - اِس عقیدہ کے مطابق وہ ہیچ ہے کیونکہ وہ مایا ہے - جیو جو کہ برہم ہے ہمیشہ پاک ہے انسان خود خدا ہے اور کوئی گناہ اُسکو آلودہ نہیں کرسکتا - مذہب تو درکنار یہہ عجیب مسئلہ مورلیٹی کی (حالانکہ یہہ دیانندیونکو اِسقدر دلپسند ہی) خوب بیخ کنی کرتا ہے -

ہمارے آریہ دوست ہمکو بتلائیں - کہ مقدس ویدوں میں مایا کے مسئلہ کی تعلیم کہاں ملتی ہے - اور چونکہ اُنکی کتابیں اِسکو نہیں مانتیں - تو وہ کیونکہ اِسپر یقین کر بیٹھے ہیں - وہ اپنے آپ کو ویدوں کے پیروکیوں بیان کرتے ہیں - جبکہ اُنکے مسئلے فی الحقیقت بدھ مت کے ہیں - جبکہ وید اِسکی تائید نہیں کرتے تو وہ کسطرح مایا کو نیکی اور

کوئی بڑا نہیں جس سے وہ بن سکا ہو *

جیساکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ ایک بھاری مُشکل کو عبور کرنیکے لئے مایا (وجود بے بود) کا ایجاد ہوا رِگ وید کے ایک منتر میں لکھا ہے "پرمیشور نہایت ہی پوتر ہے - اور تمام خوشیوں کا گھر ہے - نہایت ہی زور آور سے زور آور ہے تمام چیزوں کا باپ ہے - اور خود غیر مخلوق ہے"

لیکن اگر ہم ایک لحظ بھر کے لئے غور کریں - تو ایک بہت بھاری مشکل واقع ہوتی ہے - اگر ویدوں کی تعلیم سچ ہے تو دُنیا کی برائیاں فی الحقیقت برہم کا ایک حصّہ ہیں - اور اِس وجہ سے اُسکی ذات ناپاک ہو جاتی ہے - باوجود تمام تاریکی کے خدا کے نور کی کچھ کرنیں انسان کی آتما میں چمکتی ہیں - جس باعث سے کہ اُسکا دل اُسکو یقین دلاتا ہے کہ وہ ناپاکیاں جو اسمیں ہیں خدا میں نہیں ہو سکتیں - لیکن بدی کے دنیا میں موجود ہونے کا انکار نہیں ہوسکتا - اِس دبدھہ میں اُلجھ کر اُن مشکلات سے بچنے کے لئے جو سدِ راہ ہوتی ہیں -

* یہہ بات دیکھ کر تعجب آتا ہے کہ ابھی تک بعض اوقات بیدین اور دوسرے لوگ بھی اعتراض کسی نہ کسی پیرایہ میں پیش کرتے ہیں - اور آجکل اِسکو مسئلہ ضرورت دایمہ" کہتے ہیں اور عیسائی لوگ اِسکا ٹھیک وہی جواب دیتے ہیں جو بدھ جی نے صدہا سال گذرے کہ دیا تھا -

اور علاوہ ازیں وہ ضرور سرب شکتیمان بھی ہوگا۔ وہ خالق ضرور صاحب ارادہ۔ دانا۔ ذی اقتدار ہے۔ اِسلئے یہہ موجودات دھوکھا نہیں دیتی ہے اور نہ ہی کسی دوسرے کا حصّہ ہے۔ اِنسان کا دل اُسکے سامنے جس نے یہہ تمام پیدا کیا ہے سرنگوں ہے۔

اگر ہم دیکھیں کہ ایک باورچی خانہ ہے اور اُس میں بہت سی چیزیں پک رہی ہیں۔ اور اگرچہ ہم باورچی کو بھی وہاں نہ دیکھیں توہم گمان نہیں کرینگے کہ یہہ تمام دھوکھا ہے۔ یا یہہ کہ چیزیں خودبخود بنگئی ہیں۔ یا یہہ کہ باورچی خود اشیاء خوردنی ہوگیا ہے یہہ بات قابلِ تسلیم نہیں۔ سورج۔ چاند۔ اور ستارے باآوازِ بلند اپنے خالق کی منادی کررہے ہیں۔ شئے ساختہ ایک بنانے والے پر دلالت کرتی ہے اور مخلوق ایک خالق کی جانب اشارہ کررہی ہے۔

اِسپر یہہ ایک اعتراض کیا گیا کہ اگر ایسا ہی مانا جائے تو خود اِس خالق کا بھی کوئی دوسرا خالق ہونا چاہے اور پھر اُسکا اور علےٰ ہٰذالقیاس بدھ جی نے جواب میں یوں کہا کہ یہہ بات اُن چیزوں پر عاید ہوسکتی ہے جوکہ کمزور اور نامکمل ہیں۔ اُسپر عاید نہیں ہوسکتی جو کہ کامل اور تمام دانائی کا مخزن ہے۔ کیونکہ جب اُسکو عقل کل۔ سرب شکتیمان اور سرب گیانی مان لیا جائے۔ تو اُس سے بڑھ کر اور

میں یہہ صفات موجود نہیں۔ اِسلئے ہو نہیں سکتا
کہ یہہ دونو ایک ہی اور وہی چیز ہوں۔

اجیت واد

اِس پہلی تعلیم کے راستہ میں اِسقدر بھاری تکلیفات درپیش آتی ہیں کہ گوڑپاد نے اُن سے بچنے کے لئے اِس مسئلہ کو یوں حل کر دیا ہے کہ نہ تو برہم ہے اور نہ دنیا۔ اِس تشریح کا نام اجیت واد رکھا گیا ہے

وہ کہتا ہے جب ایک آدمی سفنے میں ہوتا ہے تو وہ وہ چیزیں نہیں دیکھتا جو وہ بیداری کی حالتمیں دیکھتا تھا۔ بلکہ اُسکو وہ اشیار نظر آتی ہیں جو بیداری کے وقت اُسکے خیال تک بھی نہ گذری ہونگی اور بیداری میں وہ چیزیں دیکھتا ہے جو خواب میں نظر نہیں آتیں

بدھ جی اِس اعتراض کی یوں تردید کرتے ہیں

بدھ شاستر۔ سوتر ۹؎ اگر ہم خلقت کیطرف دھیان کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ کسی نے اُسکو کسی غرض کے لئے بنایا اُسکے بغیر جو ارادہ رکھ سکتا تھا۔ یہ کام جن سے اِس قدر ارادہ ظاہر ہوتا ہے۔ نہیں ہو سکتے تھے۔ یہ صاحبِ ارادہ ضرور دانا ہوگا۔

کرتا ہے - لیکن جب اُسکو معلوم ہو جاتا ہے کہ میں
غلطی پر ہوں تو وہ اپنے عمل کی پہلی رفتار کو بدل
دیتا ہے - لیکن اس معاملہ میں ہمارے ساتھ یہہ
کیفیت نہیں ہے - خواہ یہہ دنیا حقیقتاً ہے یا یہہ
دہوکھے کی ٹٹّی ہے اور صرف ایک ہی برہم ہے
لیکن ہم ٹھیک اُسی طریقے پر چلے جاتے ہیں -

اعتراض ششم - پھر ہمارا سوال ہے کہ برہم میں دنیا کو کون دیکھتا ہے
آیا خود برہم یا کوئی اور - لیکن برہم کے سوا تو دوسرا
کوئی نہیں ہے - صرف وہ ہی موجود ہے (پرجاپتی
سوکت اور پرش سوکت) - اس لئے وہ کون
باقی رہا ہے جو دنیا کو برہم کی بجائے دیکھتا ہے
علاوہ ازیں چونکہ یہہ دنیا اگیان کے سبب سے دکھائی
دیتی ہے اور چونکہ برہم ہی موجود ہے - یہہ اگیان
اُسی میں ہوگا - لیکن یہہ ممکن نہیں کیونکہ وہ تمام
جہان کا سرچشمہ ہے -

اعتراض ہفتم - یہہ بھی کہا جاتا ہے کہ برھم سرب گیانی - پوتر -
نیائے کاری اور سرب شکیتمان ہے - لیکن دنیا

اور تمام زمانوں میں تمام آدمیوں کے لئے اسکی شکل و اطوار یکساں رہے ہیں۔ یہہ بات کچھ معجزہ سے کم نہیں اور یہہ بھی معلوم رہے۔ کہ دیانندی امکانِ معجزات نہیں مانتے۔

اعتراضِ چہارم۔ غلطی صرف اُن چیزوں میں واقع ہوتی ہے جو فی الحقیقت وجود رکھتی ہیں۔ چونکہ سانپ ہوا کرتے ہیں۔ اِسلئے ایسا وقوع میں آجاتا ہے کہ لوگ چھڑیوں کو غلطی سے سانپ خیال کر لیتے ہیں اگر سانپ نہ ہوتے تو کبھی یہہ غلطی ظہور میں نہ آتی لیکن اگر کبھی کوئی دنیا نہ تھی اور نہ ہوئی ہے تو کیونکر ہو سکتا ہے کہ برہم غلطی سے یا اگیان سے دنیا کی شکل میں نظر آئے۔

اعتراضِ پنجم۔ جب ایک آدمی کسی چیز میں غلطی کھاتا ہے مثلاً ایک سیپ کے ٹکڑے کو چاندی خیال کرلے تو اُسکا گمان ہوتا ہے کہ میں درستی پر ہوں۔ پھر وہ ایک خاص طریقے پر عمل کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ اُسکو لیلوں۔ اغلباً وہ دوسری تدابیر اختیار

ہیں رسّی کسی قدر شکل میں سانپ سے مشابہت رکھتی ہے اور اِسی وجہ سے بہت اوقات غلطی واقع ہو جاتی ہے۔

لیکن یہاں ہمارا سوال ہے کہ آیا برہم اور دنیا میں کوئی مشابہت ہے جسکے باعث سے اُنمیں مغالطہ کھانا ممکن ہے۔

اعتراضِ دوم۔ مغالطہ کی حالت میں وہ اشیاء جنمیں ہم غلطی کھاتے ہیں ایک دوسرے سے علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں مثلاً سانپ اور رسی یہہ جدا جدا اشیا ہیں۔ لیکن چونکہ برہم اور دنیا دونو ایک ہی ہیں۔ تو پھر دہوکھا کیونکر واقع ہو سکتا ہے۔

اعتراضِ سوم۔ وہی چیز تمام کو ایک ہی طرح سے دہوکھا نہیں دیسکتی ممکن ہے کہ ایک آدمی غلطی سے ایک رسّی کو ایک سانپ خیال کرے۔ لیکن دوسرا اُسکو ایک جڑ۔ ایک چھڑی۔ زمین میں ایک شگاف یا کوئی اور چیز سمجھ لے لیکن برہم اور دنیا کا یہہ خاص دہوکھا ہر فرد کے لئے ایک ہی اور یکساں ہے

(خالق اور مخلوق کے درمیان جو فرق ہے)- اِس اعتراض کا جواب دو طریقوں سے دیا جاتا ہے ایک کا نام بِیوارت واد اور دوسرے کا اجیت واد ہے۔

بِوارت واد

اِس قاعدہ کے رو سے ذیل کی تعلیم حاصل ہوتی ہے

جُیو اپنے اگیان کے باعث سے برھم کو دنیا سمجھتا ہے لیکن جب اُسکو گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ تب دُنیا اُسکی نظروں سے غائب ہو جاتی ہے۔ اور وہ پھر برھم ہی برھم کو دیکھتا ہے۔ جیساکہ اندھیرے میں اور نظر کی کمی کے سبب ایک آدمی غلطی سے ایک رسی کو ایک سانپ یا ایک صدف کے ٹکڑے کو چاندی خیال کرسکتا ہے

(اِس خیالی تشریح) پر بہت سے اعتراضات عاید ہوتی ہیں۔ جو اگر غور سے دیکھا جائے۔ اُسکے بطلان کو اظہر من الشمس کردیتے ہیں

اعتراض اول۔ ہم فقط اُنہیں چیزوں میں دہوکھا کھاتے ہیں جو ایک دوسرے سے ہمصورت اور ہم شبیہ

سوکت مذکورۃ الصدر (پرجاپتی سوکت) سے بخوبی واضح ہو جاتا ہے کہ یہہ وہ مسئلے نہیں ہیں جو ویدوں میں مندرج ہیں - اب ہم اُن اعتراضات پر غور کرینگے جو ویدمت کو اِس حقیقی عقیدے پر عاید ہوتے ہیں کہ خالق اور مخلوق ایک ہی ہیں

صاف ظاہر ہے کہ برہم کی صفات اور بنی انسان اور دیگر مخلوقات کی صفتوں میں عموماً زمین و آسمان کا فرق ہے

برہم انادی ہے - انسان اور دوسری موجودات کا آدی یعنے آغاز ہے

برہم کی کوئی شکل نہیں - اور وہ کسی کے ماتحت نہیں - وہ سرب گیانی اور تمام نیکوکاریوں کا منبع اور پاک و پوتر ہے - انسان کی شکل ہے اور وہ ہمیشہ پرادھین ہے - اور اُسکے علم کا یہہ حال ہے کہ وہ اُن چیزوں کو بھی بخوبی نہیں سمجھتا جو اُسکے امن و آسایش کے متعلق ہیں - وہ تمام ناراستیوں اور ناپاکیوں کا پتلا ہے - پھر کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ دونو ایک ہی ہوں -

بقیہ حاشیہ صفحہ ١٧ - انادی چیزوں کا ہونا (جو کہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں) ممکن اور بالکل صحیح ہو سکتا ہے + مگر مذہب عیسوی کی کئی ایک باتوں کو وہ سمجھ نہ سکے - یہہ کوئی تعجب کی بات نہیں - کیونکہ ایسی بہت سی باتیں ہیں جو آریہ نہیں سمجھ سکتے - چنانچہ کئی ایک خاص علمی مسئلے اِسی تعداد میں ہیں - جنھے اُنکو تین الگ الگ اور ہمعصر انادی چیزوں پر چھوڑ دیا اور ہمیں کچھ شک نہیں کہ وقتِ معین پر اُنکی مرادِ دل برآئیگی اور یہہ مسئلہ (از سرِ نو ھند کے قالب میں جان ڈالیگا -

ابد سے جیو کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہیں - پس دیانندیوں کے عقیدہ کے مطابق چھہ الگ الگ مگر ہمعصر انادی چیزیں ہیں یعنے -

١	خدا	یعنی	برہم
٢	مادی	"	پرمانو
٣	روح	"	آتما
٤	وقت	"	کال
٥	کام	"	کرم
٦	ارادہ	"	بھید

چونکہ رِگ وید کی پرجاپتی سوکت اِس امر میں اُنکے خیالات اور بیانات کے برخلاف بیان کرتی ہے - اِسلئے وہ (حسب معمول ایسے موقع پر) اِسکی کچھہ پرواہ نہیں کرتے - اور عموماً دنیا کو اِن "+اپنے ملک کے دھاکرنے والوں" کی تیز فہمی دیکھ کر ایک عمدہ تعلیم حاصل ہوتی ہے - جو کہ اِس مسئلہ کی تعلیم کو کہ کئی ایک الگ الگ اور مختلف انادی چیزیں ہو سکتی ہیں - دل نشیں کرنے میں مصروف ہیں۔

+ تھوڑے عرصہ کا ذکر ہے کہ کئی ایک سرگروہ آریا صاحبان ہماری ملاقات کے لئے آئے جنمیں سے ایک صاحب فی الحقیقت "اِس مت کا ستون" تھا - اِن ریفارمروں نے بہت سا وقت بخوشی اور مفید جانکر اِس بات کے ثابت کرنے میں صرف کیا کہ تین

کوئی دوسری روح یا مادی موجود نہ تھا"

ہمارے آجکل کے برائے نام آریا (یعنے دیانندی) رگ وید کے اس منتر کے خلاف اور ہی اعتقاد رکھتے ہیں۔ اُنکا عقیدہ ہے کہ مادی کے بغیر کوئی چیز پیدا نہیں ہو سکتی - خدا کا چیزوں کو پیدا کرنا (یعنے نیستی سے ہستی میں لانا) ایک معجزہ ہوگا - لیکن وہ تو معجزہ کا ممکن ہونا ہی نہیں مانتے ہیں - اِس وبدا میں اُلجھکر انہوں نے بدھ مت والوں سے مایا (جسکو ابھیگت اور پردھان بھی کہتے ہیں) کا مسئلہ استعار کرلیا ہے - اور اُسکو مادی قرار دیا ہے جس سے تمام چیزیں پیدا ہوئیں اور اُسکو انادی کہتے ہیں - بنی انسان کی ارواح کو بھی انادی قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ روحوں کا ایک نرالا سبھاؤ ہے - اور وہ خدا سے علیحدہ ہیں - اُنکو کوئی مادی نظر نہیں آتا جس سے روح بن سکی ہو - اُن کا عقیدہ ہے کہ خدا نے روحوں کو پیدا نہیں کیا - اور جس حال پر وہ کہتے ہیں کہ پرمیشور تقسیم نہیں ہو سکتا - وہ یہ بھی کبھی نہیں مان سکتے کہ ارواح خدا کے حصے ہیں - اِس مشکل میں اُلجھ کر وہ کہتے ہیں کہ جیو انادی اور غیر مخلوق ہیں - تین اور چیزیں بھی انادی کہی جاتی ہیں کال[1] - کرم[2] - بھید[3] (وقت - کام - ارادہ) یہ

اور خدا کی ہستی کا انکار کیا۔ بدھ نے بدھ شاستر لکھا۔ جسکے وسیلے سے اُسنے دیتوں کو نیست کرنے کی امید کی۔ کلجگ میں مینے برہمن کا جنم لیا۔ اور مایا شاستر لکھا۔ اِس میں مینے پرکاش کیا کہ ہرایک چیز مایا ہے اور مینے منتروں کو بھی غلط بیان کیا"

اِس سے ہم نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ رشیوں کا ایک دوسرے کی تصنیف کی بابت کس قسم کا خیال ہوتا تھا۔ صرف ویدانت درشن ہی ہے جسپر قدرے کم اعتراض ہے۔ اور اِسلئے وہی صرف قابلِ اعتبار ہے۔ اسبات کا دعوے کرنا کہ یہہ کتابیں آپسمیں متفق ہیں اُن بے بنیاد بیانات کا ایک اور عمدہ نمونہ ہے جنکو دیانندی پیش کرتے ہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہہ بیچارے اپنی کتبِ مقدسہ کی تعلیم سے مطلق بے بہرہ ہیں اُنکی یہہ حالت دیکھکر ہمیں افسوس آتا ہی کیا خوب ہوتا اگر دعوے سے پیشتر ذرا ابھی اپنی مقدس کتابوں کو دیکھ لیتے

چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ویدوں کی خالص تعلیم یہہ ہے کہ خدا اور موجودات ایک ہیں۔ اور ویدوں کے قدیم مقلدوں کا یہہ اعتقاد تھا۔ کہ خدا خود ہی ہر ایک چیز ہے۔ اُسکے سوا کوئی چیز موجود نہیں اور اُنکے اِس عقیدے کی بنیاد رگ وید کی پرجاپتی سوکت پر مبنی ہی جسمیں لکھا ہے۔ " دنیا کی پیدائش کے پہلے برھم ہی برھم تھا۔ اور

سوتر ۲۴ - ۵۴ میں نکر دپنچ واتر کی خوب خبر لی ہے ادھیائے ۲ پاد ۲ کے اور سوتروں میں جیمنی کا خوب خاکہ اُڑایا ہے - پس ہم دیکھتے ہیں کہ یہہ بیان تمام کتابیں آپسمیں متفق ہیں کیسا ہی بے بنیاد ہے۔

علاوہ ازیں دیکھا جاتا ہی کہ اِن کتابوں کے مصنف ایک دوسری کو خوب گالی گلوچ دیتے ہیں مثلاً نیائے ویدانت درشن کو "کفر کی کتاب" کہتا ہی ویدانت اِسکے جواب میں نیائے کو "کتے" کے نام سے پکارتا ہی اور سانکھ درشن اِن دونو کو "ملعون" بتلاتا ہی اور پتنجلی اِن تینوں کو "نفسانی اور بیہودہ کتابیں" قرار دیتا ہے

سانکھ درشن کی ٹیکا (وگیان بکھی) میں ذیل کی حکایت مرقوم ہے شوجی نے پاربتی کو کہا۔

"میں تم سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں تمکو اُن شریر آدمیوں کی جنہوں نے اپنی باتوں سے پرستاروں کو گنہگار بنادیا۔ ایک فہرست دیتا ہوں"۔

اول بسم اللہ تو میں ہی ہوں - مینے شوشاستر لکھا جسکے ذریعہ سے لوگ گنہگار بنگئے پھر بہت سے منیوں نے میرے شاستر سے سیکھ کر بہت سے اپنے تصنیف کئے - مثلاً ایک منی نے ویشیشک درشن لکھا - گوتم نے نیائے شاستر کپل نے سانکھ شاستر - جیمنی نے دھرم میمانسا - اِس نے ویدوں کی بھی غلط ٹیکا کی

لیکن جب ہم اِنکو پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اِنکے بیانات ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں - اِسلیے یا تو یہہ کتابیں ویدوں کی پیروی نہیں کرتیں ورنہ خود وید ہی اختلاف پر ہیں - اصل بات تو یہہ ہے کہ جو کچھ سوامی دیانند جی کہتے ہیں وہ از سر تا پا غلط ہے اگر انسان اِن کتابوں کی مطالعہ سرسری نظر سے کرے - تو اُسپر واضح ہو جائیگا کہ یہہ آپسمیں سخت اختلاف رکھتی ہیں مثلاً ویاس جی ویدانت درشن میں (شریرک ادّھائے اول پاد ا - سوتر ا - ۴) اپنے مت کا تذکرہ کرتے ہیں - پھر وہ سانکھہ درشن کی تردید کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہہ ویدوں کے مخالف ہے (شریرک ادّھائے ا پاد ا - سوتر ۵ - انجام تک) اب پھر ثابت کرتے ہیں کہ یہہ عقل کے بھی خلاف ہے ادّھائے ۲ - پاد ۲ - سوتر ا - ۱۲) اِسکے ساتھہ ہی وہ پتنجلی درشن کو بھی رد کرتے ہیں -

پھر سانکھہ درشن کے بیانات پر علیحدہ علیحدہ بحث کی ہے اور اُنہیں رد کیا ہے - ادّھائے ۲ پاد ۲ سوتر ۱۳ - ۱۷) میں ویشیشک درشن کے پارے اُڑائے ہیں سوتر ۱۷ - ۳۳ میں نیائے درشن کی مٹی پلید کی ہے (ادّھائے ۲ پاد ۲ - سوتر ۳ - ۳۶) میں کھنکیوا کا رد کیا ہے - سوتر ۳۸ سے ۴۱ میں شوشاستر کی دہجیاں اڑائی ہیں ادّھائے ۲ - پاد ۲ -

کو ویدوں کے ہمپایہ مانتے ہیں - ان کتابوں کے نام لیکچر نمبر اول میں بیان ہو چکے ہیں - سوامی دیانند جی نے ان کتابوں کو سچا مان لیا ہے - اور سند میں ویدوں کے ہمپایہ قرار دیا ہے - اور اُنپر آریہ مت کی بنیاد ڈالی ہے - وہ سکھلاتے ہیں کہ پرمیشور کے حکم کے مطابق رشیوں نے ان کتب کو ویدوں سے تالیف کیا ہے - اور ان کتابوں کے ذریعہ بنی انسان کو پرمیشور کا گیان اور مکتی حاصل ہوتے ہیں - اور انکا یہہ بھی دعوے ہے کہ یہہ کتابیں ایک دوسرے سے بالکل متفق ہیں - فقط متفق ہی نہیں بلکہ وہ ایکدوسری کو منوّر و مشترح کرتی ہیں -

مثلاً ویشیش درشن میں اشیاء کی ہیئت نیائے درشن میں اُنکے تفاوت - سانکھ میں اُن کے اصل اور پتنجلی میں ان کتب مذکورہ کی تعلیم سمجھنے کی بابت لکھا ہے - جیمنی میں ایمان اور ایمانداروں انکا ذکر ہے اور ویدانت درشن میں نجات اور نجات حاصل کرنیکے طریقے کا بیان ہے -

یہہ سوامی دیانند جی کا عقیدہ ہے - اگر یہہ سچ ہے - اختلاف تو درکنار - ایک کتاب کے نہونے سے باقیوں کا سمجھنا دشوار ہوتا - جیسا کہ قفل بجز چابی کسی کام کا نہیں -

اور اگنی اور تپن ہوئے۔ اور اُسکے سانس سے **وایو** (ہوا)۔ اُسکی ناف سے زمین اور آسمان کا درمیانی فاصلہ۔ اور اُسکا سر آسمان ہے۔ اُسکے پاؤں سے دنیا پیدا ہوئی اور چہار اطراف اُسکے کانوں سے"

یجروید ادھائے ۴۰ منتر ۱۷

"منش کی آتما کہتی ہے پرمیشور جو سورج میں ہے میں ہی ہوں"

اِس مسئلہ کے نام (یعنے **ویدآنت**) سے ہی اُسکا رشتہ ویدوں سے ثابت ہو جاتا ہے

ہم حسب معمول ویدوں اور اُن کتابوں کے (جنکو **سوامی دیانند جی** نے سچی تسلیم کرلیا ہے دیکھو لکچر نمبر ۱) حوالجات کے احاطہ سے باہر نہیں نکلے ہیں۔ ہمارے بہت سے اقتباس خاصکر **ویاس جی کے ویدانت درشن** سے ہیں۔ کیونکہ دوسروں کو اُنہوں نے رد کردیا ہے۔ اور چونکہ انہوں نے دوسرونکو شکست دیدی ہے اور اُنکا کلام بالادست مانا گیا ہے اِس لئے ہمارا سروکار زیادہ تر اُنہیں کی کتابوں سے ہوگا۔ یہہ ایک عجیب اور قابلِ غور بات ہے کہ آریوں کی اسناد آپسمیں بالکل متفق نہیں بلکہ ایک دوسرے کی جانی دشمن ہیں۔

ہم اپنے پڑھنیوالوں کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ جیسا ہمنے لکچر نمبر اول میں کہا ہے کہ **سوامی دیانند جی** گیارہ اُپنیشد اور چھہ درشنوں

آسمان پر مکت استھان (جائے حیات ابدا) ہیں"۔

منتر ۴۔" برہم کے تین حصے اِس دنیا سے پرے ہیں اُسکا ایک حصہ یہہ تمام دنیا بنا ہے۔ یہی تمام ہے جو اُسکے ایک حصہ سے بنا ہے"

منتر ۱۰۔"گھوڑے اور تمام حیوان جو دو قطار دانت والے ہیں۔ گائے۔ بکری۔ بھیڑ۔ اُس سے نکلے ہیں"۔

منتر ۱۱۔" جبکہ اُنھوں نے تمام چیزیں بنالیں۔ تو انہوں نے اُسے کتنے حصوں میں تقسیم کیا"۔

اُسکا مُنہہ کیا تھا۔ اُسکے بازو کیا تھے۔ اُسکی رانیں کیا کہلاتی تھیں اور اُسکے پاؤں کیا"؟۔

منتر ۱۲۔" برہمن اُسکا مونہہ تھے۔ راجنیا اُسکے بازو تھے۔ وہ جو ویش تھے اُسکی رانیں ہوئے۔ اور شودر اُسکے پاؤں سے نکلے"

منتر ۱۳۔" چاند اُسکے مانس سے نکلا۔ سورج اُسکی آنکھ سے اندر اور اگنی اُسکے مونہہ سے۔ اور وایو اُسکے سانس سے"۔

اتھروید کانڈ ۱۹ سوکت ۲۔ منتر ۵

اُسکا مونہہ کیا ہے اُسکے بازو کیا ہیں۔ اُسکی رانیں کیا ہیں۔ اور اُسکے پاؤں کیا ہیں۔ برہمن اُسکا مونہہ ہیں راجنیا اُسکے بازو ہیں ویش اُسکی رانیں ہیں۔ اور شودر اُسکے پاؤں ہیں۔ اُسکے مُنہہ سے اِندر

انگشت پر ہے"

شنکر اچارج اور سین اچارج - اس منتر کی تشریح میں بیان کرتے ہیں "ہزار ہاتھ ہزار سر وغیرہ کافی نہیں - ہم کروڑ ہا کہہ سکتے تھے - اگر ہمکو منظور ہوتا کیونکہ تمام جہان اُسکا جسم ہے -

منتر ۲ - اکیلا پرمیشور ہی یہہ تمام دنیا ہے - جو کچھ گذر چکا وہ ہی ہے - اور جو کچھ ہوگا وہ ہی ہوگا - موت اُسکے قبضہ میں ہے - اور وہ خوراک کھا کر بڑھتا ہے"

سین اچارج فرماتے ہیں "جو کچھ کہ گذشتہ زمانہ میں تھا پرمیشور تھا - جو کچھ کہ اب ہے پرمیشور ہی ہے - اِسوقت اور گذشتہ زمانہ کے آدمیوں کے اِجسام تمام پرمیشور تھے - اور جو کچھ کہ آئیندہ زمانہ میں ہوگا وہ بھی پرمیشور ہے - وہ دیوتاؤں کا دیوتا ہے - اُس چیز سے جو لوگ کھاتے ہیں وہ بڑھتا ہے اور دنیا اُسکے ساتھ بڑھتی ہے - مایا کے سبب سے چیزیں مختلف نظر آتی ہیں - لیکن در اصل ہر ایک چیز پرمیشور ہے"

منتر ۳ - دنیا جو تھی - جو ہے - اور جو ہوگی - صرف اُسکی میما (یعنے جلال) کا پرتی بب (عکس) ہے - اُس سے پرے جو ہم دیکھتے ہیں رہی ہے - تمام مخلوقات اُسکی ایک چوتھائی ہے اور باقی تین حصے

اور مضمون سے تھا - لیکن پڑھنیوالوں کی خاطر یہاں وہی فقرات دوبارہ بیان کئے جاتے ہیں -

چاروں ویدوں میں ایک سوکت مندرج ہے جسمیں اس مسئلہ کی تعلیم ہے - چاروں برہمنوں (یعنے آئیترا - ستاپتا - شام برہمنا اور گوپت برہمنا) میں یہہ سوکت ملتی ہے - اسکا نام پُرش سوکت ہی اور بہت سے منتر موجود ہیں جن میں مسئلہ ہمہ اوست کی تعلیم ہے لیکن ہم اسی سوکت پر اکتفا کرینگے کیونکہ اس میں اس بات کا صاف صاف بیان ہے -

رگ وید میں اس سوکت کے ۱۶ منتر ہیں - یجر وید میں اسکے ۲۲ منتر ہیں

شام وید میں ۱۳ - اور اتھر وید میں یہہ سوکت ۷ منتروں میں مشتمل ہے - ہم یہاں رگ وید کے منتروں کا اقتباس کرینگے اور خاص کر ذیل کے منتروں پر ہمارا دارومدار ہوگا -

پہلا - دوسرا - تیسرا - چوتھا - دسواں - گیاراں - اور تیرواں - اب ہم اسکو منتروار بیان کرینگے -

منترا ‌‌‌‌‌‌‌‌‌‌ اے پرمیشور تو ایک ایسا وجود ہے کہ تیرے ہزار سر ہزار آنکھیں ہزار پاؤں ہیں - تو تمام دنیا کو محیط کرکے پھر بھی دس ا

ایسے آریوں کا اعتقاد وہی ہونا چاہیے یہہ مسئلہ ویاس جی کی ایجاد نہیں ہے یہہ ویدوں کی تعلیم ہے اور ویاس جی اپنی سند کیلئے انکی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ کیونکہ اُسوقت جبکہ اُن سے سئوال کیا گیا کہ کسطرح ہو سکتا ہے کہ پرمیشور ایک ہی وقت میں خوراک بنے اور اُسی وقت آپ ہی کھانیوالا ہو۔ انہوں نے جواب دیا کہ ایک آدمی خواب میں تمام چیزیں آپ ہی بنتا ہے اور آپ ہی اُن تمام چیزوں کو استعمال کرتا ہے۔ میری کلام پر اعتراض نہ لانا چاہیئے کیونکہ میں ویدوں سے اقتباس کرتا ہوں" (سوتر ۱۴)

دیگر اشارات کے لئے ہم اپنے پڑھنے والوں کو لیکچر نمبر ۲ کا حوالہ دیتے ہیں جہاں انکا مفصل طور پر بیان ہے۔

فقراتِ وید مندرجۂ ذیل ہیں

(۱) رِگ وید۔ پرجاپتی سوکت۔ (۲) رگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۹۰ (پرش سوکت) (۳) یجروید ادّھائے ۳۱ (۴) یجروید ادّھائے ۴۰ منتر ۱۷۔

(۵) شام وید ادّھائے ۱۳ – (۶) اتھرووید کانڈ ۱۹

یہہ فقرات لیکچر نمبر ۲ میں بہ تفصیل مندرج ہیں جہانکہ انکا علاقہ ایک

(خدا نے) اُسکے کاسۂ سر کو پھوڑ ڈالا۔ اور اُسکے وسیلہ سے روح ہو کر داخل ہوا
اِس لئے یہہ (روح) برہم ہے"۔

(۶) تتی ترا برہمنا۔ پنہ ۸۷ "پرمیشور نے اپنے آپ میں چاہا کہ تمام چیزوں کو پیدا کروں اور اپنے اِس ارادہ کو پورا کرنے کے لئے وہ تپسیا کرنے لگا اِس کے بعد اُسنے تمام چیزوں کے مادے کو پیدا کیا اور تب اُسنے اُنکو اپنی روح دی اور اِسطرح سے وہ خود ہی تمام چیزیں بنگیا۔ خواہ وہ دیدنی یا نادیدنی ہیں۔ وہ خود ہی گیان اور اگیان بنا اور خود ہی ست اور است ہوا اگر کوئی آدمی کسی چیز کو پرمیشور نہ جانے تو وہ دیہ دوزخ میں جائیگا۔"

(۷) سویتا سوتر۔ منتر ۳ "تو ہی عورت ہے اور تو ہی آدمی ہے تو ہی لڑکا ہے اور تو ہی لڑکی ہے۔ اور تو ہی خود ہر ایک چیز ہے"
اِس بارے میں جو ویدوں کی تعلیم ہے۔ ویاس جی اُسکا خلاصہ دو تین الفاظ میں یوں بیان فرماتے ہیں۔ برہم روپ۔ جیو روپ اور جگت روپ سب ایک ہیں برہم سے علیحدہ کوئی دنیا نہیں یہہ ایک دکھا ہے" (ا دھائے ۲ پا دا سوتر ۱۳)

ہم اور بہت سے حوالجات پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ان سے ثابت ہو جائیگا کہ آریوں کا حقیقی مت کیا ہے۔ ویدوں کے قدیم مقلدوں کا عقیدہ تو یہی تھا جسکی بابت اوپر ذکر ہو چکا ہے۔ اور آجکل کے

پیدا ہوتی ہیں اور خوراک سے ہی پرورش پاتی ہیں اور مرنے کے بعد خوراک ہی میں مبدل ہو جاتی ہیں۔ سانس سے تمام چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ اور تمام چیزیں زندہ رہتی ہیں۔ اور موت کے بعد تمام چیزیں اُس ہی میں ملجاتی ہیں علےٰ ہذالقیاس وغیرہ وغیرہ"۔

(۲) شریرک۔ ادّھائے ۲۔ پاد ۲۔ سوتر ۱۱۔ ۱۴۔ "پرمیشور ایک ہے اور ہمیشہ ایک ہی ہے۔ وہ اپنے آپ کو تبدیل نہیں کر سکتا اور نہ کسی چیز سے تبدیل ہو سکتا ہے۔ اُسکے سوا اور کوئی خدا نہیں۔ اگر کوئی سوال کرے۔ پھر آدمی کی آتما کیا چیز ہے"۔ تو کہو وہ ایسی ہے جیسے سورج کا پرتی بمب پانی پر۔ خدا کی ذات میں کوئی چیز شامل نہیں ہو سکتی۔ ایک قُبل کی مانند وہ چیزوں کو ایک دوسرے سے جدا کرتا ہے"

(۳) شیریرک۔ ادّھائے ۲۔ پاد ۳ سوتر ۴۳ "خود برہم کے بھاگ ہی تمام آدمیوں کے ارواح ہیں اور برہم کے یہہ بھاگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ نہیں تو ملاح قمار باز اور غلام کیوں مختلف ہیں۔

(۴) شریرک۔ ادّھائے ۲ پاد ۳۔ سوتر ۴۳۔ "ویدوں سے صاف صاف واضح ہوتا ہے کہ دنیا برہم کا ایک حصہ ہے۔ صرف میں ہی اِسکو نہیں مانتا۔ وہ بھی جو مجھ سے پیشتر تھے اِسکو مانتے تھے"۔

(۵) آہی ترا برہمنا۔ منتر اول پنہ ۲۶۔ انسان کا جسم بناکے اُسنے

اہلِ انصاف کو چاہئے کہ اِن کتابوں کی اِس تعلیم کا دیانندیوں کے معتقد
علیہ عقیدہ سے مقابلہ کریں۔ تب اُنپر منکشف ہو جائیگا کہ کسی اور دو چیزوں میں
اِس سے بڑھکر اختلاف کا ہونا حیطۂ امکان سے خارج ہے۔ روشنی و تاریکی
اُن کے اختلاف کا نمونہ ہے مگر ہم بڑے حیران ہیں کہ کسطرح ہمارے دیانندی بھی
دلیری سے دعوے کرتے ہیں کہ اُنکے اِس عقیدہ کا مخرج وید ہیں۔ اور کسطرح
اُنکے بھولے بھالے مقلد اُنہیں تسلیم کر لیتے ہیں۔ افسوس صد افسوس کہ
اِس مت کے بنجاروں کے پاس جو ہند کے قالب میں از سر نو جان ڈالا چاہتا
ہے۔ کچھ راس پونجی نظر نہیں آتی فقط زبان کی طراری اور مُنہ کی باتوں
کی گرم بازاری ہے۔

ویدوں میں ایسی بھی آیات ہیں جنمیں خدا کی بابت ایک اعلےٰ خیال
پایا جاتا ہے لیکن ہمہ اوست کا ناپاک مسئلہ جسکا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔ اُنکو
آلودگی سے مبرّا نہیں ہونے دیتا۔ ویدوں اور آریا کی دیگر کتبِ مقدسہ کی
تعلیم اِسی قسم کی ہے۔ اب ہم اِن کتابوں سے چند حوالجات اقتباس
کرینگے تاکہ ہر ایک پر روشن ہو جائے کہ فی الحقیقت اُن میں کس قسم کی تعلیم ہے
(۱) شریرک۔ ادّھائے ا پاد ا سوترا۔ ۲ دیپر میشور دنیا کا خالق
محافظ۔ مستاصل (یعنے تباہ کرنیوالا) ہے۔ وہ جو تمام چیزوں کو پیدا کرتا ہے
محفوظ رکھتا ہے اور تباہ کر ڈالتا ہے برہم ہے تمام اشیا خوراک سے

بارے میں ایسی ہے کہ ہمارے عزیز دیانندی اِسکو تسلیم نہیں کرتے بلکہ اُسکے عین خلاف مانتے ہیں - بیشک بہرحال اُنکو نیکی اور راستی اختیار کرنی چاہے - لیکن شرط اِنصاف تو یہہ ہی ہے کہ وہ اُس مخرج کے ہی قایل ہوں جہاں سے اُنہوں نے یہہ باتیں حاصل کیں اور ویدوں کی اناوتا اور پونترتا کا دم نہ ماریں - اور اِسی بات پر نہو بیٹھیں - کہ وید کلام اللہ ہیں - اُنکے عقیدے پر ہمارا کوئی اعتراض نہیں اور جہاں تک خیال کیا جاتا ہے ہمارا اُنکے ساتھ اتفاق ہے - لیکن جب وہ اِس بات کا بہانہ کرتے ہیں کہ یہہ ویدوں کا مت ہی اور اسکا مصدر وید ہیں تو البتہ اُسوقت ہمیں اُنکی اِس چالاکی پر افسوس آتا ہی - ہم اسکے سخت معترض ہوتے ہیں -

اُن مسئلوں میں جنکا ذکر اُن کتب مقدسہ میں ہے اور اِن مسائل میں رات و دن کا فرق ہے - ایک خاص اور اعلےٰ ہستی پر جو تمام جہان کا خالق ہے اور علاوہ ازیں جسکی اطاعت اور بندگی تمام بنی نوع انسان پر فرض ہے - یقین کرنے کی تعلیم کے بجائے وہ ہمہ اوست کا بیہودہ مسئلہ بڑے زور شور سے سکھلاتی ہیں یعنے اُنکی تعلیم یہہ ہے کہ خود خدا ہی ہر ایک شے ہے کوئی ایسی چیز نہیں جو اُسکا ظہور نہیں - اُسکے سوا اور کوئی چیز موجود نہیں جو کچھہ اور موجود نظر آتا ہے وہ صرف مایا ہی ہے -

جو اپنی مخلوقات کی خبرگیری کرتا ہے۔ اُنکی حاجت برلاتا ہے۔ اور ہمیشہ اُن پر بارانِ رحمت برساتا ہے۔ صرف وہی معبودِ حقیقی ہے۔ دعائیں اُسی کی شان کے شایاں ہیں۔ ہدایت اور دستگیری کے لئے آدم زاد کی آنکھ اُسی پر لگنی چاہئے اور اُسی کو اپنے ایمان کی جائے قرار سمجھنی چاہئے کیونکہ وہی سب کا خالق و مالک ہے۔

دیانندیوں کا (یا آریوں کا جیساکہ وہ اپنے آپ کو اس نام سے موسوم کرتے ہیں) یہی اعتقاد ہے۔ اور جہانتک دیکھا جاتا ہے۔ یہہ عین درست اور بجا ہے۔ اِس میں کوئی حرف نہیں آسکتا۔ مگر ہمارا اعتراض یہہ ہے کہ اُن کے ویدوں اور دوسری کتبِ مقدسہ میں تو اِسکا سُراغ تک نہیں ملتا ان کتابوں کی تعلیم اور دیانندیونکے اِس عقیدہ میں زمین و آسمان کا تفاوت ہے فقط اختلاف پر ہی اکتفا نہیں بلکہ وہ اُن باتوں کے جنکو یہہ لوگ اپنا عقیدہ تبلاتے ہیں نہایت ہی خلاف ہیں۔ بقول آریا وید خدا کا کلام ہیں۔ پرمیشور نے ویدوں کو اِس لئے بھیجا کہ وہ اپنے نور سے آدم زاد کو ظلمت سے نکالیں اور راہِ راست پر لائیں۔ صرف ویدوں ہی میں پرمیشور کی مرضی معلوم ہوتی ہے مگر عجب جائے حیرت ہے کہ "پرمیشور کے اس اناوی گیان" (وید) کی تعلیم خدا کی ذات اور صفات کے

خدا کی ذات کے بارے میں

ہمارے اِس لکچر کا مضمون یہہ ہوگا کہ آریوں کی کُتبِ مقدسہ کی تعلیم خدا کی ذات کے بارے میں کیا ہے۔ یہہ مضمون نہایت ہی ضروری اور ایسا ہے کہ جسپر آدمی کو درست اعتقاد رکھنا چاہئے۔ کیونکہ ہمارا علاقہ خدا کے ساتھ اور اُسکا رابطہ ہمارے ساتھ اِس بات پر پیوند واتحاد پاتا ہے کہ اُسکی ہستی پر ہمارا کس قسم کا ایمان ہے۔ اِسلئے نہایت ہی ضروری ہے کہ انسان اِس معاملہ پر عین درست اور لاتبدل خیالات رکھے۔ کیونکہ ارکینِ مذہب میں سے یہہ بھی ایک اعلےٰ رُکن ہے۔ ویاس جی نے اپنے ویدانت درشن میں کیا خوب کہا ہے کہ ”آدمی کو چاہئے کہ ہر ایک دوسرے کام کو بالائے طاق رکھکر سوچے کہ پرمیشور کیا چیز ہے“ (شریرک ادھیائے ا- پادا- سوترا)

آریا لوگ مانتے ہیں کہ ایک اعلےٰ ہستی ہے۔ وہ ایک ایسا خدا ہے

اصول و تعلیم آریہ سماج

لکچر نمبر (۵)

خدا کی ذات کے بارے میں

مرتبہ

پنڈت کھڑک سنگہ صاحب اودھو کی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے لئے

باہتمام ماسٹر چھبندے خان

سنہ ۱۸۸۸ء

امرتسر پریس میں باہتمام منشی چراغدین کے چھپا

اِسکا بھی باعث ہے کہ اِس مذہب کے پاس یہ زندہ کپتان اور آدم زاد کو برکت دینے کے لئے یہ بھرپور خزانہ ہے۔

اِس مذہب کو تباہ کرنے کے لئے انسان و شیطان کی دشمنی اور فریب نے جہاں تک ہو سکا زور مارا۔ لیکن تاہم یہ زندہ ہے مسیح کا نام آج زمین پر پُرجلال ہے اور فی الواقع جب تک زمانہ ہے زیادہ پُرجلال ہوتا جائے گا۔ جبتک کہ مسیح کا جلال تمام مخلوقات کو منوّر نہ کرلے۔ اور دُنیا اُس کے علم سے معمور ہو جائے جیسا کہ سمندر پانی سے بھرپور ہے"

اے میرے دیانتدار دوستو۔ اُس کتاب میں جس میں گائیوں کے بے انداز حساب کے سوا کچھ نہیں ہے۔ خُدا کا وصال۔ ہمیشہ کی زندگی۔ مدامی امن۔ ہرگز ہرگز تمکو نہ ملیں گے۔ تمہاری روح اور اِس ملک کی امید صرف مصلوب اور زندہ مسیح ہی میں ہے۔ کاش کہ تم دانا ہوتے اور موقع کو جانتے۔

تمام شد

قوموں اور زبانوں کے لئے ہے اور آجکل تمام دُنیا میں بشمار گنہگار جو خداوند مسیح کی موت سے خریدے گئے ہیں - اُس نئی زندگی اور تسلّی کی جو خداوند اُن کو بخشتا ہے - شہادت دیتے ہیں - آدمی اور عورتیں جو خدا اور امید کے بغیر گناہ اور بدی کے دریا میں ڈوب رہے تھے اور اَب پارسای اور نیک زندگی بسر کرتے ہیں - تاابد زندہ اور فاتح مسیح کی قدرت کے شاہد ہیں -

یہی خدا کا سچّا الہام ہے - جو ہماری ذات کی سب سے بھاری ضروریات کو پورا کرتا ہے - جو کہ ایک محب - ہمدرد - خدا باپ اور دوست کی بابت بتلاتا ہے - جو کہ تمام آدمیوں کو اپنی محبت آمیز دعوت میں شوق سے لیتا ہے - اور سب سے کمینوں شریروں اور گئے گذروں کو بتلاتا ہے کہ خدا نے اُن کو نہیں چھوڑا ہے - بلکہ اُن کے لئے اپنی محبت زندگی - اور امید کا دروازہ کھول رکھا ہے تاکہ وہ بھی آکر خدا کو دیکھیں اور اُسکی محبت میں خوشی منادیں عیسائی مذہب جو ابھی تک بچا ہوا ہے باوجودیکہ نہایت ہی بے رحم دشمنوں کے ہاتھ سے اِس کے سر پر وہ وہ جور وجفا گذرے کہ الامان جنکا نام سُنکر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں

محبّت کا عجیب الہام عیسائیوں کی کتابوں میں شامل ہے۔

بائبل ہمکو بتلاتی ہے کہ خدا کی محبّت کا ظہور اِس میں ہے۔ کہ گنہگار انسان کی خاطر وہ خود اِس دنیا میں آیا۔ اور اُس نے بشریت کا جامہ اختیار کیا۔ ہماری خاطر اُس نے تکلیف برداشت کی اور اپنی جان دی۔ تاکہ ہم اور تمام آدمزاد اُس کی ذات اور پاکیزگی میں شریک اور پُر جلال ابد کے وارث ہوں۔ مذہب عیسوی تباہ ہوئے ہوئے انسان کے پاس ایک ایسی مُنجی کی خوشخبری لاتا ہے۔ جو کہ کھوے ہوؤں کو تلاش کرنے آیا ہے۔ اور تمام کو جو اُس پاس آتے ہیں۔ بچانے کے قابل ہے۔ یہ مذہب غمزدوں کے آنسو پونچھتا ہے ناتوانوں کے کانوں میں امید کی صدا سناتا ہے۔ اُن کو جن کا کوئی دوست نہیں ایک ایسا دوست بتلاتا ہے جو کہ بھائی کی نسبت بھی زیادہ پیار کرتا ہے۔ اور گنہگار کو ایک ایسا نجات دہندہ دکھلاتا ہے جو کہ اُس کے گناہ معاف اور اُس کو پاک اور صاف کرکے اُس کی تمام حاجات برلاسکتا ہے۔ پرلے درجے کے شریر اور گنہگار کو یہ مذہب پکار پکار کر کہتا ہے۔ "اُٹھ اور خدا کا فرزند ہو"۔ اِس کی خوشخبری تمام زبانوں۔ صدیوں۔ لوگوں

وغیرہ وغیرہ۔

بہلا ان باتوں میں یہ طاقت کہاں کہ مورچۂ گناہ کو آئینۂ دل سے اُتار دیں اور اُسے پہلے کی طرح روشن و منوّر کر دیں۔ یا ایک پژمردہ دل کو شربتِ تسکین پلا دیں۔ مگر ویدوں کے پاس تو غریقِ بحرِ فنا کے مخلصی کے لئے جو کچھ ہے سو یہی ہے اگر خدا کا یہہ منشا ہوتا کہ ہم ایسا کرتے تو ہم ہزار سال زندہ رہنے کی کوشش کرتے اور اِسکو بجا لاتے۔ لیکن جب ویدوں سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ خدا کا کلام نہیں ہیں تو کیا ضرورت ہی کہ انسان ناحق اِن کی غلامی میں پھنسے۔

اِن دلایل کے رو سے ہم ویدوں کو پرمیشور کا گیان نہیں ہان سکتے۔

علاوہ ازیں دیکھا جاتا ہے کہ اِن میں پرمیشور کی علامات بھی موجود نہیں ہیں۔ اِسلئے ہم کیونکر مان لیں کہ وہ آدم زاد کے لئے خدا کی مرضی کا الہام ہیں۔

اِس "ایک ہزار ھجن کے ھولناک بیابان" کی (جیسا کہ پروفیسر بھتّاچارج ویدوں کو اِس نام سے موسوم کرتا ہے) واہیات کے برخلاف خدا کی

نتائج بدل جائیں۔ ہمارے دلوں میں تبدیلی آجائے اور وہ مثلِ موم
ہو جائیں تاکہ ہم نیکی کو محبت اور بدی سے نفرت کریں۔ کوئی ایسا
طریقہ سکھلایا جاوے کہ جسپر عمل کرنے سے ہم میں نیکی کرنے کی
وہ طاقت جس کے ہم طلبگار اور جس سے تھیدست ہیں۔ پیدا
ہو جائے۔ کوئی ایسا وسیلہ ملجائے کہ جس سے وہ پردہ جدائی جو ہمارے
اور خدا کے درمیان حائل ہے اُٹھ جائے ؛

ہم پوچھتے ہیں۔ کہ ویدوں میں چوروں اور کسبیوں
کے لئے کون سی خوشخبری ہے۔ گنہگار روح کے لئے اُن میں
کون سی تسلی یا امید ملتی ہے۔ اُن کےپاس شکستہ دلوں کے لئے
کوئی مرہم نہیں۔ اور بنی انسان کے دلوں کی شرارت اور بدی پر
غالب آنے کے لئے اُن میں کوئی اصولِ زندگی بھی موجود نہیں
جس سے کہ اُن کے دل پاک اور خداوند ازلی کا گھر بن جاویں۔
اِس کی کچھ حاجت نہیں کہ ہمکو بتلایا جاوے کہ ہم گنہگار ہیں۔
کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمنے خطا کی ہے۔ لیکن ہم خواستگار ہیں
کہ کوئی ہمکو بتلا دے کہ اُس بدی کی جو ہم کر چکے ہیں اصلاح
کیونکر ہے۔ وید ہمکو بتلاتے ہیں کہ ہزار سال تک یگ کرو۔
سوختنی قربانی چڑھاؤ ہون کرو۔ اگنی کی پرستش کرو۔

مان لیتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ وید انادی ہیں اور آدمزاد
کے لئے خدا کا الہام ہیں۔ تو بھی یہ سوال باقی ہے کہ وید
ہمکو پرمیشور یا خود ہماری بابت کون سی نئی بات سکھلاتے ہیں۔
جو ہم پیشتر نہ جانتے تھے۔ یا اُن کی مدد کے سوا جان نہیں سکتے
تھے۔ اُن سے کون سی تسلی۔ زندگی۔ یا امید ملتی ہے۔ مخلوقات
سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی خالق ہے اور ہمارے دل ہمکو مطلع
کرتے ہیں کہ اگر ہم اُس کی پیدایش ہیں تو ہمیں اُس کی رضامندی
اپنے شامل حال کرنی چاہئے۔ اور اپنے تمام دل وجان سے اُس کی
اطاعت کرنی چاہئے کیونکہ اِس میں ہماری بہتری ہے۔ کچھ ضروری
نہیں کہ یہ باتیں ہمکو سُنائی جائیں۔ لیکن چونکہ ہم نے خدا کو چھوڑ دیا
ہے اور نفسِ امّارہ کے پیرو ہو کر اُس کے قوانین کی نافرمان برداری
کے جُرم کے مُرتکب ہوئے ہیں۔ ہمارے دل سخت اور خراب ہو گئے
ہیں اور یہاں تک نوبت پہونچ گئی ہے کہ وہ نیکی سے سو سو کوس
دور بھاگتے ہیں۔ اور بدی کی جانب لمبے لمبے قدموں دوڑتے
ہیں۔ ہم خدا سے دور اور الگ ہو گئے ہیں۔ اور نیکی کرنے
کے ناقابل ہیں۔ اِسلئے ضرور ہے کہ ہم کو کسی طرح سے وہ باتیں
بتلائی جائیں جن کے وسیلہ سے ہمارے گناہوں اور نافرمانبرداریوں کو

الہام پر آنکھ رکھتے ہیں۔ لیکن وید ہمارے اِس تشنگی کو نہیں بجھاتے۔ زندگی کا بھید۔ موت کا بڑا اسرار۔ اور اِس بات کا بڑا خیال کہ موت کے بعد کیا حال ہوگا۔ ایسے مسئلے ہیں کہ جن کے خیال سے ہر وقت ہمارے دلوں پر غم و الم کی گھٹا چھا رہی ہے اور سکتہ کے عالم کا سماں بندھ رہا ہے اور ہم سوچ میں ہیں کہ کسی طرح اس کی حقیقت کو پہونچیں اور کوئی ایسی چابی دستیاب ہو جاوے جس سے اِس مخزنِ اسرار کا قفل وا ہو جاوے اور ہمارے دلوں کی مراد بر آوے اِس مطلب کے لئے جب ہم ویدوں کے پاس جاتے ہیں تو اُنہیں خود تہیدست پاتے ہیں۔ گناہ۔ روزِ جزا۔ اور یہ بات کہ کس طرح گنہگار خدا کی حضور راستگار ٹھہر سکیں اِس قسم کے امور ہیں جن میں بنی نوع انسان کے لئے ہولناک نتائج موجود ہیں۔ اِن اُمورات کی تہ تک پہنچنے کے لئے ہم کو خدا کیطرف سے نہایت صاف ہدایت درکار ہے۔ ویدوں میں اِس ہدایت کا ملنا محال ہے۔ پس ہم کو تمام بنی نوع انسان اور اپنے آپ پر از حد افسوس آتا۔ اگر تمام الہام جو خدا ہم کو دے سکتا تھا وید ہی ہوتے۔

فرض کرو کہ دلیل کی خاطر ہم دیانندیوں کے خیالات

بات ہے جسکو پرمیشور کے گیان کا ظہور سمجھنا چاہئے - کون سی ایسی بات ہے جس کی بابت انسان ہم کو ویسا نہیں بتلا سکتا - اور ان باتون کے جاننے سے ہمکو کون سی زیادہ فضیلت دانائی اور خوشی حاصل ہوتی ہے -

وہ مسئلے جن کا جاننا ہمارے لئے نہایت ہی ضروری ہے اور جن کے جاننے کے لئے ضرور ہے کہ خود خدا ہی ہمارا رہبر ہو یا تو ویدوں میں لکھے ہی نہیں اگر کہیں ہیں بھی تو نہایت ہی ٹوٹے پھوٹے طریقے میں ہیں - اگر ہم مویشیوں کے طالب اور سوم رس کے خواہاں ہوتے تو البتہ وید ہمارے واسطے بہت ہی عمدہ ہوتے لیکن وہ چیزیں جن کے ہم خواستگار ہیں - رہنمای - علم معرفت پاکیزگی - برکتِ الٰہی اور معافیٔ گناہ ہیں - ان کی نسبت ویدوں میں ایک نقطہ بھی نہیں ملتا - وہ باتیں جو ہم جاننی چاہتے ہیں اور جن کے لئے چاہئے کہ پرمیشور اپنے الہام میں ہمکو آگاہ کرے - ویدوں میں مطلق پائی نہیں جاتیں -

انسان کی زندگی - امید و خوف سے معمور اور رنج و راحت سے بھرپور ہے ہم تو تسلّی - مدد - اور رہنمائی کے پیاسے ہیں - اور اس شربت کے حاصل کرنے کے لئے ہم خدا کے

آدمی کو خود یا اُس کے لئے کسی جادوگر کو پڑھنے چاہئیں - بعض اوقات جادو کے طور پر ایک مالا پہننی پڑتی ہے - اور گاہے ایک پودے کا استعمال کرنا پڑتا ہے - اِس وید میں فقط اِنہیں بڑے بڑے معاملات کا بیان نہیں - بلکہ اِس میں روزمرّہ کی ذرا ذراسی باتوں کا بھی ذکر ہے - اتھروید میں چھوٹی چھوٹی مصیبتوں مثلاً پسووں - جوؤں وغیرہ کے دفعیہ کے لئے - اور ایک گنجے کے سر پر بال پیدا کرنے کے لئے معقول ہدایات لکھی ہیں اور اور بے معنے ہزلیات بھی ہیں - جنکا نمونہ ذیل میں دیا جاتا ہے - "جاردگوا - کمل کی سلیپر (ڈھیلی جوتی) پہنے ہوئے - دروازے پر کھڑا ہے - اور اسیس دے رہا ہے - جناب مہربانی کر کے بتلائیے کہ نئے چاند کے دن ملاقات سے کیا فائدہ ہا ہا"

اُس قربانی پر گائیں موجود تھیں "گائیں کیکاٹس کے درمیان کیا کر رہی ہیں" وغیرہ وغیرہ *

ہم حیران ہو کر پوچھتے ہیں کہ جملات مذکورۃ الصّدر میں وہ کونسی

موئیر - سنسکرت ٹکسٹس جلد ۴ - صفحہ ۴۳

ہوئے بہت عرصہ ہوا تھا - اُن اصولات کی نسبت جو اُس زمانہ میں مروج تھے رگ وید ہماری ذرا بھی دستگیری نہیں کرتا - اِس بارہ میں اِن ایک ہزار بھجن کی مثال ایک لق و دق اور ہولناک بیابان سے ہے - جس میں جدھر نگاہ کرو - خار و ار جھاڑیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آئیگا - اگر اِن میں کوئی عمدہ بات ہو بھی تو شاذ و نادر ہے۔

پرمیشور کے اِس انادی گیان (یعنے رِگ وید) کی چند ایسی سوکتیں ہیں جن کا خطاب - گھی - گائے اور کھیتیں کی طرف ہے اور جن میں ایک ہارے ہوئے قمار باز کی نو امیدی کا ذکر ہے دوسری سوکتوں میں ہم بے شمار جادو اور منتر پاتے ہیں - جو وظیفہ بیماری کے لئے - عشق - لڑائی - یا قمار بازی میں پوری کامیابی حاصل کرنے کے لئے یا تو ایک

ﷺ فٹ نوٹ - ٹیگور لاء لیکچرس - قانون متعلق جوائنٹ ہندو فیملی مصنفہ کرشن کمال بھٹا چارج سابق سنسکرت پروفیسر پریزیڈنسی کالج کلکتہ ؁

اِسی حالت میں رہا - شاید رِگ وید کے چند حصے اُن کے اصلی وطن میں - قومی گیت اور افسانوں کے طور پر مرّوج ہوے ہوں گے اور ہندوستان میں آتے وقت اُنہیں معلوم ہی تھے رِگ وید کے دوسرے حصے اُن کی شاعروں یا رشیوں نے اِس ملک میں تصنیف کئے - رِگ وید مختلف وقتوں میں لکھا گیا ہے - جن میں ایک دوسرے سے بہت عرصہ کا فرق ہے - ہمارے بزرگوں نے جو خانہ بدوشی کی زندگی بسر کی ہے - اِس کی نسبت علمِ ہنود (یعنے اِس سنسکرت) کی نہایت ہی قدیم کتابوں میں اِس قدر کم اشارات ملتے ہیں کہ فقط رِگ وید کے مطالعہ سے ہم اتنا ہی کہہ سکتے ہیں کہ ایسا ہی ہوگا - کیونکہ - گائیں گائیوں کی بازیافت - گائیوں کی لوٹ - گائیوں کی ترقی تعداد اور گائیوں کی بخششیں - اِس کتاب کے مضمون ہیں - اور کئی طرح اور طریقوں سے اِس بارہ میں زور دیا گیا ہے - جس سے کہ ایک بے تعصب پڑھنے والے کو یہی نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ یہہ بیانات ایک حالتِ خانہ بدوشی کا ذکر کر رہے ہیں - جو یا تو فی الحقیقت اُس وقت موجود تھی - یا جس کو گذرے

خدمت گار لوگ ۔ فقط مذہب ہی اُن کے رابطہ و اتحاد کا باعث تھا ۔ اور اُن کے مذہب کی صورت **پُرکھا پوجا** (یعنے بزرگوں کی پرستش) تھی ۔ یہ **پُرکھا پوجا** رفتہ رفتہ اور خود بخود رگ وید کے دیوتا مثلاً **اِندر** **وارِن** ۔ **اَسْوِنا** ۔ **بھرسپتی** یا **برہمنسپتی** کی پرستش کی شکل میں تبدیل ہو کر قرار پا گئی ۔ بلاشبہ یہ دیوتا پہلے پہل فقط وہی مشہور و معروف بزرگ ہوتے تھے جو کہ اپنی کسی نہ کسی اعلےٰ درجہ کی لیاقت ۔ یعنے یا بہادری یا شاعری ۔ یا شراب بنانے کے ہنر سے لوگوں کے دلوں میں گھر کر گئے تھے ۔

رِگ وید ایک کتاب ہے جو مجموعاً ایک ایسی قوم کی حالت بیان کرتی ہے جو بلاشبہ حالتِ خانہ بدوشی سے بہت ترقی کر گئی ہوئی تھی ۔ اِس میں شہروں کا ۔ دیہات کا ۔ اور بادشاہوں ۔ قمارخانوں ۔ کسبیوں کا اور ایک شائستہ سوسائٹی میں کئی ایک دوسری علامات کا بیان ہے جو کہ حالتِ خانہ بدوشی میں نہیں پائی جاتیں ۔ یہ گروہ اپنی نئی سکونت میں بھی داخل ہو کر ایک بہت عرصہ دراز تک

ہیں - یہہ کلکتہ کے ہندوں وکیلوں میں اعلیٰ ہیں - اور سنسکرت
میں ایک کامل درجہ کے عالم ہیں - اور تھوڑا عرصہ گذرا
ہے - کہ کلکتہ کی پریزی ڈنسی کالج
میں سنسکرت کے پروفیسر تھے - یہ عیسائی بھی
نہیں - اور جہاں تک ہمیں معلوم ہے - اِن کو مذہبِ عیسوی
سے کچھ ہمدردی بھی نہیں - لہذا ہر ایک وجہ سے وہ ہندوؤں
کی جانب سے اقتدار کے ساتھ راے دے سکتے ہیں - اور
زیادہ تر اِس لئے کہ وہ مذہبِ عیسوی کے طرفدار اور ہندوؤں
کے دستورات کے مخالف مطلق نہیں ہیں - اِن کی راے
بہت وزن دار اور اِس پایہ کی ہے - جیسے کہ ایک عالم بے تعصب
اور آزاد منش ہندو شریف آدمی کی راے ہوتی ہے - اِس لئے
اِس بات کا جاننا بہت مفید ہوگا کہ سنسکرت کے یہ ہندو پروفیسر
صاحب رگ وید اور وید مت (جو کہ آج کل کی
آریہ سماج کا سرچشمہ قرار دیا جاتا ہے) کی نسبت کیا
فرماتے ہیں - جو کچھ اِس بارہ میں اِن کے خیالات ہیں وہ
یہہ ہیں کہ پہلے زمانہ کے ہندوؤں میں تین ذات کے لوگ
شامل ہوتے تھے - سپاہی لوگ - کاشتکار لوگ - غلام یا

علاوہ ازیں ویدوں سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ سوم رس کثرت سے پیا جاتا تھا - کبھی کبھی گائے کی بھی چوری ہوتی تھی (جیسا کہ آجکل) اور اکثر وہ لوگ مویشی بھی ذبح کر کے کھایا کرتے تھے - گاہے گاہے گھوڑے کے طعام کا بھی جشن ہوتا تھا وہ صحت و دولت ور ازی عمر اور اپنے دشمنوں پر فتحیابی کے لئے دُعا مانگا کرتے تھے فی الحقیقت اُن کی اکثر دعائیں اُن اشیاء کے حاصل کرنے کے لئے ہوتی تھیں جن کا کہ انسان خیال کر سکتا ہے ؛ جن کی اکثر انسان خواہش کر سکتا ہے - کبھی کبھی وہ اپنے گناہوں کی معافی اور آسمانی خوشی کے لئے بھی دُعا مانگا کرتے تھے مگر شاذ و نادر - علی العموم اُن کی دعاؤں کا مدعا حصولِ مویشی و فتحمندی وغیر ذالک پایا گیا ہے یعنے دنیوی فایدہ مدنظر رکھا گیا ہے - روحانی باتوں کا نام و نشان تک نہیں - اخلاقی باتوں کا ذکر بہت ہی کم ملتا ہے - دیوتا کی خوراک خالص مکھن یا دہی اور سوم رس بیان کی گئی ہے اور دعاؤں کا مُدعا خاص دنیوی فائدہ کا حصول ہے -

ہم اس کے متعلق بابو کرشن کمال بھٹا چارج کے چند خیالات یہاں اقتباس کرتے ہیں - یہ شریف آدمی خود ایک ہندو یعنی اونچی ذات کے ایک برہمن

پیشین گوئی کرنا گویا عقل کو اندھے کنوئے میں ڈبونا ہے کیونکہ ہر ایک آدمی اُن واقعات کو جو گذر چکے ہیں قلمبند کر سکتا ہے۔

حال و استقبال کے بارے میں اتنا ہی کہنا بس ہے۔ اب دیکھیں بھوت کال کا کیا حال ہے۔ وید جیسا کہ ایک الہامی کتاب کو چاہیے۔ اِس بارے میں بالکل ومبخود ہیں وہ تو ذرا سا بھی اس راز کو افشا نہیں کرتے۔ بیشک قدامت کے لحاظ سے تو یہ ایک عجیب کتاب ہیں اُن سے زمانہ قدیم کے آریاؤں اور اُن کے طریقِ معاشرت کا حال معلوم ہوتا ہے یہاں تک تو وہ دلچسپ ہیں۔ لیکن فقط اِسی بات کے لئے ضرور نہ تھا کہ ہم کو خدا کی طرف سے ایک الہامی کتاب نازل ہو۔ ویدوں میں کئی ایک گیت ہیں جن کا خطاب دیوتا کی طرف ہے۔ اُنہیں کے سلسلہ میں جگہ بہ جگہ قدیم آریہ کے طریقِ معاشرت کا ذکر ملتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک شایستہ قوم تھے۔ کاشتکاری بھی کیا کرتے تھے۔ خانہ بدوش نہ تھے بلکہ امصار و دیہات کے رہنے والے تھے۔ اُن کی سلطنت باقاعدہ اور اُن کا انتظام معقول تھا اور وہ ہند کے اصلی باشندوں سے جو اُن کی نسبت جاہل تھے۔ لڑا بھڑا بھی کرتے تھے۔ اور یہ بھی پایا جاتا ہے کہ وہ ایک ملاح سوداگر اور اہلِ حرفہ قوم تھے

کتابوں میں بار بار پایا جانا چاہئے ایک سچے الہام میں اُس عالم الغیب اور عقل کل کی علامات ضرور ملنی چاہئیں۔

کیا ویدوں میں اس علم آلہی کی علامات ہیں جس کا وہ ظہور کہلاتے ہیں۔

زمانۂ حال کی نسبت وید ہمکو مطلقاً ایک حرف تک بھی نہیں بتلاتے۔ زمانۂ استقبال کی نسبت تو وہ بالکل گنگ زبان ہیں۔ چاروں ویدوں میں پیشین گوئی کا ہی نام و نشان نہیں ملتا۔ بلکہ کوئی ایک ایسا ذکر بھی نہیں ملتا جس کو استقبال سے کچھ مس ہو۔

بعض صاحب معترض ہیں کہ رگ وید کے پہلے بھاگ (صفحہ ۲۸۵) میں گنگا جمنا کا تو ذکر ہے۔ مگر ہم اس کو پیشین گوئی کے نام سے موسوم نہیں کریں گے۔ کیونکہ اس بات سے تو جیساکہ ہم پیشتر دیکھ چکے ہیں ویدوں کی انادتا کا کھنڈن ہوتا ہے۔ بعض اوقات ہمارے آریہ بھائی ایک اور فقرہ پیش کرتے ہیں اور اُس کو بھی پیشین گوئی کے نام سے نامزد کرتے ہیں یعنی وہ رگ وید بھاگ اوّل سوکت دوم کا حوالہ دیتے ہیں۔ اُس میں وام دیو اُن واقعات کا ذکر کرتے ہیں۔ جو ابھی گذر چکے ہیں۔ اُس کو

نہایت ہی ضرور ہے کہ وہ اپنی کلام اور اپنے ست کو آدم زادگی ایجاد سے اس عمدگی کے ساتھ علیحدہ رکھے کہ ہر ایک سچ کو جھوٹ سے امتیاز کر سکے اور راہِ راست سے برگشتہ نہ ہو - ایک طریقہ یہ بھی ہے جس سے ہمکو اُس کی کتاب کی پہچان ملتی ہے - یعنی یہ کہ اگر اُس کتاب میں پرمیشور کی علامات ہیں تو وہ اُس کی طرف سے ہے - ورنہ ہم ضرور اِس کا برعکس خیال کریں گے -

پرمیشور اور انسان کے علم میں زمین و آسمان کا فرق ہے انسان کا علم نہایت ہی ناممکّل اور ادھورا ہے - اُن چیزوں کی نسبت جو اُس کے اردگرد ہیں اُسے کچھ خبر نہیں - زمانۂ گذشتہ تک اُس کی رسائی بجز وسیلۂ دیگراں محال ہے - اور مستقبل تک تو اُس کے طائرِ خیال کے پر جلتے ہیں - لاعلمی کے باعث سے وہ ماضی اور استقبال کے حالات سے تو جاہلِ مطلق ہے - البتہ حال کی نسبت کسی قدر اُس کا علم ہے -

پرمیشور سرب گیانی ہے ماضی اور استقبال کا روزنامچہ ہر وقت اُس کے سامنے کھلا پڑا ہے - اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں - تمام زمانہ اُس کی مُٹھی میں ہے - اب یہ صاف ظاہر ہے کہ انسان اور خدا کے علم کا یہ تفاوت اُن کی خاص خاص

قاعدہ ہے کہ راقم اپنا نام اور مطلب اس عمدگی اور خوبی سے تحریر کرتا ہے کہ اُس کا اسم اور اُس نوشتہ کا مضمون جاننے میں کسی قسم کا شک وشبہ باقی نہ رہے - اس مطلب کے لئے وہ اُسپر اپنے دستخط کرتا ہے اور اپنی مُہر لگاتا ہے - علاوہ ازیں تمام عبارت سے اُسکے راقم کی طرز و اطوار نظر آجاتے ہیں - اگر ایک آدمی جو اپنے علم میں خوب کامل ہو - کسی خاص مضمون پر ایک کتاب لکھے تو ہم اُمید کرتے ہیں کہ اُس کتاب کا ہر ایک صفحہ اور ہر ایک سطر اُس کی تصنیف کی شہادت دے گا - اور نہیں تو ہم اُس کو کسی اور شخص کی تصنیف خیال کریں گے - ہم دیکھتے ہیں کہ بادشاہ کے قوانین پر اُس کی مُہر ہوتی ہے - بجز اُس کے ہم اُس کو سچا نہیں مانیں گے الغرض دیکھا جاتا ہے کہ تمام پروانجات پر دستخط - مُہر وغیرہ درکار ہیں - اور مستعمل بھی ہیں تاکہ لوگوں کے دلوں سے تمام شک و شبہات دور ہو جائیں اور اُن کی صداقت کا قرار واقعی یقین ہر ایک کے دلنشین ہو جائے -

پرمیشور کو جو سرب گیانی ہے ضرور اس امر کا علم ہوگا کہ زمانہ مستقبال میں اِس سچے مذہب کے سوا اور بہت سے جھوٹے مت دُنیا میں پیدا ہوں گے - اس لئے وہ جانتا تھا کہ یہ بات اُسکے لئے

تواریخی زمانے کے آدمیوں اور واقعات کا حال معلوم ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ بھی ثابت ہوگیا ہے کہ وہ زبان جس میں وہ لکھے گئے ہیں اناوی نہیں اور شبد کا اناوی نہ ہونا خود آریہ اسناد سے پایہ ثبوت کو پہنچ گیا ہے۔ وہ تو ویدوں کے اناوی ہونے کے مسئلہ کا صاف صاف انکار کرتے ہیں۔ لہٰذا ان وجوہات کی سامنے ہمارے آریہ عزیز ذرا سا بھی ویدوں کا اناوی ہونا ثابت نہیں کر سکتے۔ پس ان کو لازم ہے کہ ویدوں کی اناوتا کے خیال کو لوح دل سے دھو ڈالیں۔

اب ہم اس بات کو یہیں چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ درحقیقت آریوں کے دعوے کے بموجب وید کچھ ہی نہیں۔ اگر وہ اناوی نہیں ہیں۔ خیر اب ہم سب کی خاطر جمعی کی خاطر اس دوسری بات پر غور کرتے ہیں کہ

آیا ویدوں میں پرمیشور کی علامات ملتی ہیں یا نہیں

عام ضروری معاملات میں جن کا سرانجام بذریعہ تحریر ہوتا ہے یہہ

آدمی رِگ وید یا یجر وید نہ پڑھے جبکہ شام وید کی آواز اُس کے کان میں پڑتی ہو یا بعدازاں کہ اُس نے اِس وید کا خاتمہ یا ایک ارنیا کا پڑھ لیا ہے۔ رِگ وید میں دیوتا مانے گئے ہیں۔ یجر وید میں انسان اُس کا مدعا ہیں اور شام وید کے دیوتا پتری ہیں۔ اِسلئے اُس کا شبد ناپاک ہے" (منو ۴ - ۱۲۳) اِس بات کا جواب آریوں سے لینا چاہیے۔

شبد کے انادی ہونے اور اُس کے پرمیشور سے آنے کے بارے میں یہی بس ہے۔

ہم دیکھ چکے ہیں کہ ویدوں کی شہادت اُنکے اپنے ہی حق میں قابلِ تسلیم نہیں۔ اور منوجی کی گواہی کی بھی یہی کیفیت ہے اور یہ بھی ثابت نہیں ہو سکتا کہ وید انسانی تصنیف نہیں ہیں اور اُن کا انادی ہونا بھی پایہ ثبوت تک نہیں پہنچتا۔ بلکہ بجاے اِس کے پایا جاتا ہے کہ رشیوں نے اُن کے بنانے۔ گھڑنے اور پیدا کرنے کا دعوے کیا ہے اور وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ (منتر) اُن کے بنانے کے پیشتر کبھی موجود نہ تھے۔ اور یہ بھی ہمنے دیکھ لیا ہے کہ ویدوں میں ان رشیوں کی التجائیں۔ مدحیں اور خیالات مندرج ہیں جن سے ہمکو روزمرہ کے امورات اور

۸۱ اُن کے جاننے کا شوق ہے - اُنہیں خود مطالعہ کرسکتا ہے سوتر میں وہ یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ "شبد انادی نہیں کیونکہ وہ اپنے اُچارن سے پہلے محسوس نہیں ہوسکتا - اور اِسلئے بھی کہ ہمکو کوی چیز معلوم نہیں ہوتی جو اُسکو روکتی ہے - اگر شبد انادی ہے تو وہ اپنے اُچارن سے پہلے بھی معلوم ہونا چاہئے - کیونکہ وہ ہمیشہ بذریعہ ہوا کانوں میں آتا ہے"- ۹۸ سے ۱۲۲ تک کے سوتروں میں دلایلِ عمدہ اِسکی تردید ہے -

وہ نتیجہ جو گوتم جی (منتر ۶۸ سے) نکالتے ہیں یہہ ہے کہ وید انادی نہیں لیکن اُن کا ماننا ضروری فرض ہے کیونکہ ایک دانا نے اُن کو بنایا ہے -

اِسی طرح سانکھ درشن (۵۰ - اور اگلے سوتر) میں کپلا جی شبد کے انادی ہونے کا انکار کرتے ہیں - وہ کہتے ہیں "شبد انادی نہیں کیونکہ وہ صریح بناوٹی معلوم ہوتا ہے" اور پھر یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ ویدوں کے انادی ہونے کا دعویٰ بالکل ناممکن ہے (سوتر ۴۵)

یہ شبد بقول آریاؤں پرمیشور سے آیا ہے - لیکن اِن کی بڑی سند منو جی اِس کو ناپاک ٹھہراتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ کوی

اور غلطیوں سے مبرا ہونے میں ویدوں کے ہم پلہ ہیں۔

ابھی یہ بات کہ آیا شبد انادی ہے یا نہیں۔ باقی ہے۔

یہ کچھ کچھ سنسکرت زبان کی انادتا کے سوال سے متعلق ہے۔ اسکو ہند و مت کے بہت فرقوں نے مانا ہوا ہے اور خاصکر آج کل کے آریوں کی تو یہ بڑی دلیل ہے اس کی تردید میں ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہیں گے۔ کیونکہ دو آریہ اسنا و نیائے درشن اور سانکھ درشن میں اس مسئلہ کی خوب چھان بین ہوئی ہے اور اس کی پوری پوری تردید ہو چکی ہے۔ ان دونوں کتابوں نے شبد کے انادی ہونے کا خوب خاکہ اڑایا ہے۔

نیائے درشن میں گوتم جی اس مسئلہ پر یوں بحث کرتے ہیں۔

(نیائے سوتر۔ ورتی ۲ - ۸۱)۔ "شبد انادی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ (اول) تو اس کا آغاز یعنی مصدر ہے (دوم) وہ حس سے محسوس ہوسکتا ہے (سوم) وہ بناوٹی کہا گیا ہے"۔ اگلے سوتروں میں وہ ان دلایل کو توضیح بیان کرتے ہیں۔ جن کو

جس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ اُس زمانے میں یہ ایک مروّج زبان
تھی - یہ ایک عام بات ہے کہ تقریر تحریر سے اوّل ہے جس کا یہ
مطلب ہے کہ ایک زبان پہلے بولی جاتی ہے اور پیچھے لکھنے میں
آتی ہے - لہٰذا ضرور ہے کہ سنسکرت بھی کسی دیش کی بھاشا ہو
اور بعد ازاں علم ہوگئی ہو - پس انادی ویدوں کے اِس دنیا
میں آنے سے پیشتر اِن کی زبان روزمرہ کی بول چال میں آتی تھی -
اِس بابت پر طول دینے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - کیونکہ آجکل
سنسکرت کے انادی ہونے کا دعویٰ کرنا گویا اپنے آپ کو تعلیم سے
بے بہرہ اور علمِ زبان کی بعض بہت بڑی بڑی تحقیقات سے ناواقف
ثابت کرنا ہے - علاوہ ازیں آریوں کی اپنی اسناد نیائے
درشن اور سانکھ درشن سنسکرت کے انادی ہونے کے
دعویٰ کے بالکل خلاف ہیں -

خیر اگر دلیل کی خاطر مان بھی لیا جاوے کہ یہ زبان (سنسکرت)
انادی ہے - پھر بھی تو ثابت نہیں ہوتا کہ وید سنسکرت کی دوسری
کتابوں کی نسبت زیادہ تر انادی ہیں اگر وید کی باتیں ابدی ہیں تو
بُدھ مت اور سنسکرت کی دوسری کتابوں کی کلام بھی انادی ہے
پس وہ کتابیں جنکو ہندو کفر کا الزام دیتے ہیں - اپنے منبع - سند -

روزمرہ کے عام معاملات کی طرح قلمبند ہیں۔ اگر وید انادی ہیں تو یہ تمام باتیں کیونکر ہوسکتی ہیں۔

اب ہم اس بات پر کہ وہ زبان جس میں وید تصنیف ہوئے انادی ہے اور اس لئے وید بھی انادی ہیں۔ غور کریں گے۔ کوئی آدمی جو تعلیم یافتہ ہے اس بات کو دلیل پیش کرنے کی جرأت نہ کریگا۔

بہت سے آریہ اس بات کو بخوبی جانتے ہیں کہ سنسکرت ایک اور زبان سے نکلی ہے جو اس کی نسبت قدیم تھی اور جس کا نام ونشان اب صفحۂ ہستی سے معدوم ہو گیا ہے اور وہ اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں کہ تواریخی زمانہ میں یہ زبان (سنسکرت) ترقی پر ہوی اور اس نے نشوونما پایا۔ اور اس پر بہت سی تبدیلات واقع ہوئیں۔ جیساکہ طرزِ تحریر۔ صرف ونحو اور عبارت (کونسٹرکشن) سے معلوم ہوتا ہے۔ جیساکہ ویدوں کے مختلف حصّوں اور سنسکرت کی دوسری کتابوں میں اکثر دیکھنے میں آتا ہے۔ یہ بات ایک امر مسلّم ہے کہ سنسکرت ایک قوم کی مادری زبان تھی۔ اور ایک زندہ زبان تھی جس میں روزمرہ کے معاملات۔ خانگی کام۔ اور زندگی کے تمام کاروبار سرانجام پاتے تھے۔ اکثر سکّے دستیاب ہوتے ہیں۔ جن پر سنسکرت زبان میں بادشاہ اور دارالضرب کا نام کندہ ہوتا ہے

جن کا ابھی حوالہ دیا گیا ہے ذیل کی آیت ایک نمونہ ہے۔

"اُس نے تپسیا کی۔ اُس سے جب وہ اس طرح تپسیا کر چکا تین وید اُتپن ہوئے۔

"پرجاپتی پہلے ہی یہہ دنیا تھا (یعنی جو کچھ تھا وہی تھا) اکیلا ہونے کے سبب سے اُسنے چاہا "میں ہوؤں"۔ "میں پیدا ہو جاؤں" تب اُس نے تکلیف گوارا کی اور تپسیا کی اُس سے جب وہ محنت اور تپسیا کر چکا۔ تین دُنیا یعنی زمین۔ کرہ ہوا۔ اور آسمان پیدا ہوئیں وہ اِن تینوں دنیا کو سینے لگا۔ اِن سے جنکو اُسنے یوں سیہا۔ تین روشنئیں یعنے آگ یہ جو صاف کرتی ہے (ہوا) اور سورج پیدا ہوئیں۔ تب وہ اِن تینوں روشنیوں کو سینے لگا۔ اِن سے جنکو اُس نے اِس طرح سیہا تین وید اُتپن ہوئے۔ یعنی رگ وید آگ سے یجر وید ہوا سے شام وید سورج سے (اشٹ پتا برہمنا ۲۰ ۸ ۹ – ۴)

ویدوں کے انادی ہونے پر دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اِن میں بہت سے مختلف تواریخی زمانے کے آدمیوں کا ذکر ہے اور چونکہ ویدوں میں اُن آدمیوں کے نام مندرج ہیں تو صاف روشن ہے کہ وید انادی کیونکر ہو سکتے ہیں۔ بہت سے واقعات جو فی الحقیقت عین وقت پر تواریخی زمانہ کے آدمیوں کے ساتھ گذرے

انھوں نے اُسے پیدا کیا - اور اور جگوں میں وید اپنے اناد ی ہونیکا دعوے کرتے ہیں - اِس اختلاف کا جواب ہمپر فرض نہیں - بلکہ ہمارے آریہ عزیزوں کو واجب والزم ہے کہ اِس کے عہدہ سے برآئیں -

اُن تمام کتابوں میں سے جن کو آریہ اپنی اسناد مانتے ہیں بعض ویدوں کا انادی ہونا تسلیم نہیں کرتیں - مثلاً نیائی درشن اور سانکھ درشن جنکو سوامی دیانند جی اِس درجہ کی اسناد مانتے ہیں کہ اِن پر کوئی حرف نہیں آسکتا - اور اُس مجموعۂ کتب سے ہیں - جن پر سوامی جی نے آریہ سماج کی بُنیاد ڈالی ہے (دیکھو لکچر نمبر ۱) یہ دونو کتابیں درحالیکہ ویدوں کو اپنی سند قرار دیتی ہیں - اِن کے انادی ہونے کے دعویٰ پر صاف کانوں پر ہاتھ رکھتی ہیں - ہمارے خیال میں بہتر ہوگا کہ ہمارے آریہ دوست پہلے اپنی گواہوں سے اتفاق کریں اور پھر وہ امید کریں کہ دوسرے اِن کی تعلیم کو قبول کریں گے -

سانکھ درشن (سوتر ۴۵) میں لکھا ہے۔ " ویدوں کے انادی ہونے کا اقرار نہیں ہوسکتا " خود اِنھی کتابوں میں بہت سی ایسی آئیتیں ملتی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ یہ بناوٹی ہیں - اِن آیتوں کا

ہونا پایا جاتا ہے ذیل میں ہیں۔

رِگ وید	منڈل ۷	سوکت	۲۶	منتر	۱
"	"	۷	"	۳۱	" ۱۱
"	"	۷	"	۹۴	" ۱و۲
"	"	۸	"	۴۳	" ۲
"	"	۸	"	۷۷	" ۴
"	"	۸	"	۸۴	" ۴و۵
"	"	۹	"	۶۴	" "
"	"	۹	"	۹۵	" ۱
"	"	۱۰	"	۷	" ۲
"	"	۱۰	"	۶۷	" ۱
"	"	۱۰	"	۹۱	" ۱۴*

ہم اور بہت سے حوالجات پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن ہمنے اسقدر کافی و وافی بیان کر دئے ہیں کہ جن سے نہ صرف یہی بات ثابت ہوتی ہے کہ رشیوں نے اِن بھجنوں کے مُصنّف ہونے کا دعوےٰ کیا ہے۔ بلکہ رِگ وید اور شام وید میں بعض بعض مقامات پر وہ بڑے زور و شور سے کہتے ہیں۔ کہ وہ منتر موجود نہ تھا پیشتر ازیں کہ

* موئر سنسکرت ٹکسٹس جلد ۳ صفحہ ۱۲۸-۱۴۰

اگنی ورتر کے قتل کرنیوالو اس پاک بھجن کو جوآج بالکل نیا پیدا کیا گیا ہے منظور فرماؤ"

رگ وید منڈل ۳ - سوکت ۲ - منترا - "ہم خالص مکھن کی طرح اگنی کے لئے ایک بھجن پیدا کرتے ہیں"

رگ وید منڈل ۷ - سوکت ۱۵ - منتر ۴ " ہینے اگنی کے لئے جو ہمکو کثرت سے دولت بخشتا ہے ایک نیا بھجن پیدا کیا ہے"۔

رگ وید منڈل ۱۰ - سوکت ۲۳ - منتر ۵ - ۶ - ۷ "تیرے لئے اے اندر جو کہ فیّاض ہے ہم مادوں نے ایک بڑا بھجن پیدا کیا ہے جو پیشتر کبھی موجود نہ تھا (اپوروایا) کیوں کہ ہم جانتے ہیں کہ کون سی چیز ہمارے اِس مالک کو خوش کر سکتی ہے - وغیرہ"

رگ وید منڈل ۸ - سوکت ۴۳ - منتر ۲ - "اے دانا اگنی جاتویدس ہیں تیرے لئے ایک بھجن پیدا کرتا ہوں"

رگ وید منڈل ۷ - سوکت ۲۲ - منتر ۹ - "اے اِندر بھوت اور ورت مان وولو کال کے دانا رشیوں نے بھجن پیدا کئے ہیں"۔

دیگر عبارات جن سے رشیوں کا منتر جنتا (جن = پیدا کرنا)

لئے اپنے سوبہہ سے بکثرت اور خوش کرنے والی دعائیں جوڑی ہیں جو کہ پیشتر کبھی موجود نہ تھیں"۔

دیگر حوالجات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رشیوں نے منتر ساخت کرنے کا دعویٰ کیا ہے یعنے اُنھوں نے اپنے حق میں لفظ ٹکشتا (ٹکس = گھڑنا یا ساخت کرنا) استعمال کیا ہے یہہ ہیں:۔

رگ وید	منڈل	۱	شوکت	۱۷۱	منتر	۲
"	"	۲	"	۳۵	"	۲
"	"	۵	"	۷۳	"	۱۰
"	"	۶	"	۱۶	"	۴۷
"	"	۷	"	۷	"	۶
"	"	۷	"	۶۴	"	۴
"	"	۸	"	۶	"	۳۳
"	"	۱۰	"	۸۰	"	۷

ذیل کے فقرات سے رشیوں کے منتر پیدا کرنے (جن = پیدا کرنا) کا دعویٰ پایہ ثبوت کو پہنچتا ہے۔

رگ وید منڈل ۷۔ سوکت ۹۳۔ منتر ۱" اسے اِندر اور

صاحبِ کمال کاریگر ایک گاڑی (طیّار کرتا ہے) اور اس طریقے سے اُنہوں نے تجھے خوشی عنایت کرنے کے لئے راضی کر لیا ہے۔

رِگ وید۔ منڈل ۲۔ سوکت ۱۹ منتر ۸۔ ”پس اے بہادر گرت سمنڈ وں نے فتحیابی کی خواہش سے تیرے لئے ایک بھجن طیّار کیا ہے۔ جیسا کہ آدمی سڑکیں طیّار کرتے ہیں“

رِگ وید منڈل ۵۔ سوکت ۲۔ منتر ۱۱۔ ”اے شکتی مان دیوتے میں نے جو ایک دانا ہوں۔ تیرے لئے ایک بھجن ساخت کیا ہے جیسا کہ ایک صاحبِ کمال کاریگر ایک گاڑی بناتا ہے“۔

رِگ وید۔ منڈل ۵۔ سوکت ۲۹ منتر ۱۵۔ ”اے شکتی مان اندر اُن دعاؤں کو جو بن چکی ہیں اور اِن نئی دعاؤں کو جن کو ہمنے تیرے لئے ساخت کیا ہے منظور فرما۔ دولت کا خواستگار ہو کر مینے اِنہیں خوش طرز لباس کی مانند ساخت کیا ہے جیسا کہ ایک صاحبِ ہُنر کاریگر ایک گاڑی طیّار کرتا ہے“۔

رِگ وید منڈل ۶۔ سوکت ۳۲۔ منتر ۱ (شام وید ۱۔ ۳۲۲ میں بھی یہی عبارت پائی جاتی ہے) ”مینے اُس بڑے بہادر۔ بالادست صاحبِ حوصلہ۔ قابلِ پرستش بے جنبش اور گرجنے والے کے

رگ وید	منڈل	۱	سوکت	۲۰	منتر	۱
〃	〃	۱	〃	۳۱	〃	۱۸
〃	〃	۱	〃	۱۱۷	〃	۲۵
〃	〃	۳	〃	۳۰	〃	۲۰
〃	〃	۴	〃	۶	〃	۱۱
〃	〃	۷	〃	۳۵	〃	۱۴
〃	〃	۷	〃	۳۷	〃	۴
〃	〃	۷	〃	۹۷	〃	۹
〃	〃	۸	〃	۵۱	〃	۴
〃	〃	۱۰	〃	۱۰۱	〃	۲

وہ فقرات جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رشیوں نے بھجن گھڑنے (تکس = گھڑنا) کا دعویٰ کیا ہے ذیل میں ہیں۔

رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۶۲۔ منتر ۱۳۔ "اے اندر جو قدیم سے ہے تیرے لئے **گوتم کی سنتان نودھاؤں** نے ایک نیا بھجن گھڑا ہے۔

رگ وید منڈل ۱۔ سوکت ۱۳۰۔ منتر ۶۔ "مال و دھن کی خواہش سے آدمیوں نے تیرے لئے یہ **بھجن گھڑا** ہے۔ جیسا کہ ایک

رِگ وید منڈل ۴۔ سوکت ۱۶۔ منتر ۲۰ "پس ہمنے پیدا کرنے والے اور بالادست اندر کے لئے ایک دُعا بنائی ہے جیسے کہ بَرِبگیس لئے ایک گاڑی"

رِگ وید منڈل ۴۔ سوکت ۴۱ " اے گھوڑوں کے مالک تیرے لئے ایک نئی دعا بنائی گئی ہے۔ ایسا ہو کہ ہم اپنے اِس بھجن کے وسیلے سے رتھوں اور ہمیشہ کی دولت کے مالک ہو جائیں"۔

رِگ وید منڈل ۱۰۔ سوکت ۵۴۔ منتر ۶۔ " دعاؤں کے بنانے والے وَرِہَادُکتا نے اِندر کے لئے ایک پسندیدہ اور معزّز بھجن کہا ہے"۔

رِگ وید منڈل ۷۔ سوکت ۶۱ منتر ۶۔ " ایسا ہو کہ یہ نئے بھجن جو آپ کی شان میں بنائے گئے ہیں اور یہہ دعائیں آپ کو خوش کریں"۔

اور بہت سے فقرات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ رشیوں نے اپنے آپکو منتر کرتا (کری = بنانا) یعنی منتر بنانے والا کہا ہے اور وہ اِس کثرت سے ہیں کہ اِس اختصار میں اُن کے بہ تفصیل ذکر کرنے کی گنجایش نہیں۔ لیکن حوالے کے لئے بطور اجمال ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں۔

شخص جان سکتا ہے کہ آیا اُنہوں نے خود اِن منتروں کو تصنیف کیا یا انہیں دیکھکر قلمبند کیا۔

ویدوں میں بہت سے فقرات ایسے ہیں جن سے واضح ہوتا ہی کہ رشیوں نے اپنے آپکو اِن منتروں کے مُصنّف قرار دیا ہے۔ اور کہیں بھی اونہوں نے کسی قسم کی تائیدِ آسمانی یا الہام کا اقرار نہیں کیا ہے۔

علاوہ ازیں رشیوں نے تین مختلف اور مترادف الفاظ (منتر بنانا۔ منتر گھڑنا۔ منتر پیدا کرنا۔ جن کا مادہ سنسکرت زبان میں کِری بمعنے بنانا۔ تکس = گھڑنا۔ اور جن = پیدا کرنا ہے) سے اِن منتروں کے مُصنّف ہونے کا دعویٰ ثابت کیا ہے۔

بعض فقرات جن میں رشی منتر بنانے (یعنے یہاں لفظ کِری کا استعمال ہے) کا دعویٰ کرتے ہیں ذیل میں ہیں۔

رِگ وید منڈل ا سوکت ۶۱ منتر ۱۶ ”پس اے اِندر گھوڑوں کے جوتنے والے۔ گوتموں نے تیرے لئے رنگین بھجن بنائے ہیں“

رگ وید منڈل ۲۔ سوکت ۳۹ منتر ۸۔ ”اے اَشوِنس یہ اعلیٰ دعائیں اور یہ بھجن گرت سمندوں نے تیرے لئے بنائے ہیں“

ایک اناوی بھجن کو دیکھا۔ جس ہیں کہ اُن کا مدعا عندالوقت ٹھیک ٹھیک طور پر ظاہر کیا گیا تھا جو فی الحقیقت ایک معجزہ ہے جسکا امکان بقولِ آریہ ناممکن ہے۔ یہ بھجن رشیوں کے حالات سے عین مطابقت رکھتے تھے۔ اُن کے خیالات اور تمناؤں کے مُنظہر تھے۔ اور اُن کی دعاؤں کا مجموعہ تھے۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ اِن کو رشیوں کی اپنی کلام کے سوا کچھ اور مان لیا جائے +

وہ مدعا جن کے لئے کہا جاتا ہے کہ رشیوں نے اِن بھجنوں کو دیکھا۔ بہت ہی مختلف ہیں۔ وہ (مدعا) اُن کے حالات سے عین مطابقت رکھتے ہیں اور اُن کی خواہشوں کا پورا ظہور ہیں اور لیکن اگر یہہ بات واقعی ہے تو پھر یہ خیال بالکل فضول اور باطل ہوگا کہ یہ بھجن (یعنی وہ بھجن جو تمام مختلف رشیوں کے خیالات اور خواہشوں کے ظاہر کرنے کے لئے مناسب تھے) ابد سے موجود چلے آتے تھے۔ اور رشیوں نے عین موقعوں پر جبکہ انہیں اپنے بعض مدعا ظاہر کرنیکی ضرورت تھی۔ اِن کو دیکھا (اور اسمیں وہ بات آجاتی ہے جسکو ہندکے منطقی گورا وا کہتے ہیں) ٭

اُن رشیوں کے سوا جنھوں نے یہ منترِ لکھے اور کون

٭ موئر سنسکرت ٹکسٹ جلد ۳ صفحہ ۱۱

بلکہ وہ باتیں بیان کیں جو ابد سے موجود تھیں اور جن کو اونہوں نے اُس وقت دیکھا تھا - ایک عالم نے اِس امر کی نسبت ایک عمدہ رائے ظاہر کی - اُس کا مقولہ ہے "اِن تصانیف کی تمام خصلت اور وہ حالت جس میں اُنہوں نے عروج پکڑا - اس قیاس سے کہ یہ تصانیف اُن شاعروں کی جنہوں نے ان کو تصنیف کیا شخصی امید و خوف کی قدرتی خیالات سے بڑھکر کچھ نہیں ہیں - عین مطابقت رکھتی ہیں -

اِن گیتوں میں اُن رشیوں نے اپنے قدیم دیوتا کی اُستتی کی ہے اور اِس کے ساتھ ہی اُن کی رضامندی اپنے شامل حال کرنے کے لئے کئی قسم کی دیوتا کو خوش کرنے والی چیزیں نذر گزرانی ہیں - اور اُن سے اُن برکات کے ملتجی ہوئے ہیں - جن کی عموماً انسان خواہش کرسکتا ہے مثلاً صحت - دولت - درازئی عمر - مویشی - اولاد - اپنے دشمنوں پر فتحیابی - اور گاہے گاہے اپنے گناہوں کی معافی اور آسمانی خوشی کے لئے التجا کی ہے"*

کون سی بات زیادہ تر قابلِ اعتبار ہے آیا یہ بات کہ وہ رشی جو بہت سے مدعا رکھتے تھے - مُقفّٰہ دعاؤں کے ساتھ اپنے دیوتاؤں کے پاس گئے - یا یہ بات کہ اُن رشیوں نے جن کو کوئی چیز درکار تھی -

* موئر سنسکرت ٹکسٹس جلد ۳ صفحہ ۱۰۹

کس طرح مان لیں - جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اُن کی کتاب کے دوسرے حصوں میں بہت سی صریح واہیات باتیں بھری ہوئی ہیں -

رہی اب تیسری یہ دلیل کہ چونکہ کوئی انسان ان کا مُصنّف معلوم نہیں ہوتا اسلئے وہ اناوی ہیں - خیر اگر دلیل کی خاطر مان بھی لیا جاسے کہ کوی انسان اُن کا مُصنّف معلوم نہیں ہوتا - توبھی اس سے توصرف یہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہت قدیم ہیں - نہ یہ کہ وہ الہامی اور اناوی ہیں - ہمارے آریہ عزیز ہمکو بتلا تو دیں کہ وہ کیا وجہ ہے جس کے باعث ہم ویدوں کو انسانی تصنیف سے بڑھکر خیال کریں - گو اُنکے مُصنّف کا پتہ ونشان نہیں ملتا - مگر واضح رہے کہ فی الحقیقت معلوم ہوچکا ہے کہ وہ فلاں فلاں رشیوں کی تصنیف ہیں -

لکچر نمبر اوّل میں ہم رگ وید کے منتروں کی ایک فہرست بمعہ نام اُن رشیوں کے جنھوں نے اُن منتروں کو تصنیف کیا ہدیۂ ناظرین کر چکے ہیں - ہمارے آریہ بھائی کہتے ہیں کہ اِن رشیوں نے اناوی ویدوں کو دیکھا اور اُنھیں مان لیا - وہ اُن کے مُصنّف نہ تھے - بھلا جائے انصاف ہے ہم اِس لکیر کے فقیر کیونکر ہوجائیں - بھلا ہمکو اِسبات کا یقین کیسے ہو - اور کیونکر معلوم ہو کہ رشیوں نے وہ خیالات ظاہر نہیں کئے جو اُن کے دل میں گذرے

مشہور و معروف اشخاص گذرے ہیں۔

الغرض اس کتاب میں اُن آدمیوں کے نام مندرج ہیں۔ جو اُس زمانہ سے صدہا سال بعد گذرے ہیں۔ جس میں اس کا لکھا جانا مراد ہے۔ جبکہ پنڈت دیانند جی۔ اور اُن کے مقلدین امکانِ معجزات نہیں مانتے۔ تو بس پھر اِسبات کو کیونکر درست مان سکتے ہیں یا وہ اِس معجزہ مانیں۔ نہیں تو منوجی کی شہادت کا نام نہ لیں اگر وہ اس کو معجزہ مانیں۔ تو اُنہیں منوجی کے دوسرے معجزیہ بیانات کو بھی قبول کرنا پڑے گا۔ اُن میں سے ایک ھرن قصب نام ایک آدمی کی طرف منسوب ہے منو جی اس شخص کی نسبت یوں فرماتے ہیں۔ کہ وہ اِسقدر دراز قامت تھا کہ اُس کی کمر سورج کے برابر پہونچتی تھی۔ اور اُسکا باقی جسم اُس سے آگے نکل گیا ہوا تھا۔

منوجی زمانۂ وید سے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں۔ اِس لئے وہ بھی گواہی دینے کے حقدار نہیں ٹہر سکتے۔ کیونکہ وہ شروع میں موجود نہ تھے کہ اونہوں نے دیکھا ہوتا کہ کیا واقع ہوا اُن کے صرف بہت سے بیانات ہی بیانات ہیں۔ ثبوت و دلیل نام و نشان ندارد۔ عقل کی بات ہے کہ اِن بیانات کو بجز ثبوت

دوم - کیا وہ تعصب سے پاک ہیں - سچائی کے دوست ہیں اور اُن کا چال وچلن قابلِ تعظیم ہے - اگر ایسا ہی ہے تو ہم کہینگے کہ اُن کی شہادت ہر ایک حالت میں سچی ہو گی -

گو کہ ایک آدمی کتنا ہی قابلِ اعتبار ہو - اگر اُس نے ایک واقع کو بچشمِ خود نہیں دیکھا ہے - تو وہ اصل حقیقت کی گواہی نہیں دے سکتا -

اِسلئے تب یہ سوال لازم آتا ہے کہ آیا منوجی کی شہادت قابلِ اعتبار ہے یا نہیں - وہ اپنی سَنْگھتا میں فرماتے ہیں "جب پہلے ست جُگ کے دس ہزار برس گذر گئے اور ماہ بھادروں کے بھی پندرہ یوم منقضی ہو گئے - تب منو نے دھرم شاستر ختم کیا - اور یہ برھما جی کے حکم سے ہوا"۔

اسلئے منو سَنْھِتَا کو لکھے ہوئے نہایت ہی دراز عرصہ گذرا ہے مگر بڑے تعجب کا مقام ہے کہ وہ راجہ اور رشی جن کا اس کتاب میں ذکر ہے کوئی بہت عرصہ نہیں گذرا کہ زندہ تھے - راجاؤں میں سے جَنجَتی - نوھہ - پرتھو - اور رشیوں میں سے وشوامتر - اجی گرتا - وششٹ بھَرَدْوَاجَا

منوسنہتا -	باب	۱	شلوک	۲۲
"	"	۲	"	۲۸-۱۱۸
"	"	۳	"	۱-۲۷۵
"	"	۴	"	۱۲۳
"	"	۸	"	۱۱-۹۴

اسلئے جہاں تک کہ منوجی کے بیانات چلے چلتے ہیں وہاں تک تو شہادت کی کچھ کمی نہیں - لیکن آریوں کے حق میں افسوس کہ منوجی اپنے بیانات کی تائید میں کسی قسم کا کوئی ثبوت نہیں دیتے - ان کے صرف بہت سے بیانات ہی ہیں - جن کا سچا ہونا ممکن یا غیر ممکن ہو سکتا ہے -

پنڈت دیانند جی اکثر منوجی کا پرمان دیتے ہیں - اور اُن پر اُن کا بڑا دارومدار ہے - کسی شاہد کی شہادت منظور کرنے سے پیشتر ہمیں اپنی خاطر جمعی کرنی چاہئے - کہ آیا گواہ مذکور گواہی دینیکے قابل ہے یا نہیں - چنانچہ ہم پوچھتے ہیں -

اوّل یہ کہ کیا اونہوں نے جو کچھ واقع ہوا تھا بچشم خود دیکھا یا نہیں - اگر یہ واقع اُن کی چشم دید ہے - تو وہ بیشک شہادت دے سکتے ہیں *

کمالیت کا اقرار کرنا تو درکنار باوجود اس بات کے کہ وہ سنسکرت بخوبی جانتے تھے اور زمانہ آغاز وید کے قریب زندہ تھے۔ اُنہوں نے اِن کتابوں کے الہامی ہونے کا بھی اقرار نہ کیا۔ کیونکہ بدھ جی جو کہ قدیم پنڈتوں میں مشہور و معروف آدمی گذرے ہیں۔ **بدھ شاستر**۔ ادھائے ۲۔ سوترا میں فرماتے ہیں۔ "چونکہ اُن کے وقت کی میعاد غلط ہے۔ اور اُن میں پرمیشور کے نشان نہیں ہیں۔ اور وہ خلافِ عقل ہیں۔ اسلئے وید پرمیشور بانی نہیں ہو سکتے" جو کچھ بدھ جی نے کہا ہے خواہ وہ سچ ہو۔ خواہ جھوٹھ۔ لیکن ایسی شہادت کے سامنے اِس بات کا دعویٰ نہیں ہو سکتا کہ وید سورج کی طرح اپنے ہی نور سے منوّر ہیں۔ اور یہ کہ اُن کے کمالات بدیہی ہیں۔

دوسری شہادت جس کی بابت ہم غور کریں گے منوجی کی گواہی ہے۔ وہ فقرات جن سے ویدوں کا انادی ہونا ثابت ہے۔ اُن کے **دھرم شاستر** میں بکثرت پائے جاتے ہیں۔ اُن میں سے فقراتِ ذیل بیان کئے جاتے ہیں۔

اظہار ہیں - یہ بات سراسر غلط ہے زمانۂ حال اور اُس کی نکتہ چینیوں کا تو کیا ذکر - زمانۂ سلف میں خود ہندوستان کے اندر بہت سے متّقی اور عالم شخص موجود تھے - جو ویدوں کی اُن فضایل کو جو اُن کے نور سے مثلِ اختر درخشاں کہی جاتی ہیں - نہ دیکھ سکے اُنھوں نے بھی تمام اہل ہند کے ساتھ اُن کو پرمیشور کا کلام نہ مانا - اِسی لئے ایک عرصۂ دراز تک وید مت معدوم اور بدھ مت کا دریا عین مدّ پر موج زن ہو رہا تھا -

یہ ایک بڑی بھاری حقیقت ہے اور یاد رکھنے کے قابل ہے - ہمارے آریہ صاحبان لوگوں کو یہ بتلایا چاہتے ہیں - کہ مذہبِ عیسوی کے پادری لوگ - اپنی کینہ توزی اور تعصب سے - ویدوں کی خوبصورتی کے سامنے اپنی آنکھوں پر پردہ ڈال لیتے ہیں *

خداوند مسیح کی پیدایش - اور مذہبِ عیسوی کے ہندوستان میں آنے سے بہت عرصہ پیشتر - اس ملک کے لوگ - جو کہ ہندو تھے اور جو اُسوقت بیرونی بواعث اور غیر ملکوں کے علوم کے اثر سے پاک تھے - تمام اوٹھ کھڑے ہوے - اور اونھوں نے بالکل ویدوں کو تیاگ دیا - اور ویدوں کی (جو کہ اپنے نور سے منوّر ہیں)

وہ انسانی تصنیف نہیں ہو سکتے۔ رشیوں نے ویدوں کو نہیں بنایا۔ اُنھوں نے تو اُن کو دیکھا اور اُن کے فرمان کے بموجب چلے۔

(۴) وہ زبان جس میں وہ تصنیف ہوئے اناوی ہے اور وہ خود اناوی ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ وہ الہام کامل ہیں۔

(۵) یہ کہ اُن کا شبد اناوی ہے۔

دلیلِ اوّل تو قابلِ تسلیم ہی نہیں کیونکہ ویدوں کی شہادت اُن کے اپنے ہی حق میں کیونکر جائز ہو سکتی ہے۔ ابھی تو یہ بات کہ آیا وید سچے ہیں یا نہیں زیر بحث ہے۔ اسلئے اُن کا حوالہ دینا گویا اُن کو سچا مان لینا ہے۔ اور پھر از سر نو وہی سلسلہ جنبانی ہے۔

ویدوں کے اُن بیانات سے جو وہ اپنے حق میں پیش کرتے ہیں۔ شاید آریوں اور اُن لوگوں کو تشفی و تسکین ہوتی ہوگی جو اُن کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ لیکن اس بات کی کوشش کرنا کہ دوسرے بھی اس قسم کی دلیل سے مان جائیں۔ ہمارے خیال میں بالکل ہیچ و فضول ہوگا۔ کہا جاتا ہے کہ وید سورج کی طرح اپنے ہی نور سے منوّر ہیں۔ اور اپنی ہی کاملیّت کا

اس سے تو بھی نتیجہ نکلیگا کہ کوئی ایسا زمانہ نہ تھا جس میں وہ موجود نہ ہوں ویدوں کا انادی حصہ شبد (آواز) ہے نہ کہ کاغذ سیاہی اور حروف *

چنانچہ اب دو سوال ہمارے سامنے پیش ہیں جنکی بابت ہم بنظرِ عمیق تحقیق کرینگے - وہ ہر دو سوال یہ ہیں -

(۱) آیا وید الہامی اور انادی ہیں یا نہیں -

(۲) آیا وید پرمیشور کا گیان ہیں یا نہیں -

آیا وید الہامی اور انادی ہیں یا نہیں

وہ دلایل جو آریہ صاحب اپنے اس دعوے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں اور جن میں سے بعض کا لکچر نمبر (۱) میں بطور اجمال ذکر بھی آچکا ہے مفصلہ ذیل ہیں -

(۱) خود ویدوں کی شہادت اُن کے اپنے حق میں - سورج کی مانند وہ اپنی ہی روشنی سے منوّر ہیں - اور اپنی ہی کاملیت کا اظہار ہیں -

(۲) منوجی کی گواہی -

(۳) چونکہ کوئی انسان ویدوں کا مصنف معلوم نہیں ہوتا - اسلئے

ویدکا مصنف خدا ہی یعنی علیم ہے اسکا ... نے لکھا جیسا ...
دیکھا ... لکھا مگر مصنف خدا ہے

ویدوں کی تعلیم پرمیشور کے گیان میں

ہمنے اس سلسلہ کے پہلے لکچر میں ویدوں کے آغاز پر جیسا کہ آریہ مانتے ہیں بطورِ اختصار ذکر کیا اور اس مسئلہ کی تحقیق کو لکچر ہذا پر ملتوی رکھا - اب ہم بآسانی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں - اِسلئے کہ آریوں کا قول ہے کہ **وید پرمیشور کا گیان** ہیں - اِس لکچر میں ہم دریافت کریں گے کہ آیا یہ بات درست ہے یا نہیں۔

آریہ لوگ ویدوں کا الہامی ہونا اسطرح پر نہیں مانتے جیسا کہ اور کتبِ مقدسہ الہامی مانی جاتی ہیں - **وید** بقول آریہ جیسا کہ ہم پیشتر ذکر کر آئے ہیں " **پرمیشور کا گیان** " ہیں - اِس سے صاف روشن ہے کہ اگر **وید پرمیشور کا گیان** ہیں تو یہ فقط الہامی ہی نہیں بلکہ انادی بھی ہیں - کیا وجہ کہ پرمیشور انادی ہے - اور چونکہ کوئی ایسا وقت نہ تھا - جس میں وہ گیان سے خالی تھا - اِسلئے

Munna Lall Barelly 15 Julai

اصول و تعلیم آریہ سماج

لکچر نمبر ۴

پرمیشور کے گیان کے بیان میں

مرتبہ

پنڈت کھڑک سنگہ اودھو کی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے لئے

باہتمام ماسٹر جھنڈیخان

سنہ ۱۸۹۹ء

گنیش پرکاش پریس واقع لاہور میں طبع ہوا

نہیں ہیں - اور اسی لئے ہمارے پہلے قاعدے کی رو سے
وہ خدا کا کلام نہیں ہو سکتے - فقط

اور اونچی ذات سے گرا نہیں سکتی - لیکن ایک اونی ذات کے آدمی کے لئے وہ سخت قوانین مرتب ہیں کہ الاماں نیکی - لیاقت اور محنت اس کو اس درجہ سے جس میں وہ پیدا ہوا ہے اعلےٰ درجہ تک نہیں پہنچا سکتیں - انسان کی قربانی کا حکم ہے - تعلیم کی ستیاناس لکھی ہے - دوستانہ اتحاد - قومی مہربانی - اور خوش اخلاقی کو بحر عمیق میں ڈبویا ہے - رحم دلی اور ہمدردی کے خزانہ پر قفل لگایا ہوا ہے - یہاں تک کہ ویدوں کے مطابق ممکن ہی نہیں کہ ایک مرتے ہوے خاکروب کی جان بچائی جائے - یا کوئی آدمی اوس کو اپنے گھر لے جائے خواہ وہ کس قدر تکلیف میں کیوں نہو - انسان انسان سے علیحدہ کیا گیا ہے اور عالم خود غرضی میں محو کیا گیا ہے -

ان کتابوں کی تعلیم کے نتائج ایسے ہیں کہ زمانہ حال کی تعلیم اور عقل کے سامنے خود آریہ کوشش کر رہے ہیں - کہ ان بیانات کے عہدہ تشریح سے برآئیں - اور وہ اِن باتوں کو جو اِن کتابوں میں ممنوع اور غلط لکھی ہیں جائز اور درست بتلاتے ہیں - کیا خوب ہوا اگر وہ اِن کتابوں کی تردید کریں بجائے اِس کے کہ اِن کتابوں کے مسائل کا رد کرتے ہیں -

یہ دلائل ہم کو ٹھیک اِس نتیجہ پہ لاتی ہیں - جو بدھ جی نے نکالا تھا - یعنے یہ کہ ویدوں میں پرمیشور کی نشانیاں

وِدّیا کو اپنے پاس رکھے اور کبھی اُسکو ظاہر نکرے"۔

اس زمانۂ روشنی میں آریا کہتے ہیں کہ آدمی کو علم کا بیج ہر ایک جگہ بونا چاہئے اور ہر ایک کے ساتھ خوش اخلاقی سے پیش آنا چاہئے۔ لیکن ان کی کتبِ مقدسہ میں اِس بات کی بندش ہے۔ اِن میں ثبت ہے کہ۔ "اپنے ہی گھر رہو اور وہیں اپنی جان دو۔ لیکن دوسرے سے دوستی نکرو۔ خواہ اوس کے وسیلہ سے جان بھی کیوں نہ بچتی ہو"۔

ہم اور بہت سی دلائل پیش کر سکتے ہیں۔ لیکن جب ان سے کماینبغی روشن ہو جاتا ہے۔ کہ ویدوں میں پرمیشور کی نشانیاں نہیں ملتیں۔ تو کیا ضرورت ہے کہ اُن کے بیان سے مضمون کو طول فضول دیا جائے۔ ہم دیکھ چکے ہیں کہ پرمیشور اپنی مخلوقات کے ساتھ پریم نہیں کر سکتا (دیکھو لکچر نمبر ۲) اسکے انصاف اور رحم کا پتہ بھی نہیں ملتا۔ کیونکہ لکھا ہے کہ اُس نے آدمیوں کو پیدایش ہی سے یکساں نہیں بنایا۔ کبھی ممکن ہی نہیں کہ بعض کو نجات حاصل ہو کیونکہ انہیں کتابوں کا دروازہ جن میں مکتی کی بابت تعلیم ملتی ہے اُن پر ہمیشہ کے لئے مقفل ہے۔ اعلےٰ ذات کے لئے اور دستور العمل اور اونٰے ذات کے لئے اَور قانون۔ بعض گناہ جو اونچی ذات کا آدمی کرتا ہے گناہ نہیں ہیں۔ اور کسی قسم کی بُرائی اسکو اس کے اعلےٰ درجہ

دگناہ) ہے ۔ اِس لئے آریا بھی کہتے ہیں کہ گؤ پاک ہے اور اُسے
ذبح کرنا ایک اعلیٰ درجہ کا گناہ ہے ۔ قوانین و خیالات بنی
انسان قربانی انسان کے خلاف ہیں ۔ اس لئے آریا بھی اُسکو
بُرا جانتے ہیں ۔

شاید کوئی ہم پر یہ سوال کرے کہ ان باتوں کا پرمیشور کے نیائے
سے کیا تعلق ہے ۔ تو واضح ہو کہ یہ ایک ایسی مثال ہے جس
سے ثابت ہو جائے گا کہ کس طرح ہمارے آریا احباب اپنے وید
مقدّس کی تعلیم سے گریز کرتے ہیں اور اُسکی کچھ پرواہ تک بھی نہیں
کرتے ۔ اور صاف اسکی تعلیم کے خلاف دعویٰ کرتے ہیں چنانچہ ذ
کے بارے میں بھی یہی کیفیت ہے ۔

اِسی بارے میں ہم ایک اور مثال بیان کرتے ہیں ۔ آج کل آریہ
کہتے ہیں کہ لوگوں کی تعلیم ہونی چاہئے ۔ وہ مدارس کھولنے ۔
کتابیں چھپوانے اور عموماً ترقی علم میں بہت ساعی و گرم ہیں ۔
اسکی وجہ زمانہ کی ترقی ہی ہے ۔ ورنہ اِن کی کتبِ مقدسہ میں تو
اسکی ممانعت ہے ۔ منو ادّھیائے ۲ شلوک ۱۱۰ - ۱۱۵ میں لکھا ہے
وِدّیا (علم) برہمن کو کہتی ہے ۔ میری ایسی حفاظت کر جیسی کہ
ایک خزانہ کی ۔ اور میرا نگران رہو ۔ اُنکو جو ایمان کی پیروی
نہیں کرتے ۔ تعلیم نہ دے اور نہ ان سے کچھ سروکار رکھ ۔ میں
تیرا مرتبہ فلک تک پہنچا دونگی برہمن کو چاہئے کہ تا دمِ مرگ

تو اِس سوال کا جواب کہ ایک گائے کِس طرح اپنے آپ کو پرمیشور کے لئے قربان کرسکتی ہے - کیا ہوگا - اِس حالت میں تو پنڈت جی کی یہ تشریح بالکل لغو ہوگی - قربانیوں میں حیوان ہمیشہ ذبح کئے جاتے تھے - قدیم کتابوں میں اسکے بہت سے ثبوت موجود ہیں - منو - ادہائے ۵ شلوک ۲۳ میں لکھا ہے کہ قربانیوں میں حیوان ذبح کئے جانے چاہئیں - پھر ادہائے ۵ شلوک ۳۹ و ۴۴ میں اِسی بات پر زور دیا گیا ہے - کہ قربانیوں میں حیوان بیشک ذبح ہونے چاہئیں -

ہم اس سلسلہ کے لکچر نمبر ۶ میں اس بات پر بخوبی بحث کریں گے - اِسمیں کچھ شک نہیں کہ اشومیدا یگ (گھوڑے کی قربانی) میں فی الحقیقت گھوڑا ذبح کیا جاتا تھا - یہی بس نہ تھا بلکہ اسکے گوشت کے ٹکڑے کرکے کباب بناتے تھے - اور اُسے اُبال کر ناشتہ کرتے تھے (دیکھو رگ وید - اشٹکا ۲ - ادہائے ۳ سوکت ۶) آریوں کے حق میں کیا خوب ہوتا - اگر اِن شاستروں کا نام و نشان صفحۂ ہستی سے مٹ جاتا - کیونکہ تب ہم یقین کرلیتے کہ قربانی کی یہ تشریح جو وہ کرتے ہیں عین درست ہے -

ویدوں پر آریوں کا بڑا گھمنڈ ہے - لیکن اصل بات یہ ہے کہ وہ انہیں صرف اسی وقت مانتے ہیں جب وہ انکے مطلب کے مطابق ہوتے ہیں - چونکہ ہندوؤں کا خیال ہے کہ گئو تتیا بڑا بھاری دوش

رگ وید- اشٹکا ۸- اوہاے ۱- سوکت ۵ امنتر ۲ میں رقوم ہے " کہ تین سو بھینسوں کی سوختنی قربانی ہوئی- پھر رگ وید بھاگ ۲ صفحہ ۱۰۱۸ میں بطور التجا مسطور ہے کہ -" ایک سو بھی اسی طرح نذر کی جائیں-

انسان کی قربانی کا حوالہ (رگ وید) سے ملتا ہے (دیکھو اشٹکا ا وہاے ۲ سوکت امنتر ۲) سنا شیف کو اسکے باپ اجی گرتا نے سو گائے کے عوض قربانی کے لئے بیچڈالا تھا-

اس قصے کا تذکرہ رامائن کے بال کانڈ میں مذکور ہے- بھاو ریچا برہمنا اور منوجی اس کا حوالہ دیتے ہیں (دیکھو منوسنہتا اوہاے ۱۰-شلوک ۱۰۵) ائیتر یا برہمنا اور اور بہت سی کتابوں میں اسکا بیان بتوضیح ملتا ہے-

پنڈت دیانندجی نے اپنی طرف سے تو بہت زور مارا - کہ یجروید کے اس بیچ فقرے کی جس میں قربانی انسان کا فرمان ہے تشریح کر ڈالیں- اُن کا قول ہے کہ اس سے یہ مراد نہیں کہ ہم آدمیوں کو قربان کریں - بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ انسان اپنے آپ کو پرمیشور کے لئے دیدے اور اپنی زندگی محض اوسی کی خاطر بسر کرے - لیکن یہ تشریح اس فقرے پر جس میں گائے کی قربانی کا حکم ہے- عائد نہیں ہو سکتی - اگر مان لیا جائے کہ انسان کی قربانی سے وہی مطلب ہے - جو پنڈت صاحب موصوف فرماتے ہیں

کردینا اُنکے خیال میں ایک اعلےٰ درجہ کی جہالت ہوگی - لیکن اُن کے وید مقدس میں انسان اور گائے دونو کی قربانی کا فرمان ہے - تب آریہ کیوں اِن کتبِ مقدسہ کی تعلیم کی پرواہ نہیں کرتے اُنکو واجب و لازم ہے کہ اُس کی قدر کریں - اور اُس کے حکم کے بموجب گائے اور انسان دونو کی قربانی کریں - چنانچہ دیکھو **یجر وید** ادہائے ۲۴ منتر ۲۷ - ۲۸ میں صاف فرمان ہے -

گائیں بِھرسپتی کے لئے قربان ہوں
آدمی پرجاپتی کے لئے قربان ہوں"

گائیں فقط ذبح ہی نہیں کی جاتی تھیں - بلکہ ان کا گوشت بھی کھایا جاتا تھا - کیونکہ ان حیوانوں کا گوشت جو قربان کئے جاتے تھے - بعد ازاں تناول بھی کیا جاتا تھا (دیکھو **رگ وید**) اشٹکا ۲ - ادہائے ۳ - سوکت ۶)

فی الحقیقت رگ وید کے ایک مقام میں لکھا ہے کہ گائے کا گوشت سب سے عمدہ خوراک ہے (**رگ وید** منڈل ۶ - سوکت ۱۶)

ہمارے آریہ دوست کہتے ہیں کہ ویدوں میں حیوانوں کی قربانی کا حکم کہیں بھی نہیں - لیکن ہم تو دیکھتے ہیں کہ اس کا حکم ہی نہیں بلکہ بہت جگہ بڑی دہوم دہام کی قربانیوں کا حوالہ ملتا ہے

آریہ بہادر میدانِ گفتگو میں تو اسپِ کلام کو وہ جولانے دیتے ہیں کہ بس وہ دوسرا کوئی ثانی نہیں رکھتے۔ لیکن جب اون کی تعلیم کا محکِ عمل پر امتحان ہے۔ تو پھر چھوٹا مونہہ بڑی بات ھے۔

اُن کے بعض خیالات تو درست ہیں۔ لیکن وہ نہیں چاہتے کہ کہ اِس حقیقی مخرج کے مُقِر ہیں۔ جس سے ان خیالات کا خروج ہوا ہے۔ بلکہ بجائے اسکے وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ اون کا مصدر وید ہیں یہ ایک ایسا دعویٰ ہے جس سے کہ ہر ایک ویدوں کا پڑہنے والا خواہ وہ انہیں عارضی طور پر ہی پڑہے۔ اس کی اصل تہ تک پہنچ سکتا ہے۔

جب کبھی انہیں احتمال ہوتا ہے کہ یہ ایک خیالات انہیں گرداب رنج و الم میں لایا چاہتے ہیں۔ تو وہ بڑی خوشی سے اُنہیں سلام کرتے ہیں۔ بھلا ایسا بے ٹھکانہ ایمان خود اس شخص کا یا تمام اہل ہند کا کب بیڑا پار کر سکتا ہے۔ تمام سچے آدمیوں کو جنہیں اپنے روح کی فکر اور اپنے ملک کی بہبودی مدنظر ہی چاہیے کہ اُس حقیقت کو پہنچیں۔

امورات ذیل قابل غور ھیں

آریہ لوگ گائے کو مقدّس مانتے ہیں۔ اور گائے کے ذبح کرنے سے بڑہکر اُنکے نزدیک کوئی گناہ کبیرہ نہیں۔ وہ انسان کی زندگی کی بھی ازحد قدر کرتے ہیں اور ایک آدمی کو مذہب کی خاطر قتل

کہ اُن کے افعال ہمیشہ اُن کو کاذب ٹھراتے ہیں - وہ کہتے ہیں کہ تمام آدمیوں کے روح یکساں ہیں - لیکن جب دیکھتے ہیں کہ یہ مساوات ہم بیچاروں کے جسموں کو عطا نہیں ہوئی - پھر اگر ہم روح کی بابت ان کے رسن اس بے لطف مسئلہ پر شک کریں تو معذور ہیں - خود ان کی عقل اُنہیں کہہ رہی ہے کہ اگر ایک پیاسا چوہڑا ان کے کنوے سے پانی بھر کر اپنی پیاس بُجھالے تو کیا ڈر ہے - لیکن شاستر یہ کہہ رہے ہیں - کہ اسے کسی طرح اجازت نہیں - گو وہ جان سے چلا ہی نہ جائے - کہاں ہے وہ بہادر آریہ جو عقل کی رہنمائی پر ذات کی کچھ پرواہ نہیں کرتا - اِہمیں تو کچھ شک نہیں کہ بر سر موقع وہ شاستروں اور عقل کے فرامین کو بر سر طاق رکھدیتے ہیں -

آریہ سماج میں یہی بات زیادہ قابلِ افسوس ہے - ہمارے آریہ احباب اپنی قوم کے ہادی اور اپنے مذہب کے منجی ہوا چاہتے ہیں - اُن کی خواہش تو یہ ہے - کہ اعلےٰ خیال کے آدمیوں اور ریفارمروں کی طرح لوگوں کو دنگ کریں - لیکن بڑے افسوس کی بات ہے کہ پھر اِن مصائب و مشکلات کا جو اس مرحلہ کے طے کرنے میں درپیش ہیں موہنہ دیکھنے سے ننگ کریں - وہ جو محبوبِ حقیقی کے طالب صادق ہوتے ہیں - بھلا وہ اِس وحشت پُر خار سے جس کا گذر سب عشاق کا حصّہ ہے - کب ڈرتے ہیں - بلکہ بے دھڑک قدم آگے رکھتے ہیں - مگر ہمارے

اور جو ان کی کتبِ مقدسہ کی تعلیم کے عین برخلاف ہے اگر انکا اعتقاد ان کے قول کے مطابق ہے تو پھر انہیں مسلمانوں - چماروں - اور چوہڑوں کے ساتھ ملکر اکل و شرب سے کیوں گریز ہے - خیر یہ تو یکطرف رہا - آپس میں بھی ملکر بھائیوں کی طرح تو کھائیں - پئیں - دیکھا جاتا ہے کہ خاص سماج میں ہی جس جگہ وہ پکار کر کہتے ہیں کہ ذات بالکل غلط ہے اور ہمیں بدنام کرنے کے لئے وہ ہمارے کسی دشمن کی ایجاد ہے - ان کے تمام کام ذات کے قواعد کے مطابق ہیں - جبہ بھر بھی اختلاف نہیں - ہر سماج میں ان قوانین کی پوری پابندی ہوتی ہے - ہمارے آریہ صاحبان عالم لوگوں کے سامنے تو ذات کے خلاف بڑے زور و شور سے شیر کی طرح گرجتے ہیں - لیکن جب گھر میں عورتوں کے پاس جاتے ہیں - پھر اس معاملہ میں ان کے سامنے گیدڑ سے بھی زیادہ بزدل ہو جاتے ہیں - اپنی برادری اور ہم جنسوں کے سامنے وہ ذات کے حلقہ بگوش ہیں -

ہمکو جواب میں کہا جائیگا کہ آریہ مسلہ کے عام معنوں میں ذات کوئی چیز نہیں - لیکن ہم افعال دیکھا چاہتے ہیں نہ کہ محض اقوال - اگر ان میں سے کوئی سرِعام کسی چوہڑے کے ہاتھ سے ایک گلاس پانی لیکر پئے تو ہم اپنی غلطی کا بخوشی اقرار کریں گے ورنہ اُنکے خالی اقوال کا کیا فائدہ گو وہ کیسے ہی چکنے چوپڑے کیوں نہو جب کہ ہم دیکھتے ہیں

آجکل زمانے کی روشنی اور ترقی کے باعث سے آریہ بیان کرتے ہیں۔ کہ تمام آدمی بھائی ہیں اور ایک ہی والدین کی اولاد ہیں ۔ وہ ہمکو تبلادیں تو سہی کہ یہ تعلیم ان کے ویدِ مقدس میں کہاں لکھی ہے ۔

لیکن ہم دلیل کی خاطر مان لیتے ہیں کہ آریوں کا یہ قول بجا ہے کہ انکی کتبِ مقدسہ میں ذات کا مسئلہ تو کجا بلکہ انکی تعلیم بالکل اس مسئلہ کے خلاف ہے اور ان سے عیاں و ہویدا ہے کہ تمام بنی انسان یکساں ہیں ۔ اگر ایسا ہی ہے تو ہمارا سوال ہے کہ وہ اپنے ایمان کو عمل میں لانے کا حوصلہ کیوں نہیں رکھتے ۔ جوان مردوں کی طرح میدان میں کیوں نہیں آتے ۔ صداقت کی حمایت کرنے سے کیوں پہلو تہی کرتے ہیں ۔ کیوں نہیں مستعد ہوتے کہ جو کچھ سر پر آئے بخوشی برداشت کریں ۔ وہ خدا ۔ ویدوں اور اس سچائی کی خاطر جسکے وہ ایسے مشتاق ۔ پرستار ۔ اور طلبگار ہیں ۔ اپنی ذات کے لوگوں سے خارج کیا جانا کیوں گوارا نہیں کرتے ۔ ان کے چال چلن ہمیشہ اُن کے دعووں کو باطل ٹھہراتے ہیں ہم لوگوں کی نسبت کیا کہیں جو اپنا عقیدہ یہ تبلاتے ہیں کہ ذات فقط غلط ہی نہیں ۔ بلکہ ویدِ مقدس میں اس کی بہت تحقیر لکھی ہے اور تسپر بھی زمانہ سازی کی خاطر اس دروغ گوئی کا ساتھ نہیں چھوڑتے جس سے پرمیشور کی بے حرمتی ہوتی ہے ۔ آدم زاد کی خوشی اور امن کا گلا کٹ جاتا ہے

ذات کا آدمی اگر اپنا جنیئو (زنار) کھودے - یا وہ کسی طرح سے ناپاک ہوجائے تو وہ شوودر ہوجاتا ہے - اور جب تک اور نیا جنیئو نہ ڈالے تب تک اسی حالت میں رہتا ہے - جب تک وہ اس حالت میں ہے وہ ایک طور پر اپنی ذات سے خارج سمجھا جاتا ہے کوئی اس کے ساتھ کہاتا نہیں اور نہ کوئی اس کے ہاتھ سے پانی لیکر پیتا ہے اور نہ وہ وید پڑھ سکتا ہے۔ یہ شوودر پد ایسی دوج آدمیوں کے حق میں ہے جو گویا کہ کچھ عرصہ کے لئے اپنی ذات سے خارج ہوتے ہیں (دیکھو شریک) اڈہائے ۱- پاد ۳ - سوتر ۳) یہ سوتر ایسے عمدہ طور سے محفوظ ہے - کہ کسی زمانے میں اسکا الٹ پلٹ ہونا احاطۂ امکان سے باہر ہے - پھر منو اڈہائے ۱- شلوک ۱۰۳ میں لکھا ہے - کہ شوودر کبھی وید پڑھنے کا ادہیکاری نہیں ہوسکتا" اسی کے پہلے اڈہائے شلوک ۹۹ میں مسطور ہے کہ کوئی آدمی شوودر کو وید نہ سنائے اور نہ سکھلائے -

یہ ایک بڑی عجیب بات ہے کہ ہمارے آریہ احباب حسب موقعہ اپنی ہی کتابوں کی تعلیم سے آنکھیں بند کرلیتے ہیں - اور جو کچھ ان میں صاف صاف لکھا ہے اس کے عین خلاف بیان کرتے ہیں - یہی مضمون جس کا ہمنے ذکر کیا مشتے نمونہ از خروارے ہے - کیونکہ ان کی کتابوں میں صاف مرقوم ہے کہ وید تمام آدمیوں کے لئے نہیں ہیں - بلکہ خاص حقدار جماعتوں کے لئے - مگر ہمارے آریا بھائی کہتے ہیں کہ وہ تمام کے لئے ہیں شوودروں کے لئے بھی -

پر منحصر ہے ا دیکھو پنگی اور منو سنہتا ان وجوہات سے صاف روشن ہے کہ نہ صرف پرمیشور کا نیائے ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس کی بجائے ہم دیکھتے ہیں کہ ہم پر اس کی بے رحمی بدرجۂ کمال ہے - بے شمار آدمی ان بے رحم ظلموں سے جو خدا کے نام پر ہوئے یا ہو رہے ہیں پائمال ہو چکے اور ہو رہے ہیں -

پنڈت دیانند جی اس حقیقت کی تہ کو یہاں تک پہنچے کہ اُنہوں نے اس صاف تعلیم کو اور نقشہ میں بدلنے کے لئے اپنی طرف سے کوئی وقیقہ باقی نہیں چھوڑا -

مثلاً وہ اِس بات پر زور مارتے ہیں کہ وید تمام آدمیوں کے لئے یکساں ہیں شودروں تک بھی اُن کو پڑھ سکتے ہیں - اور اپنی اِس بات کی تائید میں وہ یجروید ادّھائے ۲۶ - منتر ۲ کا حوالہ دیتے ہیں - اس منتر میں ایک شودر پد ہے جس سے پنڈت صاحب موصوف نتیجہ نکالتے ہیں کہ شودروں کو وید پڑھنے کی ممانعت نہیں ہے - مگر اس وید کا برہمن اور منو جی اور شنکراچارج کے دہرم شاستر اس جملہ کی پوری پوری تشریح کرتے ہیں اور واضح کرتے کہ شودر پد شودر کے لئے نہیں بولا گیا - اگر شودر پد سے شودر مراد ہوتی تو کیا ضرورت تھی کہ ایسے سخت قوانین مرتب ہوتے - اگر کوئی شودر وید سُنے تو اُسکی یہ سزا - جو پڑھے اُسکو یہ تعزیر وغیرہ وغیرہ جو جنم سے شودر ہے شودر ہی رہیگا + وید پڑھنے کی اُسکو مطلق ممانعت ہے - دوج یعنے زنار بند

ہاتھ دھو بیٹھیں سوئیتسوتر ا۔

آریہ اِسکے جواب میں کہتے ہیں کہ نیچ ذات کے برگزیدہ آدمی اگلے جنم میں برہمن ہو جاتے ہیں اور تب سینیاسی ہو کر نجات حاصل کر لیتے ہیں۔ اِسکی نسبت ہم اُسوقت کچھ کہیں گے جب ہم مسئلہ تناسخ (آواگون) پر بحث کریں گے۔ لیکن اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آجتک ہمنے کوئی ثبوت اِس بیان کا نہیں سُنا۔ مگر خیر۔ کیونکہ ہمارے آریہ احباب ہمیشہ سے ثبوت کی نسبت بیانات کے زیادہ شایق ہیں۔

لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ نجات تو بالائے طاق رہی۔ اِسکی رسائی کا دروازہ تمام پر کُہلا نہیں۔ کیونکہ خیال کیا جاتا ہے کہ وہ کتابیں جنسے مکتی حاصل کرنیکا طریقہ معلوم ہے فقط وید ہی ہیں۔ مگر ساتھ ہی اسکے یہ بھی لکھا ہے کہ تمام کو ان کتابوں کے پڑہنے کا اختیار نہیں۔

لکہا ہے کہ ایک شودر وید سننے اور پڑہنے کا مجاز نہیں۔ اگر ایسا عمل اِس سے وقوع میں آئے گا۔ تو وہ مستوجب سزا ہوگا (دیکھو شریرک ادہیاے ۱۔ پاد ۳ سوتر ۸) ہم اِس سزا کا ابھی ذکر کر آئے ہیں۔ کہ اسکے کانوں میں ڈہلا ہوا سکہ۔ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جائے۔ اس کی زبان کاٹی جائے اور اس کا دل اور اس کا سینہ چاک کر کے نکالا جائے اگر وہ نجات کے کلام سے مشورہ کرنے کے ہولناک جرم کا مرتکب ہو۔ اور اور کتابوں میں مرقوم ہے کہ شودر یگ کرنے کا ادہیکاری نہیں۔ وید پڑہنا تو درکنار اسکی امید کا کل دار و مدار صرف برہمن کی خدمت گذاری

ایسے مظلوم کی فریاد کو مطلق نہ پہنچنا چاہئے - ان ذاتوں میں سے ہر فیصدی دس اس کا حق ہے - شودر کی مکتی صرف اِسی بات پر منحصر ہے کہ وہ برہمن کی خدمت کرے - تمام دوسرے نیک کام اُس کے لاحاصل ہیں - کمینہ ذات کے آدمی کو زر جمع کرنے کی اجازت نہیں مبادا کہ وہ متمول ہوکر اونچی ذات کے لوگوں پر حکم کرے - مذکورہ بالا کے سوا ہم اور بہت سی مثالیں پیش کر سکتے ہیں - لیکن ہمارے خیال میں یہی کافی و وافی ہونگی - کیونکہ ان سے یہ بات پایۂ ثبوت کو پہونچگئی ہے کہ ویدمت کے بموجب پرمیشور بنائے کاری نہیں ہے بنی انسان کی پیدائش مختلف درجوں میں ہے - اگر کوئی اونچی ذات کا آدمی کتنے ہی بڑے گناہ کا مرتکب کیوں نہ ہو - اُسکو چنداں خیال میں نہ لانا چاہئے مگر ایک نیچ ذات کا آدمی سخت سزا کے قوانین کا پابند ہے نہایت اعلےٰ درجہ کی نیکی اور حسنِ لیاقت اِسکی قسمت کو تبدیل نہیں کرسکتی ہیں جس حالت میں کہ وہ ہے اِسی میں اُسکو رہنا ہوگا -

یہ تو روزمرہ کے معاملات کی نسبت ویدوں کی تعلیم ہے - اب ہم دیکھینگے کہ آیا ویدوں کے مطابق نجات کا راستہ تمام کے لئے کھلا ہے یا نہیں - اور - آیا ہر ایک اُس کو حاصل کرسکتا ہے یا نہیں ویدوں میں لکھا ہے کہ سنیاس کے بغیر حقیقی گیان حاصل ہو ہی نہیں سکتا اور بجز گیان مکتی کا حصول خارج از امکان ہے - لیکن صرف برہمن ہی سنیاس لے سکتے ہیں - پس دوسروں کو چاہئے کہ نجات سے

بھی چاہئے کہ اس بات کا خیال ہرگز دل میں نہ لاوے - اگر وہ چاہئے تو اُسکو جلاوطن کرسکتا ہے - لیکن اس حالت میں بھی اس کا تمام مال ومتاع اسکی ہمراہ بھیجدیا جائے (ادہیائے ۹ شلوک ۲۳) برہمن کی اگر رغبت ہو تو وہ نیچ ذات کی لڑکی کو اپنی زوجیت میں لاسکتا ہے چنانچہ وشٹ اکھمالا کے ساتھ شادی کی اور ساونی نام ایک عورت ایک رشی موسوم بہ نندپال کی زوجہ تھی - یہ دونو عورتیں ادنی ذات میں سے تھیں - لیکن ادنی ذات کا ایک آدمی اعلی ذات کی ایک عورت سے بیاہ نہیں کرسکتا - اگر ایک برہمنی کسی نیچ ذات کے مرد کے ساتھ بیاہ کرے تو اُسکی سزا یہ ہے کہ اُسکو جلتے ہوئے لوہے کی چادر پر جلاکر مارا جاوے - اگر کوئی برہمن جاہل یعنے ناخواندہ ہو - تو کسی نیچ ذات کے آدمی سے تعلیم حاصل کرسکتا ہے اور اگر کسی نیچ ذات کے آدمی کے پاس سونا - چاندی یا خوبصورت بیوی ہووی تو برہمن اُنہیں اپنے تصرف میں لاسکتا ہے - اگر کوئی شودر کسی برہمن کو وید پڑہتا ہوا سن لے - تو اُسکے کانوں میں ڈھلا ہوا سکہ اور جلتی ہوئی موم ڈالی جائے - اگر وہ اُس کی عبارت کو پڑھے تو اُس کی زبان کاٹ ڈالنی چاہئے اگر وہ اسے حفظ کرے تو اُسکی سزا یہ ہے کہ اُس کا جسم چاک کرکے اُس کا دل نکالا جائے - برہمن سب کا سرتاج ہے - برہمن کا رتبہ سب سے اعلے ہے اگر کسی برہمن کا سرمایہ ویدوں کی تعلیم حاصل کرنے کے اندر ہی ختم ہوجائے تو اُس کو اختیار ہے کہ اپنی احتیاج کی اشیاء کسی ویش یا شودر کے گھر سے خود چُرالے یا چوری کروالے - اور راجہ کو بھی

کیواسطے اِنہیں اپنے جسم سے چار ذاتوں میں پیدا کیا"۔

(۱) منو سنہتا - ادہاے ۱ - ۳۱

منو سنہتا - ادہاے ۱۲ - ۴۳

تیتری برہمنا - ادہاے ۱ - ۲۶

ستا پتھا برہمنا - ۱۴ - ۴،۲ - ۲۳ وغیرہ

خدانے آدمیوں کو فقط مختلف درجہ ہی کا پیدا نہیں کیا - بلکہ وہ قوانین بھی جن کا اِنہیں پابند ہوکر رہنا پڑتا ہے - یکساں اور درست نہیں ہیں اعلے ذات کے لئے اور قانون اور ادنیٰ ذات کے اور جن میں کہ زمین وآسمان کا تفاوت ہے۔

چنانچہ یہ مقرر ہے کہ اگر اونچی ذات کا کوئی آدمی کسی نیچ ذات کی لڑکی کے ساتھ کوئی ناجائز حرکت کرے - تو وہ مستوجب سزا نہ ہوگا - لیکن اگر کمینہ ذات کا ایک آدمی اعلے ذات کی کسی عورت سے اسی قسم کی حرکت کرے (خواہ یہ حرکت عورت کی رضامندی سے ہو) تو اِسکی سزا یہ ہوگی کہ یا تو وہ جان سے مارا جائے - یا اپنی جان کے عوض اِسقدر مبلغات ادا کرے جو اِس لڑکی کے والدین مقرر کریں (منو سنہتا ادہاے ۸ شلوک ۳۶۵) پھر شلوک ۳۸۰ میں لکھا ہے کہ برہمن خواہ کتنے ہی بڑے جرم کا مرتکب کیوں نہ ہو - ہرگز قابلِ قتل نہیں - برہمن کے قتل کے برابر اور کوئی گناہ نہیں راجہ کو

رگ وید - منڈل ۱ - سوکت ۱۰۸ منتر ۲

"اُسے اندر اور اگنی اگر تم کبھی کسی برہمن یا کسی راجپوت سے خوش ہوئے ہو تو یہاں آؤ"

برہمنوں کے حق میں یہ بھی لکھا ہے کہ وہ استعارات کے جاننے اور بھجن گانے والے تھے (رگ وید - منڈل ۱ - سوکت ۱۶۴ منتر ۴۵) ہم اور حوالے اقتباس کر سکتے ہیں - لیکن ہمنے کافی بیان کر دیئے ہیں - جن سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اس پُرش سوکت کے سوا اور بھی فقرات ہیں۔ جو ہم کو ذات کی بابت بتلاتے ہیں -

اسلئے ویدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان یکساں پیدا نہیں ہوئے - دوسری کتابوں کی تعلیم اس بڑی بھاری حقیقت کا جو ویدوں میں مندرج ہے - اظہار ہے - یہ مسئلہ برہمنوں کی گھڑت نہیں - بلکہ ویدوں کی تعلیم ہے - ویدوں میں اس مضمون پر قریباً پچاس جگہ ذکر ہے - اور بلاشک یہ تعلیم ہمیشہ انہیں معنوں میں سمجھی جاتی تھی جیسا کہ آجکل نہ کہ اُن معنوں میں جو آریہ بیان کرتے ہیں (دیکھو سین اچارج کی تصانیف)

منوجی کا جنکو پنڈت دیانندجی اپنی بڑی سند مانتے ہیں - بیان ہے، پرمیشور جو نا وید اور سرب شکتی مان ہے جب اُسنے پرتھوی اکاش اور اگنی کو استھپن کیا - اور اندھیرے کو پراگندہ کر دیا تب اُسنے پیدائش کا کام جاری رکھنے کے لئے پانی کو بنایا - اور پھر آدم زاد کو بڑھانے

برہمن ذات کے آدمی اُسکے موںہہ سے نکلے ہیں (بَرَہْمنیو- بَرَہْمنیات جَاتِی وسِشٹاً- پُرکھو- مُکھ ماسیت- مُنوکھات- اُپتنّاً- اِتیَرتھا) راجا یا چھتری ذات کے لوگ- اسکے بازوؤں سے بنے- اس پرجاپتی کی رانیں ویش بنے- کیونکہ ویش اُس کی رانوں سے نکلے اِسی طرح شودر اُسکے پاؤں سے نکلے یجروید کانڈ ، سے بھی اس امر کی شہادت ملتی ہے- اور جیسی عبارت کہ اِس وید کے برہمن میں مسطور ہے- ویسی ہی مینے یہاں مذکور کی ہے-

اب ہم اِس لکچر میں ہر ایک پر روشن کردیں گے کہ یہ آریا کے اپنے ہی خیالی ڈھکوسلے ہیں- اور اِن کتابوں میں جو اُن کے مت کی بنیاد قرار دئے جاتے ہیں- انکا نام ونشان بھی نہیں ملتا-

پرش سوکت کے علاوہ جسکا ہم ابھی حوالہ دے آئے ہیں- ویدوں میں اور فقرات بھی ملتے ہیں- جو اِس امر کی شہادت دیتے ہیں-

مثلاً جب کبھی اِن میں بنی آدم کا اجتماعاً ذکر ہے- تو اُن کی پانچ جماعتوں (پنچاشتیا) کا بیان ہوتا ہے- سین اچارج جی (پنچاشتیا) کی تشریح یوں کرتے ہیں- کہ اِن سے چار ذاتیں اور نشادر (یعنی ملیچھہ) مراد ہیں آریہ ورت (یعنے آریہ لوگوں کا دیس چتروَرنیا کہلاتا تھا- تاکہ ملیچھوں کے ملکوں سے وہ امتیاز ہوسکے- چتروَرنیا سے وہ ملک مراد ہے جس میں کہ چار ذاتوں کا امتیاز ملحوظ تھا-

سنسکرت وید کے جاننے والے تھے - انکی تفسیر بعض نامی وگرامی اور فاضل واکمل پنڈتوں (جو فخرِ ھند ہو چکے ہیں) کی کوششوں کا ثمرہ تھی - پنڈت صاحب موصوف نے اِس سرزمین کے علم و مسائل کی جان حاصل کرنیکے لئے مال و جان تک دریغ نہیں کیا - تاکہ اُن کے اِس حاشیہ وید میں کوئی دقیقہ باقی نرہے سین اچارج جی پنڈت دیانندجی اور آریون کے موجودہ ابجد خواں پنڈتوں کی نسبت جن پر آریوں کو فخر ہے - کہیں اعلیٰ درجہ کے پنڈت گذرے ہیں - جنکو ھند کے علومات اور کمالات مین فضیلت کا بہرہ حاصل تہا اور جو گویا کہ زمان وید کے آخری دور میں زندہ تھے **پرش سوکت** - (جسکا ہم اقتباس کر چکے ہیں) کے منترون پر ذیل کا حاشیہ[۱] چڑہاتے ہیں -

"اِن منتروں میں برہمن اور دوسری ذاتوں کے آغاز کا بیان بطور سوال و جواب مذکور ہے - سوال ہے - **پرجاپتی** نے جو کہ تمام دیوتا کی جان ہے مختلف اوقات پر جو تمام شکلیں اختیار کیں ہیں بتلاؤ کون کون روپ اِس نے دھارے ہیں اور کس کس وقت پر کتنی مرتبہ اور کتنے طریقوں میں - کون اِس کا مُونہہ ہیں - اِس **ھستی** کے بازو کیا ہیں - اِس کی رانیں کیا ہیں - اور کیا پاؤں - یہاں سوالات کئے گئے ہیں - جوابات بارہویں منتر میں مذکور ہوئے ہیں -

[۱] نوٹ لکھتے ہیں -

آریہ اِس سوکت کو کئی ایک معنوں میں لیجاتے ہیں۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ اسکی عبارت از سرتاپا استعارات سے معمور ہے۔ جماعتوں سے ذاتیں مراد نہیں۔ برہمنوں کو پرمیشور کے موہنہ سے نکلے ہوئے اِس وجہ سے کہا گیا ہے کہ وہ ویدوں کی تعلیم دیتے ہیں اور ہر ایک انسان اِن کتابوں پر حاوی ہونے سے برہمن ہو سکتا ہے **پنڈت دیانند جی** نے اپنے مقلدین کے حق میں اچھا نہیں کیا کہ اُنھوں نے ویدوں کے علاوہ اور بہت سی کتابوں کی تعلیم کو سچّا و صحیح تسلیم کر لیا ہے اور انہیں کامل سند قبول کر لیا ہے اور اونہوں نے **آریہ سماج** کی عمارت کی ایک جزو ان کتابوں کے ستونوں پر استادہ کی۔ لیکن یہ کتابیں ان کے دعووں کو مستحکم کرنا تو کیا بلکہ بیہودہ اور لغو ٹہراتے ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ قدیم زمانہ کے آریہ آجکل کے ایسے آریوں کی نسبت ویدوں اور بڑے بڑے پنڈتوں کی تعلیم کو کس طرح کچھ کم سمجھنے والے نہ تھے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اِن قدیم آریوں کی **سوشل لایف** (طریق معاشرت) کی تواریخ آجکل کے آریوں کے بیانات کی اور بھی تردید کرتی ہے۔ اِس مضمون پر **سین اچارج** کی رائے کو **آج کل کے دیانندیوں** کے خیالات سے مقابلہ کرنا خالی از فایدہ و لطف نہ ہوگا۔ اِس فاضلِ اجل و پنڈت اکمل نے وید پر ایک بڑی طویل و مفصل تفسیر لکھی ہے یہ تفسیر ہمیشہ سب سے بھاری سند مانی گئی ہے۔ چونکہ آریہ ابھی تک **سین اچارج** کی تصانیف پر کوئی حرف نہیں لاسکے لہٰذا انکو مجبوراً تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ بہرحال وہ

اپنی ران سے - اور شودر اپنے پاؤں سے اپتن کئے - ہم اپنے ناظرین کو
خاص کر اسبات سے مطلع کرتے ہیں کہ ذات کا مسئلہ برہمنوں کی ساخت
نہیں - جیسا کہ ہمارے آریہ بھائی ہمکو یقین کرایا چاہتے ہیں - یہ ویدوں
مسئلہ ہے اور صریح اور صاف عبارت میں مرقوم ہے -

انسان کی پیدایش کا یہ بیان **پرش شوکت** میں جو (رگ - شام
اتھرو - یجر) چاروں ویدوں میں یکساں ہے - مندرج ہے - ہم اس
کے لکچر نمبر (۴) میں اس سوکت کی عبارت کو جیسی کہ یہ چاروں ویدوں میں
مسطور ہے مفصل بیان کر آئے ہیں - اسلئے بخوف طوالت یہاں دوبارہ تفصیل
ذکر کرنے کی ضرورت معلوم نہیں ہوتی - ہم فقط وہی منتر بیان کریں گے جنمیں
بنی انسان کی چار ذاتوں میں پیدا ہونیکا ذکر ہے -

رگ وید - منڈل ۱۰ - سوکت ۹۰ - منتر ۱۱-۱۲

جب وہ تمام چیزوں کو بنا چکے تو انہوں نے اسکو کتنے حصوں میں تقسیم کیا
اسکا مونہہ کیا تھا - اسکے بازو کیا تھے - اسکی رانیں کیا کہلاتی تھیں - اور
اسکے پاؤں کیا؟ برہمن اسکا مونہہ تھے - راجنیا اسکے بازو یعنے وہ ج
ویش تھے اسکی رانیں ہوئے - **شودر** اسکے پاؤں سے نکلے -

اتھرووید - کانڈ ۱۹ - سوکت ۲ منتر ۵-۷ اسکا مونہہ کیا ہے
اسکے بازو کیا ہیں - اسکی رانیں کیا ہیں - اسکے پاؤں کیا ہیں؟ برہمن
اسکا مونہہ ہیں - راجا اسکے بازو ہیں - **ویش** اسکی رانیں ہیں اور اسکے
پاؤں **شودر** ہیں -

پہلے لکچر میں ان کتابوں کا ذکر بتوضیح ہو چکا ہے

اِس دُنیا میں مشاہدے سے معلوم ہوتا ہے - کہ پرمیشور اپنی تمام مخلوقات کے ساتھ نیائے کاری ہے - تمام پر اسکا رحم اور ترس یکساں ہے - اور ہر فرد بشر اسکی محبت آمیز مہربانی کے حصّے میں شریک ہے - وہ تمام آدمیوں کو روزی پونچاتا ہے اور اُن کی خبر گیری کرتا ہے - تمام کی ایک ہی جبلّت ہی اِس نے تمام بنی انسان کے دل میں یہ خواہش ڈالدی ہے کہ اُس کو جانیں - غم و الم سے بچے رہیں - اور خوشی کو حاصل کریں - تمام ایک ہی طور سے دنیا میں آتے ہیں - اور پھر ایک ہی طریق پر کوچ کر جاتے ہیں - البتہ سوسائٹی - دولت - طاقت - اور لیاقت کے مدارج ہیں - ورنہ دراصل تمام انسان جبلّت میں مساوی ہیں - خدا نے تمام کو یکساں جبلّت عنایت کی ہے آرزو و تمنا بھی مساوی ہی مرحمت فرمائی ہیں - کیا ہم یہ باتیں آریوں کے ویدوں اور کتب مقدسہ میں لکھی ہوئی پاتے ہیں ؟ کیا خدا کا برتاؤ بنی آدم کے ساتھ یکساں اور منصفانہ ہے یا نہیں ؟ -

اور باتیں تو درکنار ویدوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم زاد کی پیدائش بھی یکساں نہیں - بعض تو پیدا ہوتے ہی چاندی کے جھولے میں جھولتے ہیں اور بعض کا یہ حال ہے کہ اگر تمام عمر کوشش میں صرف کر ڈالیں تو بھی ادبار کے بوجھ سے سر اُٹھانے کی امید نہیں کر سکتے -

چاروں ویدوں کا اِسپر کلی اتفاق ہے کہ پرمیشور نے آدمیوں کو چار ذاتوں میں پیدا کیا ہے - یعنے برہمن اپنے مونہہ سے چھتری اپنے بازو سے ویش

آریوں کی کتبِ مقدسہ کی تعلیم

پرمیشور کے نیاے (عدل) پر

دوسرے لکچر میں ہماری بحث اِس بات پر تھی کہ ویدوں اور اُن کے کتبِ مقدسہ کی تعلیم جنکو پنڈت دیانند جی سچی تسلیم کر چکے ہیں۔ پرمیشور کے پریم کے بارے میں کیا ہے۔ اور اب ہمارے اِس لکچر کا مضمون یہ ہوگا کہ پرمیشور کے نیاے کی نسبت اِن کتابوں کی تعلیم کیا ہے

خود ہماری اپنی ضمیر ہی شہادت دی رہی ہے کہ اگر کوئی خدا ہے تو ضرور وہ عادل اور عام انصاف کا منبع ہوگا۔ خواہ کسقدر بے انصافی اور برائی کا روئے زمین پر غلبہ ہو۔ توبھی اُس میں تو نہایت ہی پورا اور کامل درجہ کا انصاف پایا جانا چاہئے۔ یہ اعتقاد بنی انسان کی لوح دل پر ایسا نقش بر سنگ ہو چکا ہے۔ کہ ایک لحظہ بھر کے لئے بھی بے انصاف خدا کی ہستی کا ہماری سمجھ میں آنا ایک ناممکن بات ہے کیا اس نیائے کا پتہ و نشان ان کتبِ مقدسہ میں جنپر پنڈت دیانند جی نے۔ آریہ سماج کی بنیاد ڈالی ہے۔ ملتا ہے یا نہیں۔

Munna Lall

اصول و تعلیم آریہ سماج

لکچر نمبر ۳

پرمیشور کے نیائے (عدل) کے بارے میں

مرتبہ

پنڈت کھڑک سنگہ صاحب اودہو کی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کی لئے

باہتمام ماسٹر جھنڈی خان

۱۸۸۷ء

مطبع قمر الھند پریس لاہور میں باہتمام منشی
احمد الدین کے طبع ہوا

Munna Lall

اصول و تعلیم آریہ سماج

لکچر نمبر ۳

پرمیشور کے نیائے (عدل) کے بارے میں

مرتبہ

پنڈت کھڑک سنگھ صاحب اودہوکی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی کے لئے

باہتمام ماسٹر جھنڈی خان

۱۸۸۷ء

مطبع قمر الہند پریس لاہور میں باہتمام منشی

احمد الدین کے طبع ہوا

ثانیاً۔ خدا سب کاموں کا بانی ہے۔ چونکہ وہ سب سے نیکی نہیں کراتا بلکہ اُن سے گناہ کراتا ہے تو اسکو محبت کا خدا نہیں خیال کر سکتے۔

ثالثاً۔ ویدوں کے مطابق خدا ہی خود سب کچھ ہے۔ اُس کے سوا اور کچھ موجود نہیں تو اُس کی محبت غیر ممکن ہے کوئی نہین جس کو وہ محبت کرے۔

وید خدا کی محبت کے بارے میں خواہ کچھ ہی کہیں۔ لیکن ان کی اپنی تعلیم کے بموجب وہ (محبت) ناممکن۔ بیکار اور بیہودہ ہے۔ ان وجوہات کے مقابل آریا کس طرح کہہ سکتے ہیں کہ ویدوں سے پرمیشور کا پریم ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کا جواب انہیں کو دینا چاہئے۔

یہی دلایل ثابت کرتی ہیں کہ وہ (پرمیشور)۔ پاک۔ پوتّر۔ یا بے بدل نہیں ٹھر سکتا۔ یہ سب صفات تو اس میں ہیں۔ ہمارے ضمیر ہمیں اس بات کی شہادت دیتی ہے۔ لیکن ویدوں سے یہ ثابت نہیں ہوتا لہذا ہم اُن کو پرمیشور بانی نہیں کہہ سکتے +

"جیسا کہ مٹی کے برتن گو برتنوں کے نام سے موسوم ہیں۔ مگر مٹی ہیں۔
ایسا ہی دنیا اور جیو فی الحقیقت برھم ہیں"
دیگر حوالجات جو ناظرین خود مطالعہ کر سکتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱) کٹھوپنشد۔ ادھیائے ۲۔ منتر ۱۹ (۲) گیتا۔ ادھیائے ۲ شلوک ۱۹۔
(۳) گیتا۔ ادھیائے ۱۸ شلوک ۱۷ (۴) گیتا۔ ادھیائے ۴ شلوک ۳۶

زمانہ قدیم کے بڑے بڑے رشیوں کی رائے اس مضمون پر اتفاق کرتی ہے۔ ان میں کوئی بھی ایسا نہیں جس کا خیال ہمارے بیان کے برخلاف ہو (یعنے وہ سب مانتے چلے آئے ہیں کہ خود برہم ہی سب کچھ ہے) اسکے ماسوا اور کوئی چیز موجود نہیں۔ تمام **دیگر مایا ہے** اِس لئے اب ہم اپنے آریا احباب سے پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے جسے خدا محبت کرتا ہے۔

العرض ہم دیکھتے ہیں کہ آریا لوگوں کا یہ مقولہ ہے کہ وید خدا کی محبت سے معمور ہیں۔ بے شک بعض فقرات تو ایسے ملتے ہیں جن میں یہ بیان ہے۔ لیکن ہم اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ آریا تعلیم کے دیگر مقامات اس کو غیر ممکن ٹھہراتے ہیں۔

اوّلاً - چونکہ انسان خدا سے صرف اپنے کرموں کا پھل پاتا ہے اور سوا اِس کے اس کو اور کچھ نہیں مل سکتا۔ تو پھر محبت کے ظہور کی کوئی جگہ نہیں۔

چیز ہو۔ تو پھر فرق کیا رہا ؟ “۔

جواب - ” اس بات سے میرے ایمان میں خلل نہیں آتا - کیوں کہ خواب میں ایک آدمی خود ہی گھوڑا بن جاتا ہے اور خود ہی سوار - اسی طرح یہ بھی ہے برہم سے باہر کوئی دنیا نہیں ہے “۔

(۲) **شریک** - اَدّھائے ۱ - پاد ۴ - سو ۱۸ - ۲۳

یہاں **بیاس جی** اس مسئلہ پر اَور بھی بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں - کہ **پرمیشور خود ہی جیو ہو جاتا ہے** -

(۳) **سویتیسوتِرا** - ادھائے ۴ - شلوک ۲-۳

” تو آپ ہی مرد ہے - تو آپ ہی عورت ہے - تو آپ ہی لڑکا ہے - اور تو آپ ہی لڑکی ہے - تو نے بہت سے روپ دھارے ہیں “۔

(۴) **تئی ترا برہمنا** صفحہ ۳۰۸

”پرمیشور نے چاہا کہ ایک سے انیک ہو جائے - تب اوس نے پتّیا کر کے ہر ایک چیز کو بنایا - اور آپ روح بن کر ان میں داخل ہوا - وہ خود ہی خالق اور خود ہی مخلوق ہے - جو کچھ کہا جاتا ہے وہی (پرمیشور) ہے اور جو کچھ نہیں کہا جاتا وہی (پرمیشور) ہے - جو کچھ خود مختار ہے وہی ہے - جو کچھ خود مختار نہیں وہی ہے - وہ ہی سچائی ہے وہ ہی جھوٹھ بھی ہے - وہ ہی گیان ہے - وہ ہی اگیان ہے - **اناوی برہم ہر ایک چیز آپ ہی ہے**

(۵) **شندوک** - ادھائے ۶

"اِس کا مونہہ کیا ہے - اِسکے بازو کیا ہیں - اِس کی رانیں کیا ہیں - اِسکے پاؤں کیا ہیں؟ - برہمن اس کا مونہہ ہیں - راجا اس کے بازو ہیں - ویش اس کی رانیں ہیں اور شودر اس کے پاؤں ہیں - اس کے مونہہ سے اندر اور اگنی اُتپن ہوئے - اس کے سانس سے وایو (ھوا) اس کی ناف سے زمین و آسمان کا درمیانی فاصلہ اُسکا سر آسمان ہے - اُسکے پاؤں سے دنیا پیدا ہوئی - اور چہار اطراف اُسکے کانوں سے نکلے"

یجر وید اللہ دہا نے منتر ۱۷ میں فرما تا ہے

"منش کی آتما (روح) کہتی ہے - "وہ پرمیشور جو سورج میں ہے میں ہی ہوں"۔

ہم ویدوں میں سے پرمان تو پیش کر چکے ہیں - مگر اَب ہم دکھلائیں گے کہ زمانۂ سلف کے بڑے بڑے پنڈت انہیں کن معنوں میں لیتے تھے -

ذیل کے فقرات سے یہ بات بخوبی منکشف ہے

(۱) شتپرک - اَدہائے ۲ پاد ۱ - سوتر ۱۳-۱۴ -

اس میں سوال ہے اور ساتھ ہی جواب ہے -

سوال "جب پرمیشور خود تمام چیزیں (جاندار اور بے جان) بنگیا - تو کیا ہو سکتا تہا کہ وہ خود ہی کہانے والا ہو - اور خود ہی کہانے کی

(میہا) کا عکس ہے۔جہاں تک ہماری نظر پہنچتی ہے اُس سے آگے بھی وہی (پرمیشور ہے) تمام مخلوقات اُس کا ایک چہارم ہے - باقی تین حصے آسمان پر حیاتِ ابدی (مکت استھان) ہیں -"

منتر چہارم - برہم کے تین حصے اس دنیا سے پرے ہیں - اس کا ایک حصہ تمام دنیا ہے بھی تمام ہے جو اوس کے ایک حصّے سے بنا ہے "

منتر دہم - "گھوڑے اور تمام حیوانات جو دو قطار دانت رکھتے ہیں- گائے - بکری - بھیڑ بی اُس سے نکلی ہیں"-

منتر یازدہم - "جب وہ تمام چیزیں بنا چکے تو اونہوں نے اس کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا"-

"اُس کا موہنہ کیا تھا- اُسکے بازو کیا تھے - اُس کی رانیں کیا کہلاتی تھیں اور کیا اُس کے پاؤں"

منتر دوازدہم - "برہمن اس کا موہنہ تھے - راجنیا اس کے بازو تھے - وہ جو ویش تھے اس کی رانیں ہوئے- اور شودر اسکے پاؤں سے نکلے"!

منتر سیزدہم - "چاند اس کے دماغ (مانس) سے نکلا- سورج اسکی آنکھ سے اندر اور اگنی اسکے موہنہ سے وایو اس کے سانس سے"

اتھروید- کانڈ ۱۹ - سوکت ۲ منتر ۵ - ۷

اب ہم الکو منترہ منتر بیان کرین گے

منتر اوّل میں لکھا ہے۔ "ہے پرمیشور تو ایک ایسا وجود ہے کہ تیرے ہزار سر۔ ہزار آنکھیں۔ ہزار پاؤں ہیں۔ تو نے تمام دنیا کو محدود کیا ہوا ہے۔ اور پھر بھی دس انگشت پرے ہی ہے"۔

سین اچارج اور **شنکر اچارج** اس منتر پر تشریح کرتے وقت بیان کرتے ہیں:۔ "ہزار سر۔ ہزار ہاتھ وغیرہ کافی نہیں ہیں۔ اگر ہم چاہتے تو کروڑہا کہتے۔ کیونکہ تمام موجودات اسکا جسم ہے"۔

منتر دوم۔ صرف پرمیشور ھی یہ تمام دنیا ھے۔ جو کچھ ھو چکا ھے وھی تھا اور جو کچھ ھو گا وھی ھو گا۔
وہ مرتا نہیں موت اسکے قبضہ میں ہے اور خوراک کھا کر وہ بڑھتا ہے"

سین اچارج اپنے بہاش میں اُس کا خلاصہ یوں تحریر فرماتے ہیں:
"جو کچھ گذشتہ زمانوں میں تھا۔ پرمیشور تھا۔ جو کچھ اَب موجود ہے پرمیشور ہے آدمیوں کے جسم جواب موجود ہیں اور گذشتہ زمانوں میں زندہ تھے۔ تمام پرمیشور ہیں اور تھے۔ جو کچھ کہ آیندہ زمانہ میں ہوگا وہ بھی پرمیشور ہے۔ وہ دیوتاؤں کا دیوتا ہے۔ اس چیز سے جو لوگ کھاتے ہیں وہ نشوونما پاتا ہے۔ اور دنیا بھی اس کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہے۔ مایا کے سبب سے چیزیں مختلف نظر آتی ہیں۔ لیکن در اصل ہر ایک شئے پرمیشور ہی ہے۔

منتر سوم۔ "دنیا جو تھی۔ ہے۔ اور ہوگی۔ صرف اُس کی جلال

ں آج کل کے ایسے آریوں کی خاطر ہم ویدوں میں سے پرمان پیش
یں گے جن میں یہ مسئلہ مندرج ہے چاروں ہی ویدوں (شرتی یا
ک منتروں) میں ایک سوکت واقع ہے جس میں کہ اس مسئلہ کی تعلیم
ے۔ چاروں برہمنوں (یعنے آیتریا۔ ستاپتا۔ شام۔
وپت میں بھی یہ سوکت پائی جاتی ہے۔ یہ پرش سوکت
ے نام سے موسوم ہے۔
ک وید۔ شام وید اور یجر وید میں یہ سوکت
یبا یکساں ہے۔ البتہ اتھرووید میں قدرے مختلف ہے۔
فقرات مندرجہ ذیل ہیں:۔

ک وید - بہاگ ۲ - سوکت ۹۰ - صفحہ ۳۴۹
منڈل ۱۰ - " ۹۰
جر وید - ادھائے ۳۱
ام وید - " ۱۳
ھرووید - کانڈ ۱۹

ک وید میں یہ سوکت ۱۶ منتروں کی ہے یجر وید میں اس کے ۲۲ منتر
ں شام وید میں ۱۳ - اتھرووید
ہاں رگ وید کی سوکت کا اقتباس کریں گے - اور خاص کر ذیل کے
روں پر ہمارا ادار و مدار ہوگا -
ا - دوسرا - تیسرا - چوتھا - دسواں - گیارہواں - اور تیرواں

کیا تعلیم ہے -

(۱) **شریرک** ادھائے ۲ پاد ۳ سوتر ۲۳ -

"تمام جیو پرم آتما کے بھاگ ہیں - غلاموں - جہاز رانوں اور قمار بازوں کے جیووں تک بھی"

(۲) **شریرک** ادہائے ۲ پاد ۳ سوتر ۴۴ -

"وید سکھلاتا ہے کہ پرمیشور ہی خود ہر ایک چیز ہے"

(۳) **شریرک** ادہائے ۲ پاد ۳ سوتر ۴۵ -

"پرمیشور فرماتا ہے کہ تمام جیو میرے بھاگ ہیں - وہ کہاں کہتا ہے ؟ **بھاگوت گیتا** ادہائے ۱۵ - اور ادہائے ۱۳ میں" -

(۴) **گوپت برہمنا** میں لکھا ہے -

"وہ جو خدمت کرتا ہے برہم ہے - جو چوری کرتا ہے وہ بھی برہم ہے **جیو** ہو کے **میں** ہر ایک چیز میں رچ گیا ہوں"

یہ وہ مسئلہ ہے جو **بیاس** جی نے صاف صاف طور پر لکھدیا ہے - وہ ویدوں اور گیتا کو اپنی سند قرار دیتے ہیں -

شاید آریا اس بات پر اعتراض کر سکتے ہیں کہ متذکرہ بالا تو ویاس جی - برہم سوتر - گیتا کے بیانات ہیں - ہم انہیں کس طرح مان لیں - کیونکہ ہم تو صرف ویدوں ہی کے ماننے والے ہیں - **پنڈت دیانند جی** تو ان تمام کتابوں کو مان چکے ہیں (**دیکھو لیکچر نمبر اوّل**)

کریں گے - دلیل کی خاطر ہم مان لیتے ہیں کہ خدا محبت ہے - اور نہایت کامل اور پورے پورے طور پر وہ ہم سے پیار کرتا ہے - توبھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کس سے محبت کرتا ہے - آریوں کا جواب ہوگا کہ انسان - حیوان - دنیا وغیرہ ذالک سے - لیکن مشکل یہ ہے کہ آریوں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ پرمیشور ہی خود ہر ایک چیز ہے - اس کے سوا اور کچھ نہیں - جو کچھ اور نظر آتا ہے - وہ مایا ہے - ہر ایک جگہ اور ہر ایک چیز میں برہم رچ رہا ہے اور صرف برہم ہی ہے -

اگر وہ خود ہی سب کچھ ہے تو اُسکی محبت اپنی مخلوقات پر ناممکن ہے -

آریا اس بات سے واقف ہیں اور چنانچہ وہ بڑے زور و شور سے اس امر کا (کہ خدا خود ہر ایک چیز ہے) انکار کرتے ہیں - ان کا قول ہے کہ یہ روح اور موجودات اُس سے الگ الگ اشیاء ہیں - یہ ان مثالوں میں سے ایک اور مثال ہے جن میں آریوں کو اپنی اُن کتابوں کی تعلیم کو جن کو وہ مقدس ٹھہراتے اور خدا کا کلام مانتے ہیں تسلیم کرنا مناسب معلوم نہیں ہوتا ہے - وہ صریح و صاف الفاظ میں ان کتابوں کی تعلیم کے عین خلاف مانتے ہیں - تسپر بھی ان کا دعوے ہے کہ ہم وید مقدس کے ماننے والے ہیں اور یہ (وید) آریات کی بنیاد ہیں -

فقرات ذیل سے روشن ہے کہ اس مضمون پر ان کتب مقدسہ کی

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ بیان مذکورۃ الصدر سے صاف صاف یہ تعلیم حاصل ہوتی ہے کہ انسان کو یوں ہی کچھ نہیں ملتا - جو کچھ اسکو دیا جاتا ہے اوس کے کرموں کا پھل ہے - علاوہ ازیں یہ بھی پایا جاتا ہے کہ آدمی کے کام اسکے اختیار میں نہیں ہیں بلکہ وہ پرمیشور سے مقرر ہو چکے ہیں -

اس تعلیم کے رو سے یہ جاننا کہ خدا محبت ہو سکتا ہے نہایت ہی دشوار ہے اگرچہ جو کچھ ہمیں ملتا ہے - وہ ہمیں اپنے ہی اعمال کا ثمرہ ملتا ہے تو ہم کس طرح خدا کی محبت کے ممنون ہو سکتے ہیں - کیونکہ جو ہم پاتے ہیں اپنا حق پاتے ہیں نہ کہ از روے لطف و کرم - نیز اگر خدا محبت بھی ہو تو ہمیں کیا فائدہ - کیونکہ اگر وہ ہمیں صرف اتنا ہی دے سکتا ہے جتنا کہ ہمارا حق ہے (کم و بیش نہیں) تو اس کو اپنی محبت کے اظہار کا مقام کہاں ملے گا - پھر تو وہ لا حاصل اور بے کار ہے - اس سے پرمیشور کے پریم کا اور بھی کھنڈن (رد) ہوتا ہے - کہ وہ ہم کو صرف ہمارے کرموں کا ہی پھل دیتا ہے - لیکن ہمارے تمام کام اس کے قبضۂ اقتدار میں ہیں - اگر فی الحقیقت اس کا ہمارے ساتھ پریم ہوتا اور وہ ہمیں پیار کرتا تو کیا وہ ہم سے اچھے کام نہ کرواتا - تا کہ ہمیں ان کا اجر دیتا - مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ایسا نہیں ہے - (القول آریا) معلوم ہوتا ہے کہ وہ بعضوں سے تو بدی کرواتا ہے اور بعضوں سے نیکی - پس ہم کس طرح مانیں کہ خدا محبت ہے - مگر ایک اور ان سے بڑھ کر لاجواب اعتراض ہے - جو ہم ابھی پیش

اِس امر کے ثبوت میں فقرات ذیل کا حوالہ دیا جاتا ہے -

شریرک - اَدّھائے ۲ پاد ۳ سوتر ۴۱

ہم یہاں متعلقہ سوتر بیان کریں گے **ویاس جی** سدھ کرتے ہیں کہ روح فقط وہی کر سکتی ہے جو پرمیشور اِس سے کرانا چاہتا ہے -

سوتر ۴۲ - میں سوال ہے کہ اگر صرف پرمیشور ہی منش (انسان) کے کرموں کا کرانے والا ہے - تو وہ کیوں کہتا ہے کہ "یہ کر" "وہ کر" - اِس کا جواب یہ لکھا ہے - کہ پرمیشور منش کو اس کے پچھلے جنم کے کرموں کا پھل دیتا ہے اگر اسوقت اوس نے اچھے کام کئے ہوں تو اُسوقت پرمیشور بھی اس سے نیکی کرواتا ہے اگر افعال بد کئے ہون تو پاپ کرواتا ہے"

سوتر ۴۳ میں یہ بات پوچھی گئی ہے کہ " پرمیشور نے منشوں کو یکساں کیوں نہیں بنایا بعضے فارغ البال اور بعضے خستہ حال کیوں ہیں" جواب یہ دیا ہوا ہے " اس سوال کا جواب ہم دیتے اگر ہم مانتے کہ روح کا شروع (آغاز) ہے - لیکن اِس کا تو کوئی شروع نہیں وہ توانا دی ہے اور ہمیشہ سے اس کے کرم اس کے ساتھ ساتھ چلے آئے ہیں جن کے انوسار (مطابق) وہ اس دنیا میں پیدا ہوتا ہے - پس خدا انسان کی حالت کی خرابیوں اور اس کی زندگی کی مصیبتوں سے کسی قسم کا سروکار نہیں رکھتا - یہ سب خرابیاں اور مصائب اس کے اعمال کا ثمرہ ہیں"

"خدا ہمیشہ سادہوں کی خبر گیری کرتا ہے اور ہمیشہ اُن کے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے پر آمادہ ہے"۔

(۹) بھاگوت گیتا ادھائے ۹ شلوک ۳۰-۳۴

"کہ پرمیشور پاپیوں کو بھی مکتی دیتا ہے"

آریا کہتے ہیں کہ ان فقرات سے خدا کی محبّت کامل طور پر ظاہر ہوتی ہے خدا انسان کی روح کو پیار کرتا ہے ایسا کہ اُسکو کبھی نہیں چھوڑتا۔ آدمی کتنا ہی شریر کیوں نہ ہو۔ لیکن اگر وہ صرف اپنا دھیان ہی پرمیشور کیطرف لگائے تو وہ نجات پالے گا۔ خدا ہمیشہ آدمی کا خبرگیراں ہے۔ اُس کی حاجات کے لئے سامان مہیا کرتا ہے۔ اور ہمیشہ اُسکو محبت کرتا ہے۔ اسلئے آریوں کا دعویٰ ہے کہ اُن کی کتابوں میں صاف صاف یہ تعلیم ملتی ہے۔ کہ خدا محبت ہے اس مبارک نتیجہ پر کئی ایک اعتراضات عائد ہوتے ہیں۔

دنیا میں ہمنے دیکھا ہے کہ خدا کے محبانہ عطیات کریمانہ ہیں۔ وہ ہمیں اس پیمانہ سے ماپ کر نہیں دیتا جس کے ہم مستحق ہیں۔ لیکن آریا مت کی تعلیم سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا آدمی کو کوئی چیز مفت نہیں دیتا۔ جو کچھ اُسکو ملتا ہے فقط اُسکے کرموں کا پھل ملتا ہے۔ علاوہ ازین ان سے یہ بھی پایا جاتا ہے کہ انسان صرف اپنے اعمال کی جزا ہی نہیں پاتا بلکہ وہی کام کرتا ہے جو پرمیشور نے اس کے لئے مقرر کئے ہیں۔ یہاں تک کہ اس (یعنے آدمی) کو اپنی مرضی اور اپنے کاموں پر کسی قسم کی آزادی نہیں۔

منترا - ۱۵-

اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشور اُن کو جو نجات پاتے ہیں پھر اِس دنیا میں پیدا کرتا ہے اور اُنہیں جن کو اس نے ازسرنو پیدا کیا مکتی دیتا ہے۔

(۳) رگ وید۔ بھاگ ۲ - صفحہ ۳۱۶ - منترا - ۱۱

(۴) یجر وید - اڈھیائے ۱۳ منترا - ۶۵

اِس سوکت کا مضمون یہ ہے کہ چونکہ پرمیشور نے اس دنیا کو پیدا کیا ہے اِسلئے وہ ہمیشہ اس کا نگران رہتا ہے۔

(۵) اتھروید۔ کانڈھ صفحہ ۱۵ منترا - ۰

اِس کا مضمون بھی وہی ہے جو عبارت مذکور الصدر کا ہے۔

(۶) شام وید میں بھی اسی قسم کی تعلیم بہت جگہ ملتی ہے۔

(۷) شیریرک اڈھیائے ۳ - پاو ۴ - سوتر ۳۷ - ۳۸

اس عبارت کا ترجمہ یہ ہے "خدا کی محبت اس غایت تک ہے کہ شودروں کو بھی مکتی پراپت ہوتی ہے" یہ مندرجۂ ذیل ہے۔

"یہ عین ٹھیک ہے - یہ سمرتی (دھرم شاستروں) میں مرقوم ہے کہ شودروں کو بھی نجات ملتی ہے"

"وہ شودر جو کہ ایک بہت ہی عرصۂ دراز سے اس کے احکام کی فرمانبرداری کرتے ہیں انجام میں اُس سے فضل حاصل کرتے ہیں۔"

(۸) بھاگوت گیتا اڈھیائے ۴ شلوک ۶ - ۸

رضامندی انسان کے شامل حال ہو تب تک وہ حقیقی خوشی حاصل نہیں کرسکتا - خوشی خدا سے علیحدہ نہیں ہوسکتی - اِس لئے اِس کے پریم کی اعلےٰ عنایت یہ ہوگی کہ وہ ہم پر اپنی مرضی ظاہر کرے - تاکہ ہم اس کے مطابق عمل کرنے سے اُس کو پاسکیں - کچھ ضرورت نہیں کہ اِس پر اَور طول دیا جائے - کیونکہ اِس بات کو کہ پرمیشور پریم ہے آریا مانتے ہیں اور تسلیم کرتے ہیں - پس یہاں تک تو ان کا اور ہمارا اتفاق ہے - اِس لئے ہم کو اس بات پر کہ آیا خدا محبت ہے یا نہیں چنداں سوچنا نہ پڑے گا - لیکن سوال یہ ہے کہ ان کتابوں کی جنکو آریا سچا مانتے ہیں اِس بارے میں کیا تعلیم ہے ۔

آریا کہتے ہیں کہ وید خدا کی محبت سے معمور ہیں اور اس بات کے ثبوت میں بہت سے فقرات پیش کرتے ہیں - اُن میں سے خاص خاص اِس موقع پر بیان کئے جاتے ہیں - لیکن ہم اِن فقرات کو مفصل تحریر نہیں کرسکتے کیونکہ وہ بہت طویل ہیں -

(۱) رگ وید بھاگ ۲ - صفحہ ۳۸۱ منتر ۱ - ۱۰

اِس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ پرمیشور تمام چیزوں کے پہلے تھا - اس لئے دنیا کو پیدا کرکے اپنی مخلوقات کی حاجات کے لئے اسباب مہیا کیا -

(۲) رگ وید - منڈل ۱ - صفحہ ۱۵ - سوکت ۲۴

ہیں تو ضرور ہر ایک جگہ اِن میں ہمکو اس کی نشانیاں نظر آئیں گی - اگر
ہم ان کو عقل کی کہسوٹی پر اور میزانِ قوانین قدرت میں خالص اور
پورا پائیں تو پھر ہمیں اس بات کے تسلیم کرنے میں کہ وہ اعلیٰ درجے
کی روشنی (یعنے روشنیِ الہام جو خدا نے آدم زاد کی ہدایت کے لئے عطا
کی ہے) ہیں - کچھ کلام نہیں -

اس لئے اول ہم سوچیں گے کہ خدا کی ذات اور صفات کی بابت وید
ہمکو کیا تعلیم دیتے ہیں - اِس اور آئندہ لیکچروں کا مضمون یہی ہوگا -
اب ہم خدا کی ایک صفت پریم (یعنے محبت) پر تذکرہ
کریں گے -

خدا محبت ہے ہم اپنے ارد گرد ہر ایک طرف اس بڑھی حقیقت
کے شاہد پاتے ہیں مثلاً - (۱) یہہ دنیا جس میں ہم رہتے ہیں (۲)
ہمارے جسم جن کی بناوٹ ایسی ہولناک اور حیرت انگیز ہے -
(۳) وہ برکات جو ہم روزمرہ بھوگتے ہیں - باآواز بلند پرمیشور
کے پریم کی شہادت دے رہے ہیں - ہماری اپنی ہی ضمیر ہم کو اس بات
کی قائل کر رہی ہے کہ یہ محبت ہم کو اس لئے عنایت نہیں ہوئی کہ
بنی انسان اس کے مستحق ہیں - بلکہ وہ ایک کریمانہ عطیہ ہے اور
اِس لئے کہ ہم اس کے حقدار ہیں بلکہ اِسی لئے کہ خدا مہربان
اور رحیم ہے - وہ ہمیں "ہمارے گناہوں کے مطابق"
سزا نہیں دیتا چونکہ ہم جانتے ہیں کہ جب تک خدا کی

عرصہ دراز ہوا ہے کہ بدھ جی نے ویدوں کو قبول نہ کیا۔ نہ صرف اس لیئے کہ اون کے وقت کی میعاد غلط ہے بلکہ اس لئے بھی کہ ان میں پرمیشور کی نشانیاں نہیں پائی جاتیں (بدھ شاستر ادہائے ۲ سوتر ۱۴)
آریوں کا دعویٰ ہے کہ وید پرمیشور کا گیان ہیں۔ اگر یہ ٹھیک ہے تو ان میں خدا کی ذات - صفات - علم وغیرہ کی علامات بھی ہمکو ضرور ملیں گے - علاوہ ازیں چونکہ الہام دہندہ اور خالق موجودات ایک ہی ہے اور وہی ہے - اس لئے ضرور ہمکو ثابت ہو جاویگا کہ یہ دونو الہام آپس میں متفق ہیں -
خدا اپنی ذات اور صفات میں پاک - دانا - محب - عادل اور سچا ہے اگر وید اس کی طرف سے ہیں تو ان میں یہ صفات بکثرت موجود ہونی چاہئیں ان باتوں کی نسبت جو ہمارے قدرتی خیالات ہیں - بیانات وید ان کے خلاف نہوں گے - لیکن برعکس اسکے وہ اس بارے میں ہمارے خیال کو زیادہ تر وسیع اور روشن کرینگے -
علاوہ ازیں ویدوں میں ہمکو پرمیشور کی نشانیاں ملنی چاہئیں۔ انسان کا علم بہت ہی کم اور بالکل محدود ہے - اس کو استقبال کے ایک شوشہ تک کی بھی خبر نہیں - اور ماضی تک اسکی رسائی بجز وسیلہ دیگراں محال و ناممکن ہے حال سے تو البتہ اسکی کسی قدر آشنائی ہے - لیکن برخلاف اس کے پرمیشور سرب گیانی ہے - ماضی - حال - استقبال کا روزنامچہ ہر وقت اس کے سامنے کھلا ہے - اگر وید اس کا گیان

اصل حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے کافی ووافی ہوگی۔

آریا نہایت ہی بیہودہ دعوے پیش کرتے ہیں اور اقرار کرتے ہیں کہ اُن پر اُن کا ایمان ہے حالانکہ وہ نہ تو اپنے ہی خیالات کی تائید میں اور نہ ان عمدہ دلائل کی تردید میں جو اون کے سامنے پیش کی جاتی ہیں۔کسی قسم کا ثبوت عقلی یا نقلی دے سکتے ہیں۔ فقط دعوے پر ہی اون کے اعتقاد کا تکیہ ہے۔کیا ایک ایسا بے بنیاد مذہب ایک ماندہ دل کو شربتِ تسلی پلا سکتا ہے اور بسترِ مرگ پر داروئے تشفی لا سکتا ہے۔

اگر کوئی آدمی آریوں کے ان بیانات کو جو کہ اُن کے اپنے ہی بزرگوں اور کتبِ مقدسہ کے دلائل کے خلاف ہیں مان سکتا ہے تو ضرور اُس شخص کا ایمان اس قسم کا ہوگا کہ اگر اس کو کہا جائے کہ ایک چیونٹی نے سمندر کا ایک گھونٹ کر لیا ہے تو وہ اس کے برحق ماننے میں ذرا بھی توقف نہ کرے مگر اس سلسلۂ گفتگو کی اثنا میں ہم غور کریں گے اور دیکھیں گے کہ آیا ویدوں کا آغاز (جیسا کہ آریوں کا دعویٰ ہے) درست ہے یا نہیں یعنے یہ کہ وہ پرمیشور کی طرف سے ہیں یا نہیں۔

مخفی نہ رہے کہ اگر وید پرمیشور کی طرف سے ہیں تو ان میں پرمیشور کی علامات بھی ضرور ہوں گی۔ اِس بات کو ہندو اور آریا دونو مانتے ہیں۔

ویدوں کی تعلیم

پرمیشور کے پریم (محبّت) کے بارے میں

اس سلسلہ کے پہلے لکچر میں ہم ویدوں کے آغاز اور قدامت پر (جیسا کہ آریا دعویٰ کرتے ہیں) غور کر چکے ہیں۔
آریا کہتے ہیں کہ وید پرمیشور سے ہیں اور وہ زمانہ جب سے کہ وہ دنیا میں آئے بہت ہی پرانا ہے۔
ہم ویدوں کی قدامت پر کماحقہ کہہ چکے ہیں۔ اور ثابت کرائے ہیں کہ آریوں کے دعوے بالکل بے بنیاد ہیں۔ کیونکہ وہ عقل اور تواریخ دونو کے خلاف ہیں۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ آریا اپنی کتب مقدسہ کی تعلیم کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے جبکہ وہ اپنے بے سوچے سمجھے دعووں کو پایۂ ثبوت تک پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں (دیکھو لکچر نمبر اوّل) خود یہی بات ایک صاحبِ ہوش اور منصف مزاج متلاشی حق کو

Munna Lall

اصول و تعلیم آریہ سماج

لکچر نمبر (۲)

پرمیشور کے پریم (محبّت) کے بیان میں

مرتبہ ہوے

پنڈت کھڑک سنگہ صاحب اودہوکی کے

اور

ڈاکٹر مارٹن کلارک صاحب بہادر مشنری چرچ مشن سوسائٹی امرتسر

بار دوم

پنجاب ریلیجس بُک سوسائٹی کے لئے

باہتمام ماسٹر جھنڈے خان

سنہ ۱۸۸۷ء

قیصرِ ہند پریس لاہور میں منشی احمد الدین پروپرائٹر کی اہتمام سے چھپا

حصہ	اڈہائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		٧٦ - ٧٧	بھؤمُو	
		٧٨	شتپتاوَذرِی	
		٧٩ - ٨٠	سیتاس ورش	
		٨١ - ٨٢	سیاوسںوا	
		٨٣ - ٨٤	بھنّما	
		٨٥ - ٨٦	اِترّی	
		٨٧	اِوایمرت	
منڈل ششم	پانچواں چھٹا ساتواں	١ - ٣٠	بھر دواج	بھر سپتی کا بیٹا
		٣١ - ٣٢	سہوترا	
		٣٣ - ٣٤	سناہوترا	**باقی منتر** - پراشر - سکتی - بھرگو - ہرن گرب - امرک - یام - نراین دیرامنا ہتّا آرگ - مرکھن - تشواِ اتا - جموُدگنی - پربت اور نارد - اور اور رشی جنکے نام بباعث کثرت اس فہرست میں نہیں آسکتے - ان میں پربت نامی بھارت کے جُودھ کے وقت زندہ تھا - نارد - رام چندر جی - اور کرشن جی دونو کے زمانے میں موجود تھا -
		٣٥ - ٣٦	نَوْ	
		٣٧ - ٤٣	بھردواج	
		٤٤ - ٤٦	سمیُو	
		٤٧	گرگا	
		٤٨	سمیُو	
	آٹھواں	٤٩ - ٥٢	پنجیوان	
		٥٣ - ٦١	بھردواج	

حصہ	ادھیائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۳۷ - ۴۰	اتری	
		۴۱ - ۴۲	بھونا	
		۴۳	ایری	
		۴۴	اَوشرا	
		۴۵	سَدا پرنیا	
	تیسرا	۴۶	پرتیک شترا	
		۴۷	پرتی رتھا	
		۴۸	پراتی بانو	
		۴۹	پراتپ رابھا	
		۵۰ - ۵۱	سُوستی	
		۵۲ - ۶۱	سیاوَشوا	
		۶۲	شُرتاوِد	
	چوتھا	۶۳ - ۶۴	ارچانا ناس	
		۶۵ - ۶۶	رتاہویا	
		۶۷ - ۶۸	یجتا	
		۶۹ - ۷۰	اُچکری	
		۷۱ - ۷۲	بھووِرکتا	
		۷۳ - ۷۴	پوَرا	
		۷۵	اَوسنو	

حصہ	ادھیاے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۱۱ - ۱۴	سُتم بھوا	اتری کی نسل سے
		۱۵	دہرنا	״
		۱۶ - ۱۷	پرو	״
		۱۸	دیویتا	״
		۱۹	وَسے اَوْرِی	״
		۲۰	پرسوتس	
		۲۱	ساسا	
		۲۲	وِسوَس مَن	
		۲۳	دَیومنا	
		۲۴	گوپالویس اور لوپامینس ہوپاپیس	چار رشی
		۲۵ - ۲۶	وسُویَس	اتری کی نسل سے
		۲۷	اتریا رُونا	۳ راجہ
		۲۸	وِس وَرا	ایک عورت اتری خاندان کی
		۲۹	گورُوتی	سَکتی کی نسل سے
		۳۰	بھابھرو	
		۳۱	اَوَشیو	اتری کی نسل سے
		۳۲	گتوا	
	دوسرا	۳۳ - ۳۴	سمورنا	
		۳۵	پربھووسا	

حصہ	ادھیائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
		۱۹ - ۲۲	گھتن	وشوامتر کا بیٹا
		۲۳	دیوس روس	بھرت کا بیٹا
		۲۴	دیواوتا	"
	دوسرا	۲۵ - ۳۳	وشوامتر	
		۳۴	وپلس ستدری	
		۳۵ - ۳۷	وِشوامتر	
		۳۸	پرجاپتی	وِشوامتر کا بیٹا
	تیسرا	۳۹ - ۵۳	وِشوامتر	
	چوتھا	۵۴ - ۵۸	پرجاپتی	
			وِشوامتر	
منڈل چہارم	پانچواں، چھٹا، ساتواں	۱ - ۴۱	وامدیو	
		۴۲	تراساڈ وسیو	ایک چھتری بادشاہ تھا
		۴۳ - ۴۴	پرمیلھا اور اجامیلھا	سکوتراسکے بیٹے
	آٹھواں	۴۵ - ۵۸	وامدیو	
منڈل پنجم	"	۱	بدھا گوستھرا	اتر کی نسل سے
		۲	کمرا وِ وریسا	"
		۳ - ۶	وسشس رتا	"
		۷ - ۸	اشا	"
اشٹکا چہارم	پھلا	۹ - ۱۰۰ تک	گیا	"

حصہ	ادھیائے	سوکت	نام مُصنّف	کیفیت
		۱۰۰	ورشگر کے بیٹے	راجہ ورشگر کے پانچ بیٹوں کی تصنیف ہے جنکے نام یہ تھے امبرِیس۔ سہادیو۔ بہیامن۔ سراودہاس
	آٹھواں	۱۰۱-۱۱۵	کُتسا یا کتس	
		۱۱۶-۱۲۱	ککشوت	
اشٹکادوم	پہلا	۱۲۲-۱۲۶	ایضاً	
منڈل اول	دوسرا	۱۲۷-۱۳۹	پروچھپ	دَیوداس کا بیٹا
	تیسرا	۱۴۰-۱۶۴	دھرگت مس	اچتھتیا کا بیٹا
	چوتھا پانچوں	۱۶۵-۱۹۱	اگستیا	
منڈل دوم	ایضاً	۱-۳	گرِت سمد	
	چھٹا	۴-۲۲	سِماہُت	بھرگُو کی نسل سے
	"	۲۳-۲۶	گرِت سمد	
	ساتواں	۲۷-۲۹	کُرما	گرت سمد کا بیٹا
	آٹھواں	۳۰-۴۳	گرِت سمد	
منڈل سوم	اول	۱-۶ تک	وشوامتر	ایک چھتری تھا
اشٹکاسوم	"	۷-۱۲	"	
	"	۱۳-۱۴	رشابھا	وشوامتر کا بیٹا
	"	۱۵-۱۶	اُتکیا	کتاکوترا میں سے
		۱۷-۱۸	کتا	وشوامتر کا بیٹا

فہرست رگ وید کے بڑے بڑے منتروں کی

[illegible]	ادہائے	سوکت	نام مصنف	کیفیت
[illegible]ل	پہلا	۱-۱۰ تک	مدہوچھنداس	وشوامتر کا بیٹا
	"	۱۱	جیتری	مدہوچھنداس کا بیٹا
پہلا	پہلا	۱۲-۱۹ تک	مدہاتیتی	کانوا کا بیٹا
	دوسرا	۲۰-۲۳ تک	ایضاً	ایضاً
	"	۲۴-۳۰ تک	سنہاسی لیس	اجی گرتا کا بیٹا جسکو اسکے باپ نے سو گائے لیکر انسانی قربانی کیواسطے بیچڈالا تھا جسکا ذکر برتجا برہمن نے اترا برہمن میں کیا ہے اور نیز جسکا ذکر رامائین کے بال کانڈ میں ہوا ہے جسکا ذکر اکثر پرانوں میں ملتا ہے۔
	تیسرا	۳۱-۳۵ تک	ہرنستوپا	
	"	۳۶-۴۳ تک	کانوا	گھورا کا بیٹا
	چوتھا	۴۴-۵۰ تک	پرس کانوا	کنوا کا بیٹا
	"	۵۱-۵۴ تک	سَوَیَا	انگرس کا بیٹا
	پانچواں	۵۷-۶۴ تک	نُودھاس	گوتم کا بیٹا
	"	۶۵-۷۳ تک	پراشر	وششٹ کے بیٹے سکتی کا بیٹا
	چھٹا	۷۴-۹۳	گوتم	رہوگنا کا بیٹا
	ساتواں	۹۴-۹۸	کُتسا یا کتس	انگرس کا بیٹا
		۹۹	کسیاپا	مریچی کا بیٹا

سن چکے ہیں۔ شاید ان سے بڑھکر بے بنیاد بیانات کہیں اور نہ ملینگے۔ یہ تعجب کی بات ہے کہ کس طرح دانا آدمی اِنہیں مطابقِ عقل و مذہب بیان کرتے ہیں۔ ویدوں کی تعلیم اور ان کے اصولات پر ہم آیندہ لکچروں میں بحث کریں گے۔

خاتمہ میں **رگ وید** کے بڑے بڑے منتروں کی تفصیل بمعہ نام مصنفاں ایک فہرست میں ہدیۂ ناظرین کرکے اس لکچر کو ختم کرتے ہیں +

تھے - وہ فقط اس کے ماننے والے تھے نہ کہ اُس کے بانی اور مصنف -

یہ ایک اور بیان ہے جو آریہ انہیں کتابوں کی تعلیم کے برخلاف بتلاتے ہیں جن کو وہ مقدس مانتے ہیں - کیونکہ خود ویدوں میں رشیوں کی دو جماعتوں کا برابر تذکرہ ہے - یعنے ان کا جنہوں نے ویدوں کو تصنیف کیا اور ان کا جنہوں نے ان کو مانا - مثلاً یجروید کے تیئ ترابرہمنا صفحہ ۳۶۵ منتر ۲۲ میں لکھا ہے - "میں ان رشیوں کو دھن باد دیتا ہوں جنہوں نے ویدوں کو بنایا - دوسری جگہ میں مرقوم ہے "میں اُن رشیوں کو دھن باد دیتا ہوں - جنہوں نے ویدوں کو مانا (یعنے ان پر عمل کیا)" اور اور فقرات یہ ہیں - "ایسا ہو کہ وہ رشی جنہوں نے وید بنائے اور رشی جنہوں نے ویدونکو مانا - ہمیشہ میری طرف لگے ہیں" - "میں کبھی اُن رشیوں کو جنہوں نے ویدوں کو بنایا اور اُن رشیوں کو جنہوں نے ویدوں کو مانا - نہیں چھوڑونگا

اس سلسلہ کے لکچر نمبر ۴ میں اس امر پر بہ تفصیل بحث کی جائیگی -

خود وید ہی آریوں کے اس بیان پر حرف لاتے ہیں - اگر انہیں اپنی کتب مقدسہ سے پوری پوری واقفیت ہو - تو ایسے ایسے صریح غلط بیانات کبھی پیش نہ کیا کریں -

ہم ویدوں کے آغاز اور قدامت کے بارے میں آریا بیانات

چندر گپت کا ذکر کرتا ہے اور پھر بیاس جی اس کتاب پر تفسیر لکھتے ہیں - اِس لئے اِس سے بخوبی واضح ہوتا ہے کہ بیاس جی بدھ جی اور راجہ چندر گپت کے زمانہ کے بعد ہوئے ہیں - لیکن ان کا باپ پراسر رشی ٹھیک اُسوقت کے قریب زندہ تھا - اب رگ وید کے آخری حصّے میں پراسر کے منتر ہیں اسلئے ان کی تاریخ قریب اُس وقت کے نکلتی ہے یا دوسرے الفاظ میں جس کے معنے یہ ہیں کہ اگر ہم آجتک وہ سال جمع کرکے جو بکرماجیت سے لیکر اب تک گذشت ہوئے ہیں حساب لگائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ اُسوقت سے لیکر جب کہ رگ وید کے آخری حصہ کے منتر لکھے گئے ۱۹۴۲ برس ہوتے ہیں -

پس معلوم ہوتا ہے کہ ۴۳۰۶ برس گذرے ہیں کہ رگ وید شروع ہوا - اور ۱۹۴۲ سال منقضی ہوئے کہ وہ ختم ہوگیا - یہ بہت شخصوں کی تصنیف ہے - اور اس کی تصنیف ۴۷۵ برس کے عرصہ میں ختم ہوئی [1] -

آریا کہتے ہیں کہ یہ رشی اُس وید کے (جو کہ انادی ہے) مُصنّف نہ

[1] یہ مدّت اس عرصہ سے بالکل ملتی ہے جو مغربی عالموں نے رگ وید کی خوب چھان بین کے بعد نکالا ہے - وہ عرصہ جو یہاں بیان کیا گیا ہے قریبًا وہی ہے جو میکس مولر صاحب نے اس وید کی نسبت مقرر کیا ہے اور جس کو تمام یورپین محقق تسلیم کرتے ہیں -

منتر ہیں اور اسباب کا جاننا کہ وہ کس زمانہ میں موجود تھا کوئی
مشکل بات نہیں کیونکہ اسکا بیٹا **بیاس جی** ایک بہت مشہور
ومعروف آدمی گذرا ہے ۔ انہوں نے ایک اعلےٰ درجہ کی
مشہور کتاب لکھی ہے جس کا نام **ویدانت درشن** ہے
وہ اپنی کتاب میں ایسی خاص باتوں کا ذکر کرتے ہیں جن سے بخوبی
واضح ہوتا ہے ۔ کہ وہ کس زمانہ میں موجود تھے ۔

ویدانت درشن ۔ ادّہیاے ۲ ۔ پاد ۲ ۔ سوتر ۲۳ ۔
۳۲ تک ویّاس جی **بدھ مت** کے اصولات کا تذکرہ کرتے
ہیں ۔ اب ہم جانتے ہیں کہ بدھ جی راجہ **بکرماجیت** کے سمت
سے ۵۷۴ برس پہلے ہوئے ہیں (خداوند یسوع مسیح سے ۶۳۲ برس
پیشتر) اسوقت راجہ **چندر گپت** کا راج تھا ۔ اور بدھ جی نے
اس کو اپنے مذہب کا پیرو بنالیا تھا ۔ اس طرح سے ہم بدھ جی کا
زمانہ معلوم کر کے بیاس جی کی طرف چلتے ہیں ۔ اس میں شک
نہیں کہ وہ بدھ جی کے پیچھے گذرے ہیں ۔ کیونکہ انہوں نے بدھ مت
کے خلاف لکھا ہے **پتنجلی رشی** نے ایک کتاب موسوم **یوگ
درشن** لکھی ہے جس میں اس نے پانینی کی دیاکرن دگرامر
کی) ادّہیاے ۲ ۔ پاد ۴ ۔ سوتر ۲۳ ۔ پر شرح کرتے ہوئے کہا کہ ۔ راجہ کو
ایسی مجالس قایم کرنی چاہئیں جیسی کہ راجہ **چندر گپت** نے
کیں ۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ پتنجلی اپنے **یوگ درشن** میں راجہ

اس وید کا پہلا منتر وشوامتر کے بیٹے مدھوچھنداس کی تصنیف ہے اور آخری منتر ایک رشی بنام آرگومرکھن کا بنایا ہوا ہے - پس رگ وید اُس کے زمانہ کے بیچ کی تصنیف ہے جو مدھوچھنداس اور آرگومرکھن کے درمیان گذرا ہے - کیونکہ پہلے نے شروع کا منتر اور دوسرے نے انجام کا منتر لکھا ہے -

درمیانی حصہ بہت سے مختلف رشیوں کی تصنیف ہے ہم ضمیمہ میں ان کے نام اور ویدوں کے ان منتروں کی فہرست نذر ناظرین کریں گے جو انہوں نے بنائے ہیں - تاکہ کسی کو اس میں شک وشبہ باقی نہ رہے -

مدھوچھنداس جس نے کہ پہلا منتر تصنیف کیا - رامچندر جی کے زمانے میں گذرا ہے - اس لئے رگ وید کے آغاز کی تاریخ اس زمانہ سے شروع ہوتی ہے - رامچندر جی سے سمتر تک جیسا کہ ہم پیشتر ذکر کر آئے ہیں کل ۵۶ پشتیں ہیں - اس سے ۱۱۲۰ برس کا عرصہ نکلتا ہے اس میں اگر وہ زمانہ جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے اب تک منقضی ہوا ہے جمع کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کے دن تک ۳ ہزار ۱۴ سال ہوتے ہیں جبکہ رگ وید شروع ہوا تھا -

رگ وید کے دوسرے بھاگ میں پراسر رشی کے

اولاد ہوتا ہے ۔ اگر ہم اس بنیاد پر حساب کریں تو ۱۱۵ پشتوں کے ۳۰۰۰ ۲ برس کے قریب ہوتے ہیں ۔ اس میں اگر ہم وہ زمانہ جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے لیکر ابتک گذرا ہے جمع کریں تو کل برس دنیا کی پیدائش سے آجتک ۴۴۲۴ برس ہوتے ہیں[ف] وہ زمانہ جو دیانندجی ویدوں کی نسبت بتلاتے ہیں فضول ہی نہیں بلکہ لغو ہے ۔ اور ویدوں کا دنیا کی پیدائش سے پہلے دنیا میں آنا تو ممکن ہی نہیں ۔ اور یہ بھی ہم دیکھ چکے ہیں کہ خود آریا اسناد کے مطابق دنیا کو ویرانۂ نیستی سے خانۂ ہستی میں آئے ہوئے بجائے برند اور کروڑ سالوں کے صرف ۴۴۲۴ سال گذرے ہیں ۔

آریوں کے اِس بیان کی کہ ویدوں کو اس دنیا میں آئے ہوئے ایک برند ۹۶ کروڑ ۔ ۸ لاکھ ۔ ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ سال گذری ہیں تحقیق کرکے اب ہم پھر سوچتے ہیں کہ ویدوں کی اصلی قدامت کتنی ہی بکثرت شہادتیں مل سکتی ہیں جو ہم کو ایک نتیجہ پر لاسکتی ہیں ویدوں میں سب سے قدیمی رگ وید ہے ۔ اور باقی تینوں اس سے پیچھے کے ہیں فی الحقیقت بہت جگہ اسی میں سے اقتباس کئے گئے ہیں ۔ لہذا اب ہم رگ وید ہی کی قدامت پر خیال کریں گے ۔

[ف] یہ بات علم جیوجی اولوجی کی تعلیم ۔ اور سائنس دانوں کے خیالات سے متفق ہے ۔

اور باقیوں کی رد کیجائے گی یک ولک کے دھرم شاستر
مین اسبارہ مین یہ قانون مسطور و مسلم ہے کہ جہان کہین وید اور
دھرم شاستروں مین اختلاف ہو - تو وید سچے مانے جائینگے
اور دوسرے رد کیئے جائینگے - اور جس جگہ پران اور دھرم شاستر
مین نااتفاقی ہو تو دھرم شاستر صحیح اور وہ غلط ٹھہرینگے - اور
جہان کہیں دھرم شاستروں ہی مین اختلاف ہو تو وہاں
وہ سچا مانا جائیگا - جس کو بزرگوں نے صحیح تسلیم کیا ہو -

اب دیانند جی کے اس بیان کی (کہ ازمنۂ قدیم مین آدمیوں کی
عمر بہت بڑی ہوتی تھی) بے بنیادی تمام پر ظاہر ہو جائیگی - یہ ان
بے بنیاد بیانات کا ایک عمدہ نمونہ ہے جو آریہ لوگ کمال دلیری سے
اپنے مت کے نام پر بیان کرتے ہیں - اور جن کو ان کے پیرو بغیر تحقیق
نگل جاتے ہیں اگرچہ وہ عقل اور ان کتابوں کے صریح بیان کے برخلاف
ہین جن کو وہ خدا کا کلام مانتے ہین -

پس ایک حساب سے اس زمانہ سے لیکر جب برہما جی نے انسان
کو پیدا کیا - آج تک ۴۸۱۹ برس ہوتے ہین اور خود دیانند
جی کے بیان کے بموجب ممکن نہیں کہ ۴۶۹۷ برس سے زیادہ نکل
سکین - مگر اسیات کے تسلیم کرنے کے لئے کافی دلیل ہے کہ ۴۸۱۹
برس بہت زیادہ عرصہ ہے - کیونکہ ہم بادشاہوں کے نسب نامہ کو اپنا
رہنما مانکر ۲۰ برس کی اوسط عمر انسان کی خیال کر سکتے ہین جبکہ وہ صاحب

ہوگئی ہوتی -

ایک اور بیان جو آریا لوگ اس بارے مین بطور ثبوت پیش کرتے ہین - یہ ہے کہ اُن قدیم زمانون مین انسان کی عمر اس زمانہ کی نسبت بہت دراز ہوتی تھی - مہابھارت - رامائن اور پرانون مین آدمی کی عمر لکھوکھا سال بیان کی گئی ہے - منو سنہتا مین چار جگون کے مطابق انسان کی زندگی کی [illegible] لکھی ہے - ست جگ مین ۴۰۰ برس دواپر جگ مین ۳۰۰ ترتیا جگ مین ۲۰۰ کل جگ مین ۱۰۰ باوجودیکہ منوجی فرماتے ہیں کہ کسی جگ مین آدمی کی عمر ۱۰۰ برس سے زیادہ نہ ہوتی تھی -

آریون کے اس فضول دعوے کا بطلان خود مقدس ویدون ہی مین پایا جاتا ہے کیونکہ رگ وید اور یجر وید مین انسان کی عمر سو برس مذکور ہے -

یجر وید کے کھٹک بھاگ - ولی ۱ - منتر ۲ مین زندگی انسان کی میعاد ۱۰۰ برس لکھی ہے - رگ وید بھاگ ۲ - منتر ۴ پنتہ ۵ ۱۷ مین آدمی کی عمر بھر ۱۰۰ برس ہی بیان کی گئی ہے - فی الحقیقت یہ بات رگ وید مین ۱۳ مرتبہ مذکور ہے -

اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ مہابھارت - رامائن - پران - دھرم شاستر - اور ویدون کی شہادت اس بارے مین متفق نہیں ہے مگر اسبات کی کچھ پرواہ نہیں کیونکہ ویدون کی گواہی سچی مانی جائیگی

ہین کہ آدمی کو وید پڑھنے کے لئے ۳۶ برس تجرید مین صرف کرنے چاہئے پھر دوسری جگہ ۱۸ سال فرماتے ہین اور تیسری جگہ فقط ۹ برس - اور آخر کار ان کا یہ فرمان ہے کہ آدمی کو فقط اتنا ہی عرصہ مجرد رہنا چاہئے جتنا کہ اسے ضرور ہو - ان وجوہات کی روسے ہم دیانندجی کے بیان کو تسلیم نہین کرسکتے ۔

دیانندجی کا بیان۔ خلافِ عقل ہے - کیونکہ ایک آدمی اسی وقت سے جب کہ وہ پیدا ہو - وید کا پڑھنا شروع نہین کرسکتا۔ اگر ہر ایک وید پڑھنے کے لئے اس کے ۱۲ برس صرف ہوتے ہوں تو اس کام کے لئے کل ۴۸ برس درکار ہوں گے - اس لئے ہمیں زمانۂ لڑکپن کے ۱۲ یا ۱۵ سال اسمین اور جمع کرنے پڑین گے جو کہ مطالعۂ وید مین مشغول ہونے سے پہلے گذر چکے ہیں - پس معلوم ہوتا ہے - کہ اس حساب سے آدمی کی عمر شادی کرنے سے پہلے قریب ۶۰ یا ۶۳ برس کے ہوتی ہوگی۔ اور اس کی ۶۵ یا زیادہ برس کی عمر میں اس کے ہاں لڑکا بالا پیدا ہوتا ہوگا - مگر اس عمر مین انسان شادی کرنے اور خاندان کے ساتھ رہنے اور اس کی پرورش کرنے - کا خیال نہیں کرتا - بلکہ زیادہ تر اس کا خیال مرنے اور دنیائے فانی سے کوچ کرنے کا ہوتا ہے - نیز اگر یہ قدیم آریہ از روے طاقتِ جسمانی اولاد پیدا کرنے کے قابل ہوتے بھی ہوں گے تو ان لڑکے بالوں کی پرورش کس طرح ہوتی ہوگی اور اس حساب سے تو بہت ہی قلیل عرصہ مین آریا نسل معدوم

عمر پچیس سال خیال نہین کرنی چاہیے۔

پنڈت دیانندجی کا قول ہے کہ زمانہ قدیم مین آریا لوگ ۴۸ برس کی عمر فقط وید پڑھنے کی خاطر عالم تجرید میں بسر کرتے تھے اور یہ کہ ہر ایک وید کی تدریس میں بارہ سال صرف ہوتے تھے۔ پنڈت جی کی یہ بات بالکل غلط ہے۔ لیکن اس وقت ہم اس کو دلیل کی خاطر مان لیتے ہیں اور تسلیم کر لیتے ہیں کہ ایسا ہی تھا۔ تب یہ گمان ہو سکتا ہے کہ آدمی کی پچاس برس کی عمر میں لڑکا پیدا ہوتا ہوگا۔ پھر اگر اس حساب سے بھی ۱۱۵ پشت کے سالوں کا تخمینہ لگائیں تو ۵،۰۰۰ سال سے زیادہ عرصہ نہ نکلے گا۔ اس میں ۱۹۸۸ برس (یعنے وہ زمانہ جو بکرماجیت سے لیکر اب تک گذرا ہے) ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ کل میزان ۷۶۹۸ ہوتی ہے۔ اس میں برند۔ کروڑ۔ اور لاکھوں کی گنجایش کہاں۔ خود دیانندجی کے اپنے بیان کے مطابق یہ بات ناممکن ہے۔

دراصل آریہ ۴۸ برس کی عمر تک مجرد نہیں رہتے تھے۔ راجاؤں میں راجہ رام چندرجی بڑے گذرے ہیں۔ اور اُن کی شادی ۱۴ برس کی عمر میں ہوئی تھی۔ اور یہ ایک تواریخی بات ہے۔ کرشن جی کی شادی ۱۳ برس کی عمر میں ہوئی۔ آریوں کے زمانہ قدیم میں مجرد رہنے کے بارے میں منوجی ایک جگہ تو فرماتے

کرتک نیر تھ دیا نند جی سے کہیں بڑھ کر پنڈت گذرے ہین وہ کہتے ہین کہ برہما جی سے رامچندرجی تک ۵۹ پشتیں گذری ہین اور رامچندرجی سے سُمِتر تک ۵۶ پشت اور یہ سُمِتر راجہ بکرماجیت کے زمانے مین زندہ تھا - پس برھما سے لیکر سُمِتر تک ۱۱۵ پشت ہوتی ہیں - اب اگر مان لیا جاے کہ آدمی کی ۲۵ برس کی عمر مین اس کے ہاں اولاد پیدا ہوتی ہے تو اس حساب سے کل ۲۸۷۵ سال نکلتے ہیں - اس مین اگر ۱۹۴۴ برس یعنے وہ سال جو راجہ بکرماجیت کے عہد سے لیکر اب تک گذرے ہیں - جمع کرین تو کل زمانہ اب تک ۴۸۱۹ برس ہوگا - پس یہ وہ زمانہ ہے جو برھما جی کے دنیا پیدا کرنے سے لیکر آج تک منقضی ہوا ہے - برھما جی سے کرشن جی تک ۶۶ پشت ہوتی ہیں - رامچندرجی - کرشن جی سے سات پشت پہلے گذرے ہین - مگر برہمن اپنے معمولی مبالغہ سے جو کہ وہ وقت کی نسبت کیا کرتے ہیں - ان مین آٹھ لاکھ برس کا فرق بتلاتے ہیں - لیکن اس بات کو پایہ ثبوت تک پہونچانا ان کے لئے ایک امر محال ہے کہ نارد - درباشتا - پرسرام - اور وشوامتر - رامچندر جی اور کرشن جی دونو کے زمانے مین کیونکر گذرے ہین - جیسا کہ رجبت زنگنی اور رشنت زنگنی سے ثابت ہوتا ہے -

آریوں کا اعتراض ہے کہ آدمی کے لئے جب اولاد ہونے کی

کو بالکل تیاگ دیا تھا۔ اور صدیوں تک بدھ مت کا ڈنکا بجتا رہا۔

بدھ جی جو کہ قدیم پنڈتوں میں مشہور و معروف آدمی گذرے ہیں بدھ **شاستر** (ادہائے ۲۔ سوترا) میں فرماتے ہیں۔

"چونکہ ان کے وقت کے میعاد غلط ہے۔ اور ان میں پرمیشور کے نشان نہیں اور وہ خلاف عقل ہیں۔ اس لئے وید پرمیشور کا کلام نہیں ہو سکتے"

وہ تاریخ جو آریہ بتلاتے ہیں خلاف قیاس اور برعکس اتیھاس (تواریخ) ہے"۔

یہ تاریخ اس بنساولی (کرسی نامہ) کے خلاف بیان کرتی ہے جو **والمیک** جی نے **راماین** کے بال کانڈ میں لکھی ہے۔

اس میں **وششٹ** (رام چندر جی کے گھرانے کا پروہت) راجہ **جنک** (رام چندر جی کے سسر) کو **سیتا** جی کے ساتھ **رامچندر** جی کی شادی کے موقع پر **رام چندر** جی کی حسب و نسب بتلاتا ہے اس پر **سدانند** (راجہ جنک کا پروہت) رام چندر جی کے باپ راجہ **جسرت** سے راجہ جنک کی نسب بہ تفصیل **برہما۔ سورج ماں** اور **چندرماں** سے بیان کرتا ہے۔

ایک برہمن مسمے بہ **کرتک تیرتھ** نے اس نسب نامہ پر ایک شرع لکھی ہے اس نے اپنی کتاب میں بہت سی قدیم تواریخوں کے حوالے دئے ہیں۔ اس کتاب سے راجہ **شب پرشاد** نے اپنی کتاب بنام **اتیھاس تمر نشاش** تالیف کی ہے۔

سی بھی اعتبار کے لایق نہیں ہے اُس کی بڑی جزو منو سنہتا سے
تالیف کی گئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ اس میں آسمانی اور دنیوی چیزوں۔ زمانۂ قدیم کے بادشاہوں اور بڑے بڑے آدمیوں کا۔ اور ان واقعات کا جو صدہا سال گذرے ظہور میں آئے۔ بیان ہے۔ مگر بڑی حیرت کی بات ہے کہ اس میں **اسکندر اعظم** کا تو کہیں نام تک بھی نہیں لکھا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ اِس بادشاہ نے اپنے ہندوستان کے حملہ اور فتح میں بہت سے کارہائے نمایاں کئے۔ عموماً یہ ایک قابلِ یادداشت واقع خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ایک سو پچاس سال سے زیادہ عرصہ تک یونانی سلاطین کا ہند میں دور دورہ رہا۔ جس کی شہادت اُن سکوں سے جو ابھی تھوڑے عرصہ سے ظاہر ہوئے ہیں۔ ملتی ہے۔ اس معتبر روزنامچہ میں جو ہم کو تاریخ وار پیچھے پیدائش کے آغاز تک لیجاتا ہے اس زمانہ کے (جو بمقابلہ اس کے بہت تازہ ہے) ان قابلِ یاد واقعات کی نسبت مطلقاً کوئی نوشت یا اشارہ بھی نہیں ملتا۔

ویدوں کے نہایت قدیم ہونے کے بارے میں آریوں کے دعووں اور دلائل پر اتنا ہی کہنا بس ہوگا۔

زمانہ سلف میں بھی بہت سے آدمیوں نے ویدوں کو خدا کا کلام ماننے سے انکار کیا۔ فی الحقیقت اسوقت تمام **ہندوستان** نے ویدمت

اس سے آگے نکل گیا ہوا تھا۔ منوجی کی شہادت اسیقدر بس ہو گی ۔

ویدوں کی شہادت اپنے حق میں بجز کوئی مستحکم ثبوت جائز نہیں۔ منوجی زمانہ وید سے بہت عرصہ بعد ہوئے ہیں۔ اس لئے وہ بھی گواہی دینے کے حق دار نہیں ٹھہر سکتے۔ کیونکہ وہ شروع میں موجود نہ تھے کہ انہوں نے دیکھا ہوتا کہ وید کب دنیا میں آئے اور کیا واقع ہوا۔

دوسرا ثبوت برہمنوں کے تینتھی پتر سے پیش کیا جاتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ جب سے دنیا کا آغاز ہوا ہے۔ تب سے برہمن روزمرہ کے واقعات قلمبند کرتے چلے آئے ہیں۔ ہرایک بات جو واقع ہوتی تھی کمال خبرداری سے اس روزنامچہ میں مندرج کی جاتی تھی۔ یہ ہمیں کروڑہا سال گذشتہ زمانے کی سیر کراتا ہے اور آخرکار دکھلاتا ہے کہ وید اتنے قدیم ہیں جتنے کہ پنڈت دیانندجی بیان فرماتے ہیں۔ چونکہ اس روزنامچہ میں دنیا کے آغاز سے ایک دن بھی ضایع نہیں گیا۔ تو پھر اس کی نوشت میں کسی غلطی کا احتمال ممکن نہیں ۔

برہمنوں کے روزنامچے کا ثبوت بالکل لغو و ہیچ ہے۔ کیونکہ یہ مشہور اور امر مسلم بات ہے کہ اصلی روزنامچہ (تینتھی پتر) راجہ **بھوج** کے زمانے سی چارسو برس پہلے یعنے ہندوستان میں بدھ مت کے زمانۂ عروج میں گم ہو گیا تھا۔ وہ روزنامچہ جواب برہمنوں کے پاس ہے ذرا

پہلے ست جُگ کے دس ہزار برس گذر گئے ہیں اور ماہ بہادوں کے بھی پندرہ یوم منقضی ہو گئے۔ تب منو نے دہرم شاستر ختم کیا۔ اور یہ برہما کے حکم سے ہوا"۔ اِس لئے منو سنہتا کو لکھے ہوئے نہایت ہی دراز عرصہ گذرا ہے۔

مگر یہ بڑے تعجب کا مقام ہے کہ وہ راجہ اور رشی جنکا اِس کتاب میں ذکر ہے کوئی بہت عرصہ نہیں گذرا کہ زندہ تھے۔ راجاؤں میں سے مشہور نام جنجتی ۔ نوھ ۔ پرتھو ہیں ۔ اور رشیوں میں وشوامتر اجی گرتا ۔ وشِست ۔اور۔ بھردواجا نامی اشخاص گذرے ہیں۔

الغرض اِس کتاب میں اُن اشخاص کے نام مندرج ہیں جو اِس زمانہ سے صدہا سال بعد گذرے ہیں[۱] چونکہ دیانند اور اُس کے مقلدین امکانِ معجزات نہیں مانتے۔ تو بس پھر اِس بات کو کیونکر درست مان سکتے ہیں۔ یا تو وہ اِس بات کو معجزہ تسلیم کریں اور یا وہ منو جی کی شہادت کا نام نہ لیں۔ اگر وہ اِس کو معجزہ مانیں تو اُنہیں منو جی کے دوسرے معجزیہ بیانات کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا۔ ایک ان میں سے ایک آدمی بنام ہرن قصب کی طرف منسوب ہے۔ منو جی اِس شخص کی بابت یوں بیان کرتے ہیں کہ وہ اِس قدر دراز قامت تھا کہ اُس کی کمر سورج کے برابر پونہچتی تھی اور اُس کا باقی جسم

---

۱ جس میں اُس کا لکھا جانا مراد ہے۔

ولاّہم بعینہٖ وہ دلایل بیان کریں گے جو آریا لوگ پیش کرتے ہیں اور پھر اِن کی تردید میں نامی گرامی پنڈتوں کا حوالہ دیں گے جو کہ قریب دو ہزار برس سے زیادہ گذرے ہیں کہ زندہ تھے - تاکہ ہمارے آریا احباب یہ خیال نہ کریں کہ وہ دلایل ہماری اپنی ساخت ہیں - اور اِسی لئے ہم نے وہ حوالجات پیش نہیں کئے جو مغربی تحقیقات کا ظہور ہیں - بلکہ ہم نے شرقی کتبِ متداولہ اور مستند حوالجات کے احاطہ سے قدم باہر نہیں رکھا - پس جو شہادت کہ ہم پیش کریں گے اُس کا ماخذ (جیسا کہ آریوں کے دماغ میں سمایا ہے) عیسائیوں کا کینہ و شرارت نہیں - بلکہ وہ خود مسیح کی پیدایش سے پیشتر خود آریوں کی تحریر ہے -

وہ زمانہ کہ جب سے وید اِس دنیا میں آئے - نہایت ہی دراز ہے یعنے ایک برند ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ یعنی ایک کھرب ۹۶ کروڑ ۸ لاکھ ۵۲ ہزار ۹ سو ۷۵ برس کا عرصہ گزرا ہے (دیکھو دیانندجی کی ویدوں پر تفسیر)

اِس حیرت انگیز بیان کے دو ثبوت پیش کئے گئے ہیں

اول - منوسنہتا - اَدّہاے ۱ شلوک ۶۳ - ۷۵

دوم - برہمنوں کا تیتھی پَتّر یعنے روزنامچہ

پنڈت دیانندجی اکثر منوجی کا پرمان دیتے ہیں اور اُن پر اُن کا بڑا دار و مدار ہے - اِس لئے تب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا منوجی کی شہادت قابلِ اعتبار ہے یا نہیں - وہ اپنی سنہتا میں بیان فرماتے ہیں جب

منو سنہتا - ادہیائے ۲ شلوک ۲۸ - ۱۱۸
〃 〃 ۳ 〃 ۱ - ۲۷۵
〃 〃 ۴ 〃 ۱۲۳
〃 〃 ۸ 〃 ۱۱ - ۹۴

اِسوقت ہم ویدوں کے منجانب پرمیشور ہونے پر بحث نہیں کرینگے اور نہ ہی اس مسئلہ پر گفتگو ہوگی کہ وید آدم زاد کے لئے خدا کا الہام ہیں اس مضمون پر آیندہ لکچروں میں کماحقہ بحث ہوگی - ہم بغور تمام دیکھینگے - کہ ویدوں میں سچے الہام کی علامات ملتی ہیں یا نہیں اور اس سلسلہ کے لکچر نمبر ۲ میں خاص کر یہی بات کہ "آیا وید پرمیشور گیان کی غیر مخلوق اور انادی بانی ہے یا نہیں" ہمارا مضمون بحث ہوگی -

اس لئے وید کے منجانب پرمیشور ہونیکے مسئلہ کو آئندہ پر ملتوی رکھکر اب ہم بہ تفصیل آریوں کے دوسرے دعوے - قدامتِ وید (یعنے یہ کہ ویدوں کو اس دنیا میں آئے ہوئے ایک نہایت ہی عرصۂ دراز گذرا ہے) پر غور کرینگے -

قدامت وید

یہی مسئلہ (قدامت وید) ہے جواب ہمارے لکچر کا خاص مضمون ہوگا -

ناظرین کئے جاتے ہیں -

(۱) ویدوں کا منجانب پرمیشور ہونا

اول - رگِ وید - بھاگ ۲ - منتر ۷ - صفحہ ۹۴۳

"شام وید - رگ وید - یجر وید - اُس خدا سے آئے ہیں جسکے شان کے لئے تمام تعریف شایاں ہے"

دوم - یجر وید کا ستاپتھا برہمنا

"رگ - یجر - شام - اتھرو - وید اُس پرمیشور کی سانس سے نکلے ہیں جو کہ سب سے بزرگ ہے"

سوم - منو سنہتا - ادّھاے ۱ - شلوک ۲۲

"رگ وید - اگنی سے نکلا ہے - یجر وایو سے - شام سوریہ سے"

چہارم - شریرگ - ادّھاے ۱ - پاد ۳ - سوتر ۱۹

"پس یہ وید انادی ہے"

پنجم - مہابھارت (دیکھو دیانند جی کی تمہیدِ وید)

"جب دنیا کا ناش ہو جائیگا وید پرمیشور کے پاس چلے جائینگے کیونکہ وہ اُس سے آئے ہیں اور جب وہ دنیا کو از سر نو رچیگا تو رشی لوگ پرمیشور کے حکم سے تپسیا کرینگے اور پھر ویدوں کو پالینگے"

ششم - دیگر حوالجات مرقومہ ذیل ہیں

نہیں۔ سٹیم انجن (دخانی کل) ریل گاڑی تاربرقی وغیرہ وغیرہ کا بہت عرصہ سے وید میں ذکر ہے۔ چونکہ وید پرمیشور گیان کی بانی ہے جس کے سامنے تمام علمِ انسانی کیا حقیقت رکھتا ہے بلکہ اس کا ایک پاسنگ بھی نہیں۔ اس لئے خود بخود ثابت ہوتا ہے کہ دنیا مین یا اس سے باہر کوئی ایسی چیز نہیں جسکا بیان اِس مقدس کتاب میں نہ ہو یا جو اِس میں مندرج نہو۔ وید فی الحقیقت صفحۂ ہستی کی ہر ایک شے کے کماحقہ اور کامل بیان کا سنکھشیپ پستک (یعنے خلاصہ) ہے **جغرافیہ** اور **تواریخ** وید کی صداقت اور فضیلت کے شاہد ہیں۔ اور "فی الحقیقت" آریہ لوگ کہتے ہیں "یدا اکاش (آسمان) پر لکھی ہوئے ہیں۔ پانیوں میں چمک رہے ہیں طوفان اور مینہہ میں انکا پرکاش ہے۔ بادِصبا کی ہر ایک رُت کے ساتھ پرگٹ ہو رہے ہیں۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر مثل اخترِ تاباں و درخشاں ہیں فی الجملہ تمام دنیا ان سے معمور ہے" اِن کی کوئی بات عقل و قوانینِ قدرت کے خلاف نہیں۔ آدمی صرف اِنہیں کے حلقہ بگوش ہونے سے خدا کو پاسکتا ہے۔ اور کتابوں میں جو کچھ اِن سے ملتا ہے وہ سچ ہے۔ باقی تمام غلط۔ برھما نے ویدیگ کا طریقہ سکھلانیکے لئے عنایت کئے دیکھو دیانندجی کا ستیارتھ پرکاش اور تمہید وید)

وہ ثبوت جو ہمارے آریا احباب اپنے اِن دعووں کی تائید میں پیش کرتے ہیں خود وید اور منوسنہتا کے بیانات ہیں جو ذیل میں ہدیۂ

ہیں آریا لوگ ویدوں کے متعلق دو باتیں بیان کرتے ہیں۔

اوّل - کہ اُن کا ماخذ پرمیشور سے ہے۔

دوم - کہ وہ زمانہ جب سے وہ اِس دنیا میں آے بہت ہی بڑا ہے آریا لوگ کہتے ہیں کہ وید پرمیشور بانی ہیں اور وہی ان کا ماخذ ہے وہ اس طرح نازل نہیں ہوئے جس طرح کہ اَور کتبِ مقدسہ دعوے کرتی ہیں وہ پرمیشور کے گیان کی غیر مخلوق کلام ہیں اور چونکہ کوئی ایسا وقت نہ تھا - جب کہ پرمیشور کو گیان نہو - لہذا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وید ہمیشہ سے ہیں اور یہ کہ وہ فی الحقیقت غیر مخلوق اور انادی ہیں۔ نہ اُن کا شروع تھا اور نہ انجام ہوگا۔

چونکہ ویدوں کا ماخذ پرمیشور ہے اس لئے وہ انادی اور پرمیشور گیان کی غیر مخلوق بانی ہیں - صرف وہی حقیقی الہام ہیں - ان میں پرمیشور کی مرضی آدم زاد پہ بخوبی ظاہر ہوتی ہے - اِن میں تمام قسم کا علم بھرا ہوا ہے - **عقلی** - **اخلاقی** - **طبعی** - اور اِن میں تمام نادر اشیأ کا جن کو اُن لوگوں نے جو برکاتِ وید سے مشرّف نہیں ہوئے۔ **کیمسٹری** (علمِ کیمیا) **فیزی اولوجی** (علمِ موجودات) **فیلولوجی** (علمِ زباں دانی) **جی اولوجی** (علمِ زمین) **نیچرال سائینس** (علم طبعیات) اور دیگر علوم میں چھان بین کرکے بکمال آہستگی و بمشکل تمام سیکھا ہے - کامل اور حقیقی بیان ہے - اور وہ جن پر ہم زمانہ حال کی ایجاد جان کر فخر کرتے ہیں دراصل اختراعات

رگ وید کا اُچھتریا۔ یجروید کا شتاپتھا۔ شام وید کا تانڈمہا برہمنا (سامن برہم کے نام سے بھی نامزد ہے) اتھروید کا گوپتا۔

(۳) چھ درشن۔ یعنے

(۱) گوتم کا نیائے (۲) کناد کا ویشیشک (۳) کپل کا سانکھ۔ (۴) پتنجلی کا پتنجل (۵) جیمنی کا پُوروَ میمانسا (۶) ویاس کا اُتر میمانسا (ویدانت درشن۔ شریرک)

(۴) گیارہ اُپنشد یعنے

(۱) ایشا (۲) کینا (۳) کتھا (۴) پرشن (۵) چھندوگ (۶) برہدارن (۷) منڈک (۸) منڈوک (۹) سوتیاسوترا (۱۰) ایتریا۔ (۱۱) تیئی تریا۔

(۵) چھ اپانگ یعنے

(۱) سکھیا (۲) کلپ (۳) ویاکرن (۴) چھند (۵) نرکتی (۶) جوتش

(۶) منو دھرم شاستر

ست ارتھ پرکاش میں پنڈت دیانند جی کتب مندرجۂ فہرست مرقومہ بالا کو سچی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اُن کے مقلدوں کو بھی انہیں ویسا ہی ماننا چاہئے وہ اپنے وید بھاش اور تفسیر میں اکثر حوالے انہیں کتابوں سے اقتباس کرتے ہیں۔

اب ہم ویدوں کے آغاز اور قدامت کے مسئلہ کی طرف عود کرتے

ہیں اور اِن سے معلوم ہوتا ہے کہ آدم زاد کی نسبت خدا کی کیا مرضی ہے پس آریا لوگ خدا اور الہام دونو کے قائل ہیں اور وہ الہام وید تبلاتے ہیں - اور کہتے ہیں کہ آریا مت کے اصول اِنہیں میں شامل ہیں اور نیز اِن کا مقولہ ہے کہ یہی مت دنیا میں سب سے قدیم اور عمدہ ہے اور یہی ایک سچّا مت ہے - کیونکہ یہ وید کا مت ہے جو کہ پرمیشور کی بانی ہے اور اِس کے اصولات پر چلنے سے جدائی اور نااتفاقی دور ہو جاتی ہیں اور انسان اپنے معبودِ حقیقی کو پالیتا ہے - اور اِس طرح سچی خوشی اسے حاصل ہوتی ہے - اور وہ بُرائی و معصیت سے مخلصی و رہائی پاتا ہے -

پیشتر اِس کے کہ ہم ویدوں کی قدامت پر غور کریں ہم اُن کتابوں کی ایک فہرست نذرِ ناظرین کرینگے جنکو پنڈت دیانند نے سچی تسلیم کر لیا ہے اور جن پر اُنہوں نے آریا مت کی بنیاد ڈالی ہے -

اِس لئے ہماری بحث کی بُنیاد بھی اِنہیں کتابوں پر ہو گی اور جہاں کہیں ضرورت ہو گی اِنہیں کتابوں سے حوالجات اقتباس کرینگے -

فہرست مندرجۂ ذیل ہے

(۱) ۴ وید یعنے (۱) رِگ (۲) یُجُر (۳) شام (۴) اتھرون - جو بقول آریا الہامی اور خدا کا کلام ہیں -

(۲) چار براہمن - یعنے

رہے ۔ اِس زندگی میں انسان کو اُس دکھ کا (جو کہ خدا کے ساتھ نا اتفاقی کا ثمرہ ہے) پہلے ہی سے ذائقہ معلوم ہے ۔ لیکن اُسکا پورا پورا مزہ اِس دنیا میں معلوم نہیں ہوتا ۔ وہ آیندہ دنیا میں ظاہر ہوگا ۔ یہ وہی چیز ہے جو انسان کے دل کو پُرخوف کر دیتی ہے اور جس کی وجہ سے وہ ایسی تجاویز نکالتا ہے جن سے یہ جدائی دور ہو جائے اور وہ مصیبت کا پہاڑ جو اِس جدائی کا نتیجہ ہے سر سے ٹل جائے ۔ پس آخر کار وہ مذہب نکالتا ہے
مذہب زندگی اور ایمان کا ایک نیم یعنے قاعدہ ہے جسکے ذریعہ سے انسان پرمیشور کی عنایات حاصل کرنے اور اُس دکھ اور سزا سے جو بہ سبب بدافعال اُسپر آنے والی ہیں بچنے کی امید کر سکتا ہے ۔

آدم زاد کے عقاید (یعنے مت) اگرچہ بیشمار ہیں ۔ مگر پھر بھی دو خاص حصوں میں منقسم ہیں ۔ آدمی یا تو **آستک** ہوتے ہیں یا **ناستک** یعنے وہ لوگ جو ایک پرمیشور یا کسی نہ کسی قسم کے دیوتاؤں کو مانتے ہیں یا وہ لوگ جو کسی خدا پر اعتقاد نہیں رکھتے ۔

آریا لوگ مقرّ ہیں کہ پرمیشور پر اُن کا ایمان ہے ۔ پس چونکہ ہماری بات آستکوں سے ہے ۔ اسلئے ہماری دلیل خدا کی ہستی کو قبول کرتی ہے علاوہ ازیں پرمیشور کے تمام ماننے والے اُس کی طرف سے **الہام** کی ضرورت جانتے ہیں ۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی مرضی اپنی مخلوقات پر ظاہر کرتا ہے تاکہ وہ جانیں کہ وہ اُن سے کیا کرانا چاہتا ہے ۔ آریا لوگوں کا دعویٰ ہے کہ ایسا ہی الہام ویدوں میں پایا جاتا ہے ۔ اور یہی خدا کا کلام

کامل خوشی میسر نہیں ہوسکتی - کیونکہ ناگہانی موت ... ول
اور تفکرات سے الگ کردیتی ہے -

پھر بعض آدمی دنیا کو ایک بیہودہ اور سہ روزہ سرائے خیال کرتے ہیں اور وہ اس کی تمام لذات و خواہش کو تیاگ دیتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ حقیقی خوشی ان کو اپنے ہی آپ میں مل سکتی ہے لیکن یہ خوشی نہ تو دیرپا اور نہ کامل ہی ہے - آدمی زندگی کی انہیں حاجات کے لئے دوسروں کی مدد اور بیرونی حالات پر بھروسہ رکھتا ہے - اور اس کا جسم بہت سے غم والم کا وارث ہے - جن سے کسی قسم کی دینوی گوشہ گزینی اسکو الگ نہیں کرسکتی -

سچی خوشی صرف پرمیشور کے گیان اور اس کی سنگت (قرب الٰہی) میں مل سکتی ہے مگر انسان کی روح خدا کے ساتھ اتفاق نہیں رکھتی - وہ اس سے علیحدہ ہے - اس نااتفاقی کی وجہ سے آدمی اس حقیقی اور کامل خوشی کو حاصل نہیں کرسکتا - جو اس کو مطلوب و مرغوب ہے - اور جو فقط پرمیشور ہی میں دستیاب ہو سکتی ہے - وہ اس خوشی کو پا نہیں سکتا جبتک کہ ناتفاقی اور علیحدگی کا پردہ دور نہو جائے - اور وہ پرمیشور کے ساتھ ایک یعنے متفق نہ ہوجائے - پرمیشور - پاک - عادل - سچا - رحیم - اور مہربان ہے - آدمی ناپاک - بے انصاف - جھوٹا - بے رحم - اور تمام ناراستیوں کا پتلا ہے اور جبتک اس میں ... تبدیلی واقع نہو - ضرور ہے کہ پرمیشور اور سچّی خوشی ... سے علیحدہ

DUE TO THE CONDITION, PAGE NOT SCANNED HERE

اصل مذہب اس زندگی میں النساہات محتد...

آغاز و قدامت وید

یہ لکچر اس سلسلہ کا پہلا دیاکھان ہے جس سلسلہ میں ہم مذہب کے تمام ضروری سایل پر پنڈت دیانند جی کی تعلیم اور آریہ سماج کے عقائد کی بابت غور کرینگے۔

اس فرقہ نے آجکل بڑی تحریک (مذہبی) ڈال رکھی ہے۔ اس مذہب کے پیرو اپنے لمبے چوڑے بیانات سے لوگوں کو جن کے دل پرمیشور کیطرف راغب ہیں اور جو اس کے سچے م... سے بھاہیں گمراہ کر ڈالتے ہیں۔ بہت ہی کم لوگ ہونگے جنکو واقفیت ہوگی کہ آریا مت فی الحقیقت کیا ہے۔ کیونکہ مانا جاتا ہے کہ اسکے اصول ایسی ... میں مندرج ہیں جو سنسکرت میں مرقوم ہیں اور جن کی بابت لوگ بہت کچھ جان نہیں سکتے۔ اس سماج کے رہنما جو کچھ مرضی کے مطابق ہوتا ہے سکھلاتے ہیں۔ اور اعتراضات گننے کے وقت ... صرف یہی جواب ہوتا ہے کہ کوئی آدمی جو سنسکرت نہیں جانتا ان کے مت کو ٹھیک جاننے کے ... موجود ہوں۔ پھر بھی ... ہے، تمام اعتراضات وو لا...

Rs 10/-

Lectures on
ARYA SMAJ.

By
Pandit Kark Singh

Rs 10/-

Lectures on
ARYA SMAJ.

By
Pandit Kark Singh